

حصہ دوم

آگ اور صلیب

جسٹیس کے پیشیادہ تجربہ کار جن میں عیسائیوں نے ایرانی لشکر کی پیش قدمی دیکھ دی اس کے بعد چند سال میں کے
 لڑنے میں شکستیں خوردیشوں نے جن کو کفر کے ساتھ شام پر غارتگری اور آتش کی آلودگی کو تباہ و برباد کرنے کے
 بعد طلب کے خوبصورت شہر کراکنگائی۔ ان ایام میں رومی فوج پر پھریں برسرِ بیکر جتیں۔ خوردیشوں نے شام میں
 رہیں کی گوردی سے پارا قازندہ اٹھایا ادھس کے مقام پر اسی نقطہ تباہ و بربادی کرنے کے بعد اشعیا کی طوت جاکھایا
 قحطی دور اسلحدہ کے بعد باطنی سلطنت کا تیسرا غلبہ شروع ہوا اور ایرانی لشکر نے یہاں میں طلب اور عس کی طرح
 پوری صفائی دے دی کہ منظر ہر گز شام کے کئی اور شہروں کو لوٹنے کے بعد خوردیشوں نے دہس مدافعی کا شیعہ کیا
 و تندرہ علاقوں کے چڑوں مرو اور عرس بجلی قبیلوں کی مشیت سے، اس کے ساتھ تھیں۔ ان قبیلوں کے لئے
 اسی نے دہان سے ایک دن کے فاصلے پر ایک نیا شہر بنوا دیا۔

باب ۱۲

مشرق اور مغرب کی جنگوں کا نیا دور ایران میں کسائی خوردیشوں اور باطنی روم میں کسائی عیسائیوں کے اقتدار کے
 ساتھ شروع ہوا۔

یہ زمانہ صاحبِ دلی ڈی تیزی کے ساتھ مشرق اور مغرب کی طوت میں پہلے سے تھے۔ پہلی بدشہری اور فلول
 کو شکست دے کر ان پر قبضہ کر چکے تھے اور چکر دہنیا میں تھے۔ اسی لئے صدی ان کی پشت پناہی کرتے تھے۔
 کو اپنے ہمسایہ ملک کے ایک ہجرت پر دم کے بے پناہ عیسائیوں کی طرح گردانہ تھی۔ وہ یہ عیسویں کرتے تھے کہ اہل جنت مشرق
 کی طوت میں رہنے کے لئے اقتدار کا ساتھ صاف کر رہے ہیں۔ شام اور عرس کی سمت عرب کی مرہودوں کے ساتھ بعض
 اور کئی قائدوں کی مخالفت میں روم اور ایران کے علاوہ عراق میں کئی تھیں۔ جیرو کے کئی حکمران ایرانیوں کے طبعیت اور
 شام کے بعض ایرانیوں اور دور میں کے باجگزار تھے۔ اور ان دو فغاندوں کی نگرانی سے وہ والی تھیں۔ دہس اور ایران
 کو بھی جدید میدان کا ندر کی طوت دیکھیں۔

چنانچہ کسائی خوردیشوں نے ایران کے اندر اور فغاندار سے غارت حاصل کرتے ہی باطنی سلطنت کی مشقی ہر حال
 پر دھانچا لیا اور شام کے باشندے ہر ایک باد آگ اور خون کے طرکان کی تباہ کاریاں دیکھ رہے تھے۔ لیکن قیصر

شہ روم کی مشرقی سلطنت میں کا دور حکومت خیرم باطنی یا قحطی قدر مستعد کے بعد اسی سلطنت کو سمجھتی تھی۔
 سلطنت کے بعد رہا ہے۔

مظہور میں ان کے ہمیشہ کلون اہرہ سے کہ پرچھائی کی، اس کے مستعد ایک طرف اُس قدیم تہذیبی شاہکار
 ہر گز قبضہ نہ تھا۔ خیرم کو شام کی تہذیبی تہذیبوں کو طائی اور دور ہر گز مذہبی مشیت کو توڑنے کے عرب میں سیادت
 سے مستعد نہ تھا۔ ہر ایک تھیں۔ خدا کو جس فغان کو کبر کا سوار اور سو گز ان سے اعزاز کریں کے عہد تہذیب

[illegible]

چند پہلے جبرائیل اور آدم کے سپاہی دیکھتے فرات کے کنارے نبوخذ نصر کے سامنے پہنچے اور جبرائیل
تیراں کو مینہ برس رہا ہے تھے اور وہی دست بہ دست لڑائی کے لئے اُن کے قریب آئے کہ انتظار کر رہے تھے۔
ایک ترک سرور نے جبرائیل کے دایم ہانڈ کو لگا کر اٹھا، اپنا ک ہائی فوج کے ہمراہ چھوڑ دیا اور دشمن
کو اٹھیں اور جبرائیل کو تاج و توشیروں کے کیسپ تک پہنچا دیں۔ اُس نے کئی نیچے اٹھیں کوشاں ہوئے۔ اُن کی
میں مقدس آگ کے شعلے بجھا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ فرخ کے نور سے لگا ہوا رہا گیا۔ اس کے بعد ابائی
دن تین دن کا لاکھوں پر گنا گنا کر رہے۔ رات کے وقت جب رومی نوزائش کو ام کے لئے پیچھے ہٹ گئیں تو
کائیوں نے شجوانی ملکوں کو ایک فوج لیا، تاہم ان جبر کے نقصانات کو اس سے زیادہ مقدس آگ کے جھرمکے کے
بافت جو میل کے سولے اس قدر تپت اور ان کاوش اس قدر شعلہ ہر چھانکار توشیروں کو کہاں ہی جس میں غریب ستر
آئی اور اُس نے ایک باقی پر سوار ہو کر دیکھتے فرات جبرائیل کے سامنے پیش قدمی کر کے خود کی چند سنا کہوں
چاہئے کہ وہ ستر سزا دینے کو قیدی بن کر اپنے ساتھ لے گئے جس پہلے سامنے سرجہ ہو گیا۔

کے مقدس روح پر جو کتاؤں اور شیروں کے کیمپ تک جا پہنچا۔ اُس نے غلامی خیمے کی چٹائیں کاٹ دیں۔ ہوسنے کے کچھ
سے مقدس آگ کے شے بجھا دیتے اور پھر انہاں لوگوں کے ساتھ فرخ کے غور سے لگاؤ اور پڑاؤ لگایا۔ اس کے بعد اربانی
وادی پر تین دن کا سفر کیا اور کھنڈر کے لیے۔ رات کے وقت جب رومی افواج کے کام کے لیے چھپے بیٹھ گئیں تو
لکائیوں نے شکاریوں کو گیمپ کوٹھ لکایا، تاہم ان کے ہر کہ نصیحتات کو اسی نے سنا، یہ مقدس آگ کبھی جھک جانے کے
بغیر ہمیں ملے گی۔ اسی نے اسی وقت اسی کاوش اس قدر مضبوط کر کے کہ کتاؤں اور شیروں کی ہر ہر حرکت پر
آئی اسی نے ایک ایسی ہی سولہ پرکھو دیا جسے فرات تھرر کر گیا۔ دوسری میں پیش قدمی کے لیے خود کی ہڈی نہندے ہوئے
پانچ سو کروڑ دوسرے زورداروں کی قیدی بن کر اپنے ساتھ لے گئے۔ ہمیں بعد میں سامنے سامنے دیکھا گیا۔



یہ بوجھ دیا کہ چار آٹے دو یا خود اسے عبور کر کے میرے ساتھ میں آجاتا، دوسری لشکر کے سپہ سالار نے جواب دیا کہ
جو کچھ تمہیں دیا کہ چار آٹے کا موقع دیتے کو تیار رہیں، بہرام بھی تیاروں کے بیڑوں یا عبور کرنے کے تیار نہ تھا، چنانچہ
اس نے نہ سزا پہنچی اور بھی سالانہ حج کرنے میں کمی نہ صرف نہ کر دیتے، وہم اپنے بادشاہ سے نفرت کے باوجود ایک
میاں جرنیل کا ساتھ دیتے کہ تیس دن دروہن دروہن پرانے لشکر کے کیمپ میں جمع ہونے لگے، لیکن بہرام بہرام کی
پرستی کوئی ہر روز سب سے جس قدر غائب ہو چکا تھا کہ اسے بہرام کی فتح و شکست کے کوئی خیالی نہ رہی، وہ ہر
جسٹ پر اس سے چھٹکا حاصل کرنا یا چنانچہ غائب ہو چکا تھا، لیکن وہ اس سے ایک بھی نہیں بہرام کے پاس پہنچا، اس نے
ایک شہرین اور نسوانی اس میں پیش کرتے ہوئے کہا، شہنشاہ اور بادشاہ کو حکم ہے کہ تم سبھی کا لباس اندازہ گورت کا لباس
پہن لو اور تینوں لشکر کے سامنے سے گزرو۔

بہرام خود اس کے سامنے نہیں دیکھ سکا، فانی لشکر بہرام فتح کے سامنے اپنی یہ فوجیں روانہ کر کے کہ ان سے
مستغنی ہو کر جاگ سانسے، لیکن اس نے اپنے بادشاہ کے اعتماد کو کھیل میں سرائی، اس پہنا اور شہرین فوج میں
لشکراری بادی صفت بہت سہا بہرین کے سامنے سے گزرنے لگا، عجیب جتنی خون کے گھونٹ پل کر رہ گئے۔ اور بعد میں
بہرام نے بادشاہ کے خلاف فرسے لگانے شروع کر دیے، تاکہ اس سے پہلے اس کی روانہ دوسری دیوگر کوئی کو چھوڑا نہ دات
بازار لشکر بہرام تہا۔

بہرام کو جب اس واقعات کی اطلاع ملی تو اس نے خود سے پہلی کوڑھ دے کر سبھی یا کہ بہرام کو باہر کوڑھ پہنچانے
ماننے حاضر کر دیا، اس موقع میں فتح کو کیا نصیر بہرام پہنچا تھا، چنانچہ بہرام نے بادشاہ کو حکم دیا تھا، سہا بہرین نے
ان کو کوڑھ لیا، بعد ازاں کچھ کے شے کوڑھ لیا، بہرام نے دوسرے سے جنگ کا ارادہ کر لیا، کہ اس کا کوشش کیا، شہرینی
مخبروں کو حکمت کے گات آباد کر شہر قبضہ کر لیا، اس کے بعد اپنی فوج نے اپنے قیدی عازلوں کے کوڑھ لیا، ان سے کوڑھ لیا
جس سے کھلاں بے گتہ اور اپنے خلاف کھیل کر ان کی باہر لیا، ان کو کوڑھ کر دے تھے، جب باہر شہرینی محل کے اندر داخل ہوئے
تو ان کے سامنے دس تیس ان کی اگلی معیت میں تھے۔ ایک سالانی شہرین سے ان سے شکست خوردہ، عکرم اور کوڑھ اور محل
حکامہ کو کوڑھ اس قیدی خانے کی شکستہ تاکہ کو کوڑھ میں دیکھ لیا، یہاں دو خودہ کچھ تھا۔
بہرام کو باہر شہرین سے کوڑھ لیا، ان کے سامنے دس تیس ان کی اگلی معیت میں تھے۔ ایک سالانی شہرین سے ان سے شکست خوردہ، عکرم اور کوڑھ اور محل
حکامہ کو کوڑھ اس قیدی خانے کی شکستہ تاکہ کو کوڑھ میں دیکھ لیا، یہاں دو خودہ کچھ تھا۔

محم ہمدانی کا پیر دہی لشکر کے دو باہر پیش قدمی کی اندامی کے کئی زور خرچہ تھے، تلہ کر دینے، یہاں کے
خبر رسد عکرم کو باہر حکومت کی تلاش میں پہنچا، یہ اندامی نے اس کی افوی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ہمدانیوں کے
خفا کا جواب دیا کہ ان کا ارادہ ترک کر دیا۔

فوشیر اس کے بعد ایران کے تخت پر اس کا بڑا بیٹا بہرام زندانی کوڑھ لیا، یہ کوڑھ نہ خود عکرم ہمدانیوں میں
پہنچا، باپ کی خفا بہت زیادہ اس نے فوشیر اس کے دنگار ساتھیوں کو ایک ایک کے دہا سے نکال دیا، اور کوڑھ لیا
ذیل اور فوشیر اس نے اپنے گرد جمع کر لئے۔ یہاں میں عبور شدہ کا ایک طوفان اور کوڑھ لیا، جب عکرم کوڑھ لیا، بہرام نے بہرام کی
اور بعد میں عکرم میں بہرام سے کہہ کر فوشیر اس نے گئے اور اس کے مزب کی طرف سے شہنشاہ دوم اور مثال کوڑھ لیا
خفا کا ایک ترک کی پیش قدمی کی خبریں آنے لگیں، اس نے بہرام کی معیت میں ایران کا ایک لینڈ لیا اور عکرم کوڑھ لیا، بہرام کی
خفا کا اشتباہی نفرت اور قدرت کے باوجود عکرم کی معیت سے گئے اس کے گرد جمع ہوئے، اس اور بہرام نے کوڑھ لیا
بہرام کوڑھ میں عکرم اور دس کے قیدی شہرینی خفا کا کوڑھ لیا، چنانچہ بہرام کوڑھ لیا۔

فوشیر اس کی فوج کے ایک بہرام کی معیت سے بہرام نے دوسروں کے خفا کا معیت میں سر کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
وہ معیت کا معیت بہرام کا تھا، عکرم کی معیت کا بہرام نے کوڑھ لیا، یہاں عکرم کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
نئی درج بہرام کوڑھ لیا، عکرم نے ایک ایک کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
میں بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
کے بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
ہمدانیوں کے کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
نچا دیا کہ اسے قادیان پر پہنچے گا۔

بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
پہنچا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا
پہنچا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا، بہرام کوڑھ لیا

مرگ کے سامنے آگئے۔ پھر اپنے مخالف دوستوں اور دشمنوں کے حرام کریمیان میں لے آیا لیکن اُسے بہرام کے
 زور و کار چاہیوں کے مقابلے میں شکست ہوئی اور ستونِ مِراج اُس کو ساتھ چھوڑ کر بہرام سے ملنے شہرِ غلگنا
 ایک باغی تھی جو بہرام کو ساتھ چھوڑ کر ہرج و مرج کا صلیب بن گیا تھا۔ ہمدانی کی شکست کے بعد بہرام نے جہاں کر
 شاپور کی طرف داخل ہوا اپنی ذات کو بہرام کی نظرِ عنایت کا مستحق ثابت کرنے کے لئے اُس نے بہرام کا سرِ کمر
 دیا۔ پھر شکست کمانے کے بعد یوں اس کا حال رہا کہ چند روزوں اور دو ماہ میں سڑاؤں کے پورے دینے کے لئے
 کادے سرکارِ تاجِ بادشاہی سرمد کے اندر داخل ہوئے۔ یہاں کا عیب بگڑا اور ایک سردی بچکی کے گھر لے آئے۔ پانی
 پانوں میں لیا۔

پھر پنے دم کے نئے شیشہ اور میں کے دو باہریں اپنے ایک ہی کمرے قسطنطنیہ پہنچے کی اجازت مانگی۔ ہمدانی نے
 اُس کے لئے ایک تاج اور چند قیمتی تحائف دعا کر دئے اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمدانی اعانت حاصل کرنے
 کے لئے قسطنطنیہ آئے کی ضرورت نہیں۔ پھر قہرمانی مدد کے لئے اپنی لڑکیاں بھیج رہے ہیں۔ اور جب تک تم
 اپنا کمرہ پورا تخت دوبارہ حاصل نہیں کر لیتے ہمارے سیاسی اپنی طور پر نیاموں میں نہیں آئیں گے۔



بہرام اپنی زور و شکست دینے کے بعد ملک کی تمام کار اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا لیکن اُسے اعلیٰ
 سے حکومت کرنے کا سبق نہیں ملا۔ اہلِ حاشیہ اُسے جیسی سمجھتے تھے۔ بہرام نے انہیں سختی سے دہلنے کی کوشش
 کی اور حاشیہ کے قیدی مانے اُن گھوڑے بھیجے جنہیں ایک جنگی شای غلامان سے عقیدت تھی۔ جو یہاں جو
 فرشیوں کے غلاموں کا اقتدار بحال کرنے میں اپنا ذاتی فائدہ دیکھتے تھے۔ وہم کو بھڑکاسے تھے۔ چنانچہ جب فرشیوں
 مدی طرک کے ساتھ دینے کے بعد کادے کے نور اور تاجِ بادشاہی میں داخل ہوئے۔ اُس کے جھنڈے تلخ بولنے لگے۔
 حاشیہ کے حوام کی حقارت، مزہبی، شرابی، برعیدی اور جیسی کا ہونے کی سزاؤں سے پریشان ہو کر بہرام نے
 حاشیہ سے باہر نکل کر پورے کلاسٹروں کے لئے کوشش کی لیکن اُسے کچھ بعد ویرانے و دھوکوں میں شکست کھانے
 کے بعد جیوں کے مرنے کی طرف بھاگ پڑا۔ اُس نے غلامانِ بزرگ کے پاس پناہ لی۔ وہی غلامانِ قبیلے کے حوام بریل

جھانے اور دھوکے دہاں لے آئے۔ بہرام نے غصہ جھکا دیا۔ شیشہ اور جیوں کے گھر سے یہ کڑا تھا۔ غصہ
 کر سہی پر ایک لوگ دونوں طرف تھے جنہیں بہرام نے قید خانہ سے نکالا تھا۔ بادشاہ نے حالت کو سنا کر گھبرائے۔
 انتہائی جوش و خروش کے ساتھ انتہائی نہیں چھوڑا۔ اُس نے دیکھ کر مارا۔ متاثر ہوئے۔ یہیں لڑا۔ ایک انتہائی
 اور دھوکوں کو اپنی کڑا تہیں اسدباہرین کا دھوکا ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ اپنے جیسے اپنے طریقہ
 پر غصہ الزامات ملانے کے بعد اُس نے حالت سے اپنی کی اگر قریب میری حکومت پسند نہیں تو تو
 نتائج سے دستبردار ہونے کو تیار ہوں لیکن میری توفی اچھا ہے کہ میری بلکہ تم ضرور ہرج و مرج کی بلکہ میرے
 جیسے کو اپنا حکمران تسلیم کر۔ اور اس پر ششیں ہو گئے۔ انہوں نے بہرام کے جیسے اندام کی بل کو مست کے گدا
 لاکر اُن کی دشمنی بے حاشی کے لئے حوام کے لئے کر دی۔ پھر کرام سلاخوں سے بہرام کی ہتھکین نکال دیں اور پور
 کے سر پر تاج لگوا دیا۔

نئے حکمران نے کچھ حوصلا نظا ہوں کو خوش رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اُس کے پاؤں جگہ آئے اور وہ بہرام
 اور دھوکے سے چھوڑا حاصل کرنے کی دباہر پڑ گئے۔ جو یہاں اور دھوکے سے بات پسند تھی کہ بہرام سلاطنت
 سیاہ و سفید کا ملک بن جائے۔ چنانچہ جنہوں نے ہرج و مرج کرنا پسند کیا۔ اور بہرام سلاطنت اُس سے وابستہ کر دیا۔ جب
 ہرج و مرج و خوش قد سے شہرِ غلگنا پر دینے کے چٹا اندھ بپ کر قیدی مانے سے نکالا اور اپنے محل میں لے آیا۔ جو
 کی زندگی کی مادی دلچسپیاں اب صرف اپنی نفسانہ خواہشات کی تکمیل تک محدود تھیں۔ لیکن ہمدانی اُس کی متاثر
 وراثت کرتا رہا۔

بہرام جس کے طرف سے شہر کے باہر پڑاؤں کا تھا اس صورت حال سے خوش نہ تھا۔ ملک کو بہرام کے
 اور بے انداموں سے نجات دہانے کے بعد اُسے امید تھی کہ حوام، امراء اور جیوں کا ہوں اُسے کہہ سکتے تھے۔
 کی منہ لگے نہ ہائیں تھے۔ لیکن اس انقلاب کے نتائج اُس کی توقعات کے سرسرفراز تھے۔ اور دھوکے سے
 تہذیبی و معنوی سے نجات دہانی اُس کو ساتھ چھوڑ کر ہرج و مرج کو دینے کے لئے تیار تھے۔ اور وہ جدیدیت کو
 اُس کے سپاہیوں نے تو بہرام کے جہاز کو بھڑکایا۔ قیدیوں کا دھوکا دینے کے بعد اُسے تھے۔ اور حوام اپنے جیسے
 کے غلاموں پہننے کے مدد سے تھے۔ چنانچہ حوام اس قدر بگڑ گئے کہ پھر بہرام کے لئے مدد

ہرام کے اعدوں جبرئیل شکست پہنچی تھی لیکن اس نے ایک جہاد و شہید کی جونی اور موت انسانی کی بنا پر بڑی کام
فائدہ کی بجائی حائل کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور اس نے ہرام کا زخمہ بردار بننے کے مقصد کے
لئے ضروریات پر گور سے زہر دے دیا۔

ہرام کی موت کی خبر صدق اور جہاد سپاہی کی موت تھی۔ ضروری و زوری تھوڑوں کی چھان بین میں ایران کے
تخت پر بیٹھا تھا اور اس کے حوالے آ کر دنیا کا تقریباً سارا قدر و میں کے اگلے کرچکا تھا۔ جب باطنی مسطفت
کی مرید فطرس نکاح پہنچی تھی۔ تاہم ایران کے امراء اور عیسائی جیش اس بات پر مطمئن تھے کہ ضروریہ پر ہرام کی بیعت
کرومپے اور وہ اس کی گور سے ہے۔ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ حائل کے حرام کی حالت تھی کہ وہاں جو خوشیاں کچھ اور سبیل
ہرمز کی شکست اور ہرام کی فتح کے وقت سنائی گئی تھیں۔ اس سے کہیں زیادہ ہرمز کی شکست اور ضروریہ کی
تخت نشینی پر سنائی جا رہی تھیں۔

لیکن اس کی یہ خوشیاں عارضی ثابت ہوئیں۔ ہرمز نے اعلیٰ ان کے سامنے بدل ہی انھیں بدل دیں اور ایران
میں ظلم و تشدد کا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔ ایک ہزار وادی سپاہی ہرمز کے محل پر چڑھ دیتے تھے اور ہرام کی شکست
اور موت کے جہاں کسی آمدنی بھارت کا خطوط تھا۔ جب وہ اپنی ستونوں مزار و دیوار سڑا دیں۔ مینے میں ہرمز
میں طوع و اذعان، وادی سپاہیوں کے ساتھ مصالحت کیا۔ ایران کا ایک گروہ بھی عراقی میں موجود تھا اور یہ لوگ ایران کے
آتش پرست کا ہیں۔ وہ مصالحت کی طوط مال کر کے گئے تھے کہ کوشاں تھے۔ ایران میں یہ مصالحت کے مستقبل کی توقع
اس لوگوں کے پر امید ہونے کی ایک وجہ بھی تھی کہ ہرمز کی چھٹی حکومتی تھی۔ ہرمز کی مصالحت کے چیرا اس صورت
مال سے بے حد پریشان تھے اور ان سے مل کر ان کو اپنے اسلاف کے مذہب پر تکرار کرنے کے لئے اپنی اپنی گور کا بچہ

ملے۔ اس مصالحتی بری کام شری خاندان بعض روایت کے مطابق یہ شہنشاہ اور عیسائی کی چھٹی وادی تھی اور ہرمز
نے اس کے عیسائیوں سے ملازمت پر اس کا نام چیری دیو رکھا تھا۔ لیکن گروہ خود عیسائی روایت کو تسلیم نہیں
کرتے تھے کہ اس کا نام شری آریا کے کسی عیسائی خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ شیری دیوی ہے
جس کے ساتھ آریا کے عشق کا قصہ مشہور ہے۔

تھے۔ وہ اس مکران کے محل میں مصالحت کے لئے کوئی ملکہ بھی وہ صورت اپنے دردی عیسائیوں کو خوش رکھنے کے لئے بھی
بھی مصالحتی عیسائیوں کی باتیں میں لیتا تھا۔ ہم اہل دوم ہرام پر ہرمز کی فتح کی اپنی فتح خیال کرتے تھے۔

لیکن یہ مصالحت اچانک بدل گئے۔ قسطنطنیہ میں شاہ ایران کے سرپرست شہنشاہ اور عیسائی کے خلاف ایک عام
بدلت ہو گئی اور ایک ذوقی ہرمز کو اس نے قسطنطنیہ پر تھکر کے عیسائی اور اس کے باغی جیش کو موت کے گھاٹ
آکر دیا۔ اور عیسائی کا پٹنہ شہنشاہ عیسائیوں کے اس کے اعدوں کی کچھ اور ہرمز سے عد لینے کے لئے عراق کی طرف بھاگا
لیکن وہ اس کے کوہوں نے اسے دانتے میں گرفتار کر کے موت کے گھاٹ آکر دیا۔ اور عیسائی کی پوری کو کچھ عرصہ
تقدیر بنا کر ایک خانقاہ میں رکھا گیا لیکن اس نے اپنے شہر اور جیش کا انتہام لینے کے لئے خانقاہ سے فرار
کی کوشش کی اور وہ اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔

ایران میں اس واقعات کی اطلاع پہنچی تو کسی مذہب کے مشنران نے عیسائیوں کی کہ اہل دوم کو قتل کر دینے کا یہ
بہتر زمانہ ہے۔ انہوں نے ہرمز کو قتل کر دیا اور اس کے قتل کے قتل کیا۔ اور اس سے انتہام لینے کا
پارہ بنے۔ ہرمز کا ملک گیری کی کہ اس اپنے اسلاف کے دانتے میں ہی تھی اور عیسائی سے ہمدردی یعنی ایک جہاد
حقانہ پر ہرمز انہیں مسطفت میں داخلہ دینا منظور کیا۔ اور دیکھے اس نے اپنی اہل و عیال کو شہر بدر کی طرف فرست دیا۔
اہل دوم وہ اس کے مقام سے دل پر رشتہ ہو چکے تھے اس لئے وہ کسی عمارت پر اپنی شکر کا مظاہرہ کر کے
چانچہ پر اس نے کسی قابل ذکر مزاحمت کا سامنا کر کے ہرمز کو قتل کر دیا۔ ہرمز نے ہمدردی پر اپنی فوج شام کے شمال
مشرقی علاقوں کا راستہ اتار کر قریبی افغانوں کی طرف بڑھی۔ یہ شہر پریشانیوں کا ایک قیصر کے نائب مسطفت کا
دار الحکومت تھا اور عیسائیوں کی بادشاہوں کے اعدوں کی کہ اس کا سامنا کر دیا تھا۔ لیکن طاقت و ہریت کا یہ حقانی
تھی کہ وہ ان سے ضروریہ نہ کوئے تھے۔ عیسائی کے تمام خاندان سے زیادہ جیسا کہ تھا۔ اس میں ہرمز کے ملنے
عیسائیوں کے وہ فی جملہ تھوڑی کے انہماک ثابت ہو رہے تھے۔

وہ اس نے باطنی مصالحت کے لئے وہی حالات پیدا کر دیئے تھے جو چند سال قبل ہرمز نے ایران کے لئے
کے لئے تھے۔ جب انہوں نے قسطنطنیہ کے ساتھ ہرمز کی مصالحت انتہائی خطرناک نتائج پر پہنچا کر گئے تھے اور ایران کی طرف
انہوں نے اپنی غلامی اور اپنی مکران کے فوٹ بھارت کر دی۔ قسطنطنیہ کے امراء اور مذہبی چیرشواں نے انہوں کو

مہربانات کے گورنر قسطنطنیہ کے تحت پر قبضہ کرنے کی دعوت دی لیکن مکرر بار بار گورنر نے اپنی جگہ اپنے زوہان بیٹے پر
کی خدمات پیش کر دیں۔ ہر جگہ کی کیا دست میں ایک جنگی بیڑہ قرقا بنسے قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہوا اور باقی لشکر جنگ کے
مستعدہ جہاز پر تھا۔ سب ہر نقل کا جنگی بیڑہ آجانبہ باسنورس میں داخل ہوا قسطنطنیہ کے باشندوں نے سڑت کے فرس
ات اس کا غیر متقدم کیا۔ دکانس کے محافظ جنہیں وہ قمار دکان کے لئے اس نے ضلعی و شوقی دی تھیں انفریقہ کو موعر کے
شکر لشکر کا مقابلہ کر سکے۔

دکانس کو چاہے زخمی ہر نقل کے ساتھ لایا گیا اور وہ مسند انجیروں کے بعد نقل کر دیا گیا۔

ہر نقل قنٹ پر رون انڈ ہذا لیکن اس کے ساتھ ہی قسطنطنیہ کی گھوڑیوں اور جانوروں میں خوشیاں منانے لگے
حرم کمران میں دعائیں مانگنے والے راجپ اور نئے کمران کے دیہات میں خندہ پیش گوئیوں کے ساتھ ساتھ سراپا میں سے تھے
کہہ دینے کی فوجیں انطاکیہ پر تھامیں اور کئی میں بار بار ان فرزند خانیہ شلیٹ کے گرجے آٹھ لاکھ میں تبدیل کئے جا رہے ہیں۔

باب ۱۳

حرم سوکلی ایک رات آسمان پر تار یک باول جھانے ہوئے تھے اور چلی چلی بارش ہو رہی تھی۔ ایک سواریس
کی رائے کے قریب گھوڑے سے اتار ادا اس نے آگے بڑھ کر دو دانے پر دھک دی۔ چند ثانیہ کوئی جواب نہ آیا۔
پھر میں یہ قہروں کی آہستہ ستانی دی اور کسی نے وہ دانے کے قریب پہنچ کر مرالی کیا۔

”آپ یہ شک سے آئے ہیں؟“

”ہاں“ اجنبی نے جواب دیا۔

پاچھوہلے نے وہ دانہ کھول دیا اور اجنبی اپنے گھوڑے سمیت اللہ داخل ہوا۔ حرم نے اس کے حازم نے پوچھا
”آپ کے سامنے کیا ہیں؟“

اجنبی نے جواب دیا ”میرا کوئی ساتھی نہیں۔ میں یہ رات یہ غفلت میں گزارنا چاہتا تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ ان
مقامات پر جتنی ہی قہر کے حازم ہندو جاتے ہیں۔“

”تو آپ کو کسی دوسری طرف نہیں بھیجا؟“

”نہیں۔۔۔“

”میں نے اسے ایسا بھی بتا ہوں۔ حازم یہ کہہ کر صاف گیا اور اجنبی آگے بڑھ کر پھر کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ بتوڑی
ازہر میں اس کے ہاتھ میں مشعل تھی اپنے دو نوکروں کے ساتھ برآمدے میں ٹھہرا ہوا اس نے آگے بڑھ کر اجنبی سے
”آپ یہ شکاوت سے آئے ہیں؟“

فوس نے کہا کہ حق سہوی بہت زیادہ ہے۔ وہ میں نے آگ میں اس لئے جلائی تھی کہ وہ شمع سے آگے نہ اڑے۔ یہاں
 اچھٹ نہ ہو۔ اب مجھے یہ فرق نہیں کہ اس کو ہم میں ستر ستر گئے۔ یا اس گروہ کو گئے تو مجھے کیا ہوا ہے۔ دوسرا انتقام
 کو پڑ گئے۔ میرا سہنے کا مکان نہ ہی رات میں اس شام کے وقت ایک ٹکڑے کا ٹکڑا گیا اور میں نے دو کمرے بدش میں شمع
 بجائے معذوں کے کولے کر اپنے۔ اب میرے پاس ایک چھتری کی گھڑی ہے۔ اگر کوئی آگیا تو ج۔ میں نے طرز
 عام سے کہا کہ آپ اگر میرے متعلق اس قدر پریشان نہیں ہو، چاہیے میں نہیں ہر صبح نہ کامی ہوں۔ حق مجھے
 عورت بدش سے بچنے کے لئے جھٹکتی ضرورت ہے۔

فرس نے جواب دیا: لیکن پہلے میرا سانس کرا تم یہ سوس کوٹے کو جت کر رہی ہے، انگریز کہا کرتی تھی کہ میرے غلاموں سے بیک وقت پانچ آوازیں ملتی تھیں۔

عالم ختم ہو چکا۔ اب دو بیابان نہیں ہیں؟

”منہیں! وہ بچے اپنے اس کے ساتھ سکندریہ چل گئے۔ اگر دشمن کی طرف ایرانوں کی پیش قدمی رک گئی تو وہ بھی تاجاں کی خدمت شایہ بچے بھی یہاں سے جھانکا ہے؟“

ماہم نے کہا میں نے راستے میں اس قسم کی غواہیں سنی تھیں کہ اپرینوں کی پیش قدمی کے باعث پروسٹلم
اور شہم کے درمیان شہروں کے لوگ اس قدر خوفزدہ ہو گئے کہ گھر سے باہر نہیں آتے۔

[illegible]

کچھ عورتیں محسوس ہے کہ وہ انتہائی سڑ سڑاؤں میں گرومش پہننے کے لئے میری مدد کی ضرورت ہے۔ کچھ عورتیں
 نے بھی کمر باندھ کر اسے پہنے۔ یہ عورتیں حاکمات تھیں۔ انہوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ وہ رات کے
 - نیم کو مل کر ملے۔ ہر لمحے ان گرومش پہنانے کے جدو بہت کرنا پڑا۔ گھبراتے گرومش کسی نے ان کا کھپا
 مانا نہ تھا۔ گرومش کے کام کو ایک مددگار نہیں بلکہ پیچھے رکھیں۔ یہ خاتونیں کہیں وہ بہت جیتے

”ہاں! مجھے انفرس ہے کہ میں آپ کو ایسے وقت تکلیف دے رہا ہوں۔ لیکن شہر کے دو روزے بہتر تھے۔“
”تھیں، اسے میں کوئی گورہ مسافر تو نہیں ملا۔“

۴۴ منہم اور وہ شکستے آگھے جہاں تک تمام پراسرار سنہ

فوس نے کہا کہ فوس ہے کہ کرائے سناؤں ہے جہری ہوئی ہے اور میں تمہارے لئے کوئی کارکن تھا
 نہیں کر سکتا۔ آج بارش کی وجہ سے غزوہ کا ایک قافلہ میاں لگ گیا تھا؟

ابنی نے جواب دیا: مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے بدش چیں مگر اس پر کہ اسم کرنے کا مشورہ دہیں گے۔
 آپ نے مجھے سچا مانہیں۔ میں جیسے ہیں بیان منبر کیا ہوں۔ اگر آپ کے پاس میرے کے اندھون کی جگہ میں تو فرما لیں
 میں گرا در کرتا ہوں۔ اگر ان کا نہ تو فرما کر بھی روکتا ہوں۔ لیکن میرے مقرر کے کے لئے آپ کو اپنے ایک اور ہے
 اور اس کے ایک گئے کے انتظار میں در کرتا ہے گا۔

مرزبان نے اٹھ کر وہ کوشش کر لی کہ اور حذر سے اجنبی کی طرف دیکھ دیا۔ تاہم یہ جہانی جے صنعت کرتا۔ اس وقت مرزبان کی کہیں آگ تھا۔ تمہارے لئے میں تمام مرزبانے خیال کر سکتا ہوں۔

چہرہ دکھانے کی طرف متوجہ ہوا، اور فریاد کرنے لگا، کیونکہ وہ بڑا مضطرب تھا۔ اور وہ کہتا تھا،
 اے میرے گھر کے لیے میں پہنچا ہوں۔^۶

ماہم نے کہا: "میں نہیں نہیں، اس وقت میں کہا تھا نہیں کہانڈا، میرا دیکھا ہاں ہے کہ مجھے ملے گا۔"
 آپ کو یہ وقت تکھف وادی ہے۔

فرس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا: "اگر تم نے مجھے کوئی تعین نہیں دی، میں کسی کا دستخط نہ کروں گا اور ان کے لئے میں نے کہا تھا بھی تیرا کردار کا تھا۔ اب وہ نہیں آئے تو خدا نے تم کو بھی دیا ہے۔"

عالمِ غریب کے ساتھ چلے رہا اور عمر بھر ہی دیر بعد وہ باغی منزل کے کسی کدو کے سیرے داخل ہوئے جہاں
عالم نے چند اہل قبل ایک ذات قیام کیا۔ یہاں ایک بیکو بیٹیل کے طرح آگاہ تھے۔ تھا خوشحال تھیں۔ یہ درخت غنیمت
تھے۔ وہ بیٹوں پر صاف و شمرے بستے تھے جو سوتے تھے۔ ان کے دو میاں ایک بیٹی کا تھیں۔ وہ چاروں کو کھانسی لائی تھی
جبیں سہلے بکشی میں ایک سنگھ سی جی لودا میں بائیں دو عاتقوں پر سراج روشن تھے۔

ہاتھ سے نفرت نہ تھی۔ مرسوس کا ہوں کہ جس کی غلطی کی غفلت یا کسی غلطی کی حمایت میں اپنا خون نہ
گشتہ پیش کر چکے کہ سارا کوئی پادہ نہ رہے تو ایک انسان کے لئے جس سے جی دھندلا گیا ہو سکتی ہے کہ کڑوا
خون اپنی خوراک کے تھپے تک نہ پہنچ سکے اور اس کے مضی کی آواز اس کے ہونٹوں تک نہ آ سکے لیکن یہ کئی بار اس قسم کی
ذلیل و کج چال ہوئی۔ اور آج جب میں اپنے سامنے ایک ایسے جوان کو دیکھتا ہوں جس کے مضی کی آواز نہ آئے ہے اپنے
دشمن کی حمایت میں اور دشمن نے پرانہ کرنا یا حاکم جی کو کسی پرانہ و غفلت مرسوس باقی ہے۔ مامہا تم
بہت برا صدمہ اٹھا چکے ہو لیکن کم از کم یہ اس میں ہو کہ تم نے کئی جرم کوئی ناشی لگائی تھی اس میں اس صدمہ اپنے
مٹنے تک نیا راستہ تلاش کیا تھا، اگر تھا تو بے پناہ دشمنی ہو گئی تھی تو اس کا یہ غلبہ تو نہیں کردہ راستہ تلاش
کئے اس بات پر فوج کہ ایک اور عالم اس انسان سے ہے اس آواز ہے اور میں نہیں سمجھنے کی کاشتیں کروں گا کہ
تم اپنی شانہ و گورگاں میں پہنچنے کے لئے کیا نہیں ہونے۔ تم مامہا انھوں سے قطع ہو۔

اب تم آرام سے سو جاؤ۔ جب تمہاری غفلت دور ہو جائے گی تو ہم اطمینان سے اپنی کریں گے لیکن یہ
میں تمہارے لئے کوئی ایسا مشغلہ صبح سکون کو تیار ہی طبیعت کے موافق ہو گا
فوس مامہا کے کندھے پر چمکی دے کر اٹھا اور کمرے سے باہر چل گیا۔



مامہا میری بیٹہ سوا مٹا فوس اس کا ذکر ایک صدمہ رات کے ایک اور فوس کے ساتھ کرتے ہیں۔ وہ نہایت
پرکھنے کی محنت میں ہیں۔ ان خاتون کے لباس کی طرح پانی چھلکا دیا تھا۔ ایک کونے میں رکھی اور انھیں میں بھیج
ہوئے تھے۔ وہیں پہنچ کر ان کا گناہ گناہ میں مصروف ہو گیا۔

فوس نے وہی زبان میں کہا کہ مجھے دیر کے وقت پیدوس کو پستان مل گیا تھا، لیکن یہ قطعاً سچی کہ آپ اس صدمہ
میں ہر قسم سے غفلت نہ کریں گی۔ میں ابھی آپ کو ایک کوئی گورگیا ہوں؟

صدمہ نے اس کی شکل و صورت اس کے حال و نسب ہونے کی گویا وہی جی کہ پیدوس کی فوس سے متعلق
بہاری کہ مامہا نہیں ہونا پائے۔ یہ کون ہے؟

"ایک مصیبت زدہ انسان ہے، اس سے ملتا ہوں اور آپ اس پر اٹھا کر کھینچیں۔ یہ کہہ کر فوس نے مامہا
کو بھٹکے کو کشتی کی نیکی اس نے انھیں گھومتے کی بات کی کہ دروازہ کھولتے ہیں۔

حرمیہ حور نے کہا کہ تمہارا اسے جاننے کی غرضت نہیں۔ ہم بہت عہد میں سے مل کر جانتے ہیں۔ خدا
کو بے ادبش قسم ہاں ہے، تمہارے مشین پہنچنے سے پہلے اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے۔

فوس نے خدو سے پریشان ہو کر کہا: آپ تباہ کشتی کا سونہرا جانتی ہیں؟
"اگر تم کوئی قالی عمارت دیکھو، نہ کہ جسے کچھ نہیں تھا یہی تباہی سر کر رہا ہے، ہاں نہ تو وہاں سے راستہ نہیں لے سکتے۔

فوس نے کہا: "آپ بہت پریشان ہیں، صدمہ ہوتا ہے کہ آپ کسی مصیبت میں گرفتار ہیں۔"
"پیدوس نے تمہیں کہہ نہیں بتایا؟

"انہوں نے مجھے صدمہ ہی بتایا تھا کہ اگر دشمن سے دوسرا خواتین رات کے وقت یہاں نہیں ملے گا
مجھے ان کی ہر شکل حد کرنی پائے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ لیوس کا معمول سا افادہ بھی میرے لئے حکم کا دہر
دلکا ہے اور آپ کو ہر اٹھا کر کھینچتے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ انہوں نے رات کے وقت آپ کو تنہا کیسے بھی دیا۔"
حرمیہ حور نے جواب دیا: "اُس نے اچھے نہ سوچا یہ ہمارے ساتھ روانہ کئے تھے اور وہ میں نے اپنی آنکھوں
کے باہر ہر گز نہیں چلے گئے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں یہاں کوئی ہمارے ساتھ دیکھ لے، شاید مجھے

بھی دشمنوں کی تلاش شروع ہو جائے۔ ان اٹھاؤں نے ہمارے ایک دوڑ کر ہلاک کر دیا ہے اور دوسرے کو گرفتار
کر کے لئے گئے ہیں۔ وہ ان سے کیوں ہونا چاہتے تھے کہ فوس میری بیٹی پر دشمنوں کی ہوائیوں کی جاسوسی کر رہی ہیں
میں دشمن کے حاکم کو، تو ہم پر صدمہ دلائی کی جرات نہیں ہوتی لیکن اس کا اشارہ ہر کام میں دیکھیں۔ وہ ہم
کو ہمارے خلاف بہت مشتعل کر دیا تھا اور مجھے ہر کام کو اپنی مشگرت پر قبضہ کرنے کے بعد ہر دشمن کی طرف ہٹا
تو وہ ہمارے دشمنوں کو فوس نہیں لے۔ ہر دشمن کو ہمارے اس بات پر کٹا ہوا حاکم ہمارے سامنے رکھ کر دیکھیں۔
فوس نے ہر چہ کہ وہ آپ کا دشمن کیوں تھا؟

"وہ میرے والد کے اہمیت ایک نہایت معمولی فوس کی حیثیت سے کام کر چکا ہے۔ اور اسے وہ زمانہ نہیں
ہو گا کہ میں نے اس کے منہ پر تھپڑ مارنے سے پہلے۔"

فرس نے کہا: میں یہ شرط کے مالک کا بیویوں میں ہونا نہیں دیکھتا ہے کہ آپ کا اس سنگ و دشمن ہے تو آپ کے لئے دشمن پر دشمن سے زیادہ مہربان نہ ہوگا، اپنی بیوی کا جاسوسی کا لازم آپ کے لئے بڑا غصہ لگ ہے۔
 عدوت نے جواب دیا: آپ میرے والد کو نہیں جانتے، اگر میں دشمن کا بیوی ہوں تو یہ دشمن کے مالک کے لئے اپنی جان بہانا مشکل ہو جائے گا۔

فرس نے کہا: آپ کی بیویوں کی بیوی ہونے کی وجہ سے دشمن کے حالات نامہ خداوندی پر لکھے ہیں مگر نہ تو انہیں خداوندی نہیں دیکھتا کہ آپ کی بیویوں کی بیوی ہونے کی وجہ سے دشمن کی جان بہانے اس قدر آسان کریں۔

عدوت نے جواب دیا: میرے والد دشمن میں ہیں، مجھے بہر صورت دانا بہانا ہے۔

ڈاکٹر ایک بار چلا تھا، ان دنوں ڈاکٹر گھنٹی کے سامنے بازار میں سے گزری تھی۔

فرس نے کہا: تمناں کیجئے کہ میں یہاں نہیں رہا کہ آپ سوئی میں سے لائی ہیں، اس وقت آپ کو یہ دوا دیجئے کہ آپ کو خشک کرنے سے تیار ہیں، میں آپ کو چاہوں کہ اسے سنا ہوں، آپ کے لئے کھانا بھی تیار ہے۔

”مگر کھانا کون کھائے تھے؟“

فرس نے کہا: وہی شخص ہے کہ اسے میں ہمارا بیوی گھڑی لکھی اور چنگ پر نہ پڑنے کا دل رکھنے لگی۔

فرس نے کہا: چنانچہ ڈاکٹر نے کہا: تم کو پڑنے سے ہانا دوا، انہیں الگ کے سامنے چلے جی کہ وہ ڈاکٹر کو پڑے ہوئے

عدوت کی طرف توجہ ہو کر دوا، میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا کہ میں اس آدمی کو چکا کر دے، یہ ہاناں، آپ کو تیس بیس ہے

کہ اس کی دوا ہوئی آپ کے لئے کسی دوا نہیں کا باعث نہ ہوگی؟

”میں اسے نصیحت دیتے ہیں کہ وہی دوا ہو کہ تم ہمارے لئے کسی قابل اعتماد ساتھی کا بندہ نہ بنو۔“

میں ایک ایک بار دشمن دشمن کو بھی ہم دوا ہو جائیں گے، مجھے نہ ہے کہ اگر میں ہمارا پہلے ہی تو وہ بندہ تھا کہ وہ دوا

فرس نے کہا: آپ امین نہ کیجئے، میرے آدمی کے سامنے کہ بہر حال میں گئے اگر کوئی اس طرف کیا کیجئے

نزدت اطلاع جانے کی اور میں آپ کو اس کے سامنے کہ غذا ایک ایسے ترخانے میں پیدا ہو گا جس کو میرے بیکار

کہ سو کہ کسی کو علم نہیں ہو رہی میں شاید ایک ایسی ساتھی آپ کے ساتھ کر سکیں۔

”دوا آپ کو کر کے ہے؟“

”میں وہ ایک مہمان ہے؟“

”مجھے بھی دوا ہے۔“

فرس نے عام کے بہتر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا: یہ سب دوا لگ رہی ہے دشمن ہانے پر خداوندی

ڈاکٹر کو اس سے بہتر دوا میں نہیں مل سکتا۔

”یہ یہ دشمن کا باشندہ ہے؟“

”میں یہ عرب سے آیا ہے۔“

”عرب ہے؟“ ان دنوں وہی شخص لگا رہا، آپ ایک عرب پر ہمارا کر سکتے ہیں؟

”ہاں ایسا اس شخص پر ہمارا کرنے میں، بالکل کامیاب ہوں، بالکل ایک متبذ کے لئے قرآن سے چکا ہو۔“

ڈاکٹر نے کہا: ایک عرب کسی ایک مفید کے لئے قربانی دے سکتا ہے؟

”ہاں، اقدت نے لکھی کے سامنے دوا دے کسی آدمی کے لئے بندہ نہیں کئے۔“

وہی شخص نے کہا: میں یہی بارسا ہے کہ ایک عرب بھی کوئی ٹکڑا کر سکتا ہے؟

”میں آپ کی تسلی کے لئے صرف تمہارا کر سکتا ہوں کہ اگر آپ کی بھر پوری اپنی بیوی ہوتی تو میں اس کے لئے بھی

ہذا ان سے بہتر دوا نہ کر سکتا، شاید اس میں بھی کوئی مسعت حق کر کم نہ لے، اسے لے کر اس میں کیا، اسے

مست کے بعد اگر آپ کو خیر نصیب ہوئی ہے، سب مجھے مہمانت دیتے ہیں، باقی کا دوا دے، میں آپ کے سزا کا بندہ

دوں گا۔ فرس نے اس کو ڈاکٹر کے سے بہتر لگئے۔



عام نے جواب دیا کہ وہ پڑنے کے بعد کر دے، ہل ان دنوں وہی لکھی کے سامنے کسی بہن میں ہی

وہ کہ حوتہ لیجئے گی، اس کی تلاش کے دائیں بائیں دوسری کسی پر سرور ہی جاتی کر سکتے ہیں داخل ہونے کے بعد

خیر دہلی، مہم کی طرف حوتہ سے، مگر یہی جاتی داسی ان دنوں کی شکل صورت ان حضرت انگریز راستوں کے

نہیں نے کسی شے سے کہ اگر آج تک حوتوں کی بہت دور دند کے متعلق سنیں، اسی بات پہنچیں

ایک پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں، اور ملکی لڑکے ایک چٹا فرس باہت کی پرکاش کو استغش کرے گا کہ وہ ہمارا قریب
نہ رکھیں تاہم ہمارے لئے یہاں شہر کا خشک نہیں۔

"میرے خیال میں بادشہ کا زور و ثروت بڑھتا ہے، عامہ پر کر کا اضافہ کرے سے باہر نکلے گا، قسطنطنیہ ویر ہمارے
دہریس کو گریز مغرب کی طرف بلال چھوڑ دے ہیں اور اب یہ قسطنطنیہ کو بڑا باندی بھی زیادہ ویر نہ کرے گا۔ آپ کے
پاس گھوڑے ہیں؟"

"ہاں۔"

"آپ کے پاس گھوڑے تھے تو آپ بادشہ میں بھی یہاں قیام نہیں کرنا چاہتے تھا میں بھی مرشد کے
ملک کو لگا ہوں۔"

فرس اپنا ایک گھوڑے میں داخل ہوا اور اس نے کہا: "آپ کہہ کیسے خیال کیا کہ میں مرشدوں گھوڑے پر بیٹھ
میں صرف بادشہ تھے گا انتظار کر رہا تھا، اب میں آپ کے پاس ایک اور فرستہ لے کر آیا ہوں۔ ان میں کوئی خشک
پہنچنے کے لئے ایک قابل، محض اس لئے ضرورت ہے، اور مجھے اس خدمت کے لئے آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں آتا۔
مرشد نے کہا: "آپ تیس روز فرستہ کو لئے ضرورت نہیں، یہ شریعت فرماں ہمارے ساتھ جانے کو تیار ہے
فرس کا مازہ بچوں کی گھڑی شائع کرے میں داخل ہوا اور اسے بہتر سے دیکھ کر کہا: "مجھے میں نے نہیں بھی
فرس ملکا ہوا ہے؟"

فرس نے صرف سے مخاطب ہو کر کہا: "آپ فرما تیار ہو جائیے، ہم نیچے آپ کا انتظار کریں گے۔
عامہ روزانہ سے تقریب ایک گھنٹہ سے اپنے گڑھے سے نکلے گا تو فرس نے اپنے ڈاکے سے نکلے گا کہ تم
گڑھے سے جاؤ اور انہیں کھانے کے سامان کے ساتھ ان کی خدمت میں ڈال دو، اس کے بعد اسے حوزہ فرما دیں گے
لے آؤ۔" پھر وہ عامہ سے مخاطب ہوا: "تجربہ سے سفر کے لئے یہ لباس فرماؤں، میں تم میرے ساتھ آؤں گے
تجربہ سے لئے کچھ اور انتظام کیا ہے؟"

عامہ فرس کے ساتھ چل دیا اور قسطنطنیہ ویر بعد وہ اس کے سکونی مکان کے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا
ہذا فرس نے جلدی سے ایک صندوق کھولا اور ایک روٹی اس کی روٹی نکال کر عامہ کے سامنے رکھے، چونکہ

مغرب کی روٹی خشک نہیں تھی، مگر ہمارے لئے ایک عرب کی بجائے ایک روٹی کی کیفیت سے ان روٹی
کی ساخت گراں گاہ و سامان ہوگا، یہ میرے ایک دوست کی نشان دہی ہے، اس نے فرس سے کہا کہ وہ اس کے ایک عقار
میں پتلہ مٹی اور اپنی مددی میرے پاس چھوڑا، عقار دو سال اس نے ہمارا ہندوستانی امر کی اور فرما اس سے بڑا ہو کر
دو ہفتہ سے بھی بڑا ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو انہیں بتا دیا، اس کا ہندوستانی قباہ سے برابر تھا، مجھے یقین ہے کہ یہ روٹی
ہمارے خشک کھانے کی اب جلدی کرے۔"

عامہ نے کہا: "لیکن میں روٹی زبان کے چند الفاظ بھی جانتا ہوں۔ اور انداز گاہ بھی کسی روٹی کو، حوا کا نہیں
دے کے گا۔"

"قبیلہ رنگ خاصا سفید ہے، اور دو مرد و دو زنانہ کے وہ لوگ جو مدت سے شام میں آباد ہیں، یہاں کی زبان
یکساں ہے، اور تم میری زبان میں روانی کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہو۔ پھر اگر کسی روٹی زبان میں گفتگو کرے کی ضرورت
روٹی کی ضرورت نہیں ہے کہ لئے ہرے میں کران اور فرماں کرانے کو دیتا۔ وہ بھی کچھ بار معلوم ہوئی ہیں، جو لوگ انہیں
تھے میں سمجھتا ہوں اس کو دیکھ کر یہی مطلب ہو جائے گی، تم اپنی گفتگو کے زور دے گا، تجلی صرف میں
اور وہ کچھ کچھ کھانے والوں سے کوئی خطروں سے کہتا ہے، اس نے قبیلہ کی استغش سے کہی چاہئے کہ بعد از مدتی میں سے دو
نہ ہوں یہ خدمت وقت کے کسی ہار دہی کی جی ہے، اور مجھے امید ہے کہ یہ دشمن کے حاکم کچھ آدمی وہ ہمارے زور سے دنیا و
ان کو کیا کرے گی حوا نہیں کریں گے، مجھے بھی امید ہے کہ اس کی اس کی بدقسمت وقت ضرورت تا نزد
موتے میں ماضی کر سکتے؟"

عامہ مددی ہیں چکا، تو فرس نے صندوق سے خوار نکال کر اسے پیش کرتے ہوئے کہا: "تو خدا کی قسم اب اگر
ذکر کرے گا، میں مازہ فرماؤں یہی تو کرنا خشک نہیں کرے گا۔"

عامہ نے کہا: "میں کچھ کرنا کی ضرورت نہیں، میں نے جب تک ہتھکڑی اپنی فر توڑا کہ ہتھ نہیں لگاؤں گا اور میں
اسے ہتھکڑی ہتھکڑی ہتھکڑی۔"

فرس نے کہا: "عامہ تو ایک عہد آدمی ہے اور رستے میں کہیں ایسے علاقے میں پہنچے جہاں تم کو ہتھکڑی
و ہتھکڑی سمجھ نہیں ہے کہ اگر ان سے میں حد توں پر کسی نے عوا کی تو تم ان کی بھی برداشت نہ کر سکتے۔"

مردود حالت میں مجھے یہ قریح نہیں کریں وگلا کہ مگر اگر تار کرنے کے لئے کوئی ٹکڑی لے گا، بلکہ اگر وہ چار کمرہ بنے
تبدار چھپا کر تو تم جتنا توار کی ضرورت محسوس کرو گے۔ اگر مجھے یہ اطمینان ہو تا کہ خطرے کے وقت تمہیں صرف
بچانے کی خاطر ہوگی اور تم ان مردوں کی طرف سے انکھیں بند کر سکو گے تو میں یہ توار تمہیں پیش نہ کرتا۔

عاصم نے کوئی جواب نہ دیا اور فرس نے توار کا تسرا میں کر کے بانٹے ہوئے کپڑا بٹاتا ہے کچلے
تبدار کی مددائی پسند نہیں۔ جب تم اپنی سرگزشت مند ہے تھے تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر برائیوں کی پیش قدمی نہ
باحت جھجھکیاں سے بھانپنا تو میں تمہیں اپنے ساتھ اسکندریہ لے جاؤں گا۔ جو مردوں سے ہمہ جہتیں چل
جائیں گے۔ مگر قدرت تم سے یہ کام اپنا چاہتی تھی۔ لیکن اب تم جلدی واپس آنے کی کوشش کرنا اگر عادت
زیادہ غراب ہو گئے اور مجھے تبادری آمد سے پہلے یہاں سے کھٹ کرنا پڑا تو میں اسکندریہ اور اُس کے بعد بلع
میں تبادار اشتغال رکھوں گا۔

عاصم نے صندوق سے ترکش اور گان نکالتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اپنے عہد سے افواج کریں وگلا چونکہ
مجھے پوری طرح سچ ہو رہا تھا بیٹے۔

اوہ کمرے سے باہر نکلے آ بارش قہر کی جتنی اور مشرق سے پینہ سحر قہر اور ہوا متد
مٹھوئی دیوہ جہر فرس مرنے کے دو دوازے کے باہر کھڑا عاصم اور اُس کے ساتھیوں کے گھوڑوں کا
چالوں کی آزمائش نہ دھاتا۔

باب ۱۴

آفتاب نور اور چمکا تھا اور چند میل سرٹ دھننے کے بعد عاصم اور اُس کے ساتھیوں کے گھوڑے ٹوٹی
فرس پاپ ہے تھے۔ عاصم نے اپنا گھوڑا اور گا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر پچھلے دھننے دیکھنے لگا۔
فلک ابل نے اُس کے قریب پہنچ کر کہا۔ گھوڑے ٹھک گئے ہیں۔ اب میں کہہ کر یا کہ اسے سڑکنا چاہیے؟

عاصم نے کہا۔ مجھے کچھ اعتراض نہیں۔ لیکن یہ بیڑی کا کرم دو پہر سے پہلے نیا دوسرے نیا دواصل طے کریں؟
فلک نے کہا۔ آپ کو حقین سے کہہ کر اسے مشق کی طرف بٹھائیے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ عاصم سے تمہاری بات
چیک کرنا طلب کر رہی تھی۔ اور یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ان کی مدد تھی جس انسانی صفت دھال کے اس پر کرم کو دیکھ رہا تھا
نہا کر وہ پانچ سو سال سے لیا دھننے تھی۔ تاہم شب کی تمام دھن تیاں اُس کے چہرے پر دھن کر رہی تھیں۔

اُس نے جب بات کیا تو اُس میں اسے پچھلے جی سڑک چکا ہوں۔
فلک نے کہا۔ تم ہم نام نہاد لگتے ہیں۔ کیا یہ بیڑی ہوگا کہ تھوڑی دیر کی مسرت کے لئے بیڑی مانیں؟
”نہیں؟“ عاصم نے فیصلہ کی انداز میں جواب دیا۔ ہم دو پہر سے پہلے کام نہیں کریں گے۔
فلک نے کہا۔ جی! مسرت سے کام لو۔ ہماری منزل بہت دیر ہے۔

ایک لمبی کے ٹوڑے سے انہیں گھوڑوں کی ڈاپ اور دھنوں کی گڑا دھن ستائی دی۔ عاصم نے جلدی سے
کے کہ ایک لمبی دھن سے ایک طرف ہٹ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ میرا خیال ہے کہ وہ سپاہی
چند گھوڑوں کا ٹکڑے دھری طرف کریں اور اسے چھوڑ دیں۔ انہیں ہمارے متعلق یہی سمجھنا چاہیے کہ ہم جی

کی خوش میں نکلتا تھا۔ لہجے پہ سطر میں کسی کی طاقت کی تاناجی پر کرکادو جبکہ قدرت نے تمیں صحبت نہوارا کو مختلف
 سوز سے وکیل کر ایک داتے پر ڈال دیا ہے جبکہ قدرت کے لئے یہ ممکن تھا کہ اس وقت فطرت کی باتیں میر
 میرے پاس ہوتی۔ اُس سے میری پہلی طاقت اس حالت میں ہوئی تھی وہ اس سے کہیں زیادہ مفرق اور
 مخالف تھیں تھے۔ اسی معنی میں مفرق حالات کو قدرت کا مجبور کر کر تین کرنا تھا کہ ایک دوسرے کے لئے ہیں۔
 جس دنیا کی کوئی طاقت ایک دوسرے سے متحدہ نہیں کر سکتی۔ میرا کہ طاقت کے بغیر سے وہ میں ہیں مستقبل کا
 کوئی تصور نہ تھا۔ ایک اسد پر مکی ہے۔ میرا سے وہ وہ نہیں کہوں۔ اوقات جس کی موتی کے سامنے میں نے تیر
 افسانے صرف یہ جانتا تھا کہ میں اپنے سامنے سے جنگ کر میرا کے گونج جانوں۔ اُس نے میرا کہ میری کے عالم میں
 میرے سامنے میں داخل دیا تھا۔ اُنسی میرے دل میں مدی کے فائدہ ان کے لئے وہ دینی اور قدرت کے جذبات پیدا
 کر دیتے تھے اور مجھے اس بات کا قطعاً احساس نہ تھا کہ میں اپنے قبیلے سے ہم صحبت کرنا نہیں کاوش مجھے معلوم نہ تھا کہ میں
 خائن ہوتے کہ دروازے کھول دیتے ہیں جس سے میری جگہ اُن کا حقہ میری زندگی کا سب سے جرم میں اہانت کی داد
 میری ہیں اور ان کا وہ لکھن گاہ وہ ناکسیر کر رہا میں تھے۔

حاکم نے کہ جب کی طاقت میں تھیں نہ کہ میں اور وہ نے دل میں کہا۔ وہ قدرت کے بلکہ رحم و راز اس تم مجھ سے
 مذاق نہیں کر سکتیں۔ میں اس خٹے پسینے میں دھون کا۔ اس لیے کسی غراب کی تیر ویشاں نہیں کر سکی۔ اب میرا
 لگا بڑھے اُنھوں میں باوجود اُن کے پادہ نہیں کہے گی۔ تیر میرے نال اُنھوں سے کہ میں نہیں کھوئے۔ وہ میں پہنچنے
 کے بعد مجھ سے لڑاں سے کوئی مرد کا نہ ہوگا۔ وہاں سے جاوے سامنے اتفاق ہو جائیگا۔ پھر تیزی سے وہ مجھ
 وہ وہاں وہ فطرت کی طرف دیکھو۔ اُن کا اُن سے کہ دل میں اس قسم کے کلمات میرے چہ تھے کیا دانش کے آگے اپنی
 زندگی کے دوران دستوں پر قدم۔ کہتے ہوئے مجھے کسی ہم سفر کی اختیار عروس نہیں ہوئی۔ کیا مجھے اس عارضی طاقت کا
 نقص نہیں نہیں کر سکا۔

حاکم کے پاس اس وقت کوئی جواب نہ تھا۔ وہ جتنا فطرت کی طرف دیکھتا تھا تھی شہت کے ساتھ جس کی
 کہ اس مستقبل کے کھلے گریوے تباہی کے ہر واقعہ میں اس کا قاتل کرتا ہے کہ ہم نے یہ امیدیں غبار گریوے نہ
 کالی اور تھوڑی لڑائی ایک غریب لدا علیہ علیہ اس کی انگوٹھا کی گئی ہے ہندوئی زندگی اور جب وہ دانش پہنچ جائیگا۔

ہاں سے مشتاق اس قدر پیشانی نہ ہوتی تپہ نہیں لگے کہ جب یہ فطرت کے مالک پر معلوم ہوگا کہ ہم اس سے مختار ہیں اور
 کو پناہ پناہ سے اُن کا پاس آئے گا وہ اس کے ہاتھ پر لگ کر رہے گا کہ میں یہ تصور ہوں میں لکھتا ہوں کہ میں اس کی
 مخالفت کرنا تھا۔ یہ ہماری فطرت تھی کہ ہم اپنے ایرانی لڑکوں کا اپنے ساتھ یہ فطرت لے آئے تھے۔ اور وہ اس کی شرم کی
 فزوں سے ان کے طوالت مشتاق لگتے تھے۔ اس طرح آپ میں مجھ کرکوں کی طرح لکھنے کی کوشش نہ کریں جس
 بہت خفا کی ہیں۔

لڑکی کی اس لئے کہ فطرت یا یہ نرم کیا کہ یہ ہر گز اچھی طرح جانتی ہو کہ ہماری عزت اور ہماری جائیں خطیرہ میں
 ہیں۔ جس کا ایک اور اس بھی انداز نہیں کی تیریں ہے۔ اور اس کا تصور صرف یہ تھا کہ اس سے ہرے طوالت کوئی نہ ہو
 رکے اس کی حرکت متروک نہ کرے کہ جانتے تھی ہر لڑکوں سے حاکم کی ثابت دیکھا اس کے تھے۔ اگر وہ میں
 بڑا کر کے جائیں وہ آپ مشتاق پہنچنے کی کوشش کریں۔ ہمارا اس شہر کے مشرقی دروازے کے باغی تریب سے دور میرے
 مالک میں تیر ورس ہے۔ جب آپ انھیں یہ بتائیں گئے آپ کی سچوڑا لڑکا ہونے سے پہلے بدش کے طوالت میں
 بدش کے علی تھی اور پھر اُس نے اتنا با سڑے کیا تھا کہ آپ انھیں لگے کہ وہ یہ فطرت کے گور کے ساتھ کیا سلوک کرتے
 ہیں وہ آپ میرے باپ کے مشتاق بھی نہیں جانتے۔ ماں باں آپ انھیں بتاتے تھے کہ میرا باپ کون ہے۔ پھر
 انھیں یقین نہ آتا تھا کہ میں لڑکا نہیں اور ہمیشہ مشک طوالت سے سورا سکتے ہیں۔

فطرت کی اس ماں حاکم متروک پہنچاں کی حالت میں اس کی طوالت دیکھو ہے تھے۔ اور تھوڑی ہی دور میں فطرت
 انھیں بند کے گہری خبریں دیں دیں تھی۔
 حاکم نے کہا آپ بھی تھوڑی دور تمام کر لیجئے۔

گھنٹہ کی ماں نے فزوں پہنچنے سے انھیں بند کر لیں اور تھوڑی دور میں پہنچائی طرح وہ بھی گہری خبریں دیں تھی۔
 حاکم یہ جنگ فطرت کی طرف دیکھتا۔ اُن کی کاسین چرواہے ایک وقت معلوم اس شہر اور میری زندگی
 دیتا تھا۔ اُسے تھوڑی تھوڑی گھنٹوں کے تمام طاقت ایک خوب معلوم ہوتے تھے۔ اور یہ غریب میں تھوڑے ورس اور غریب
 تھا اُنسی تھوڑے معلوم تھا وہ سمجھتا تھا اگر اوقات کے وقت یہ فطرت کے گور کے بندہ ہوتے تھے اور بدش
 ہاں پہنچنے کے لئے فزوں کی سڑا کے کارخانہ لگانا لڑاں سے میری طاقت تھی نہ ہوتی میں دیتا تھے تمام تھے لڑکا

دعسم نے جواب دیا، دشمن کو ضرور مزید بے یمن لے جے یقین ہے کہ ایرانی اس شہر کو فتح نہیں کر سکتے۔
 "جناب مجھے یہ یقین ہے کہ ان جیسے ظالم حکمران سے نہایت حاصل کرتے کہ بعد قسطنطنیہ کے مملکتوں کے بدل چکے
 ہیں اور ہزار اہل شہنشاہ میدان میں آتے ہیں یا یوں کہ مسخر ہو گئے۔"

عامم کو وہ ایرانیوں کی جھڑپوں سے کوئی شبہی نہ تھی۔ اس بات سے بھی کوئی سروکار نہ تھا کہ اس کس
 قدر ظالم تھا اور نہ ہی قیصر کے عہد کو لیا جی، وہ صرف دنیا بٹا ہوا شکار ہے، ساہو دل کس کا نہیں کو ایک دہریہ شہر کو بڑے
 اور دھڑے سے نہیں تباہ کر سکتا کہ ایرانیوں کو نہیں دھوکا دے رہا ہے تاہم یہ شخص اس کے بعدی مزاج کے غفلت
 تھا نہ دامت کے احساس سے اس کی گردن بھل جاتی تھی۔

بڑے کو اس بات کی خوشی تھی کہ وہی کو ایک بڑا عہدہ دار اس سے بھلا م ہے۔ وہ مشرق و مغرب کے
 تاجدارین حالات معلوم کرنے کے لئے جناب قنصل عام اپنے دل پر ہرگز اس کے برائے یہ سہ سوال کو جواب
 دینے کی کوشش کر رہا تھا جب وہ غرض کے سامنے غرض کو غصے کو اس نے فطینک ان کا بندہ جا کر آئے جگایا
 اندر کیڑی گئی اور پھر پڑنی کی حالت میں پڑے کس اور اس کے پیش کی طرف دیکھنے لگی۔

عامم نے کہا کہ آپ غامض رویہ سر پہلی ہیں، اب میں نہیں خبر کر سکتی کہ کیا ہے۔ ہاں گھوڑے بھی تازہ و چمکے
 ہیں، یہ خبریں سن کر کے لئے پڑا ہے یا تھا؟

ان کے کسی توقف کے بغیر فطینک کو بگایا، اور فتویٰ دیا کہ وہ پھر اپنے گھوڑوں پر سوار ہو رہے تھے۔
 بڑے کسان نے کہا، "جناب جب تو اسام جوئے والی ہے اگر آپ کچھ بات میرے اہل بزرگ سے تو مجھے
 بہت خوشی ہوتی ہے۔"

"میں نے ہاں سے لئے بلاناغہ دشمن سپنا ضروری ہے۔ اگر میں دوبارہ اس راستے سے گزرا تو آپ کے
 پاس ضرور ٹھہرے گا۔ ان کو دیکھو، اگر گھوڑوں کے ہاں سے ہرگز کوئی راستہ نہ ہو گا تو ان کو دلی بے یمن
 وقت لے جے گھوڑوں میں سے گزرا پند نہیں ہیں، اس لئے میں نے ان سے بے جا جہد و جدوجہد سے عیب و ضرب سائل کرتے
 ہیں، اور مجھے ان باتوں سے بہت الجھن ہوئی ہے۔"

"آج صبح ان دشمنوں کو ایرانیوں کی پیش قدمی کے باعث پندرہ طرف انفرقہ ہو چکی تھی، اب عام کو یہ بھی خیال گئے

پھر کھٹ کے حالات دیکھیں، ہر طرف کی طرف سے چلا آئے، آپ کو ان میں ہر ایک کی عزت ہے، انہیں کھٹا پندی
 کے اسی کا سہہ چیتے، دشمنی تو ضروری ہے، آگے جا کر آپ کو ایک چٹو پندی سے لے کر گھوڑوں سے باہر دشمن کی حرکت سے
 باہر آتی ہے، اگر آپ محکم نہیں تو اس لئے لڑنے کے آپ کے ساتھ گھوڑا تیار ہے۔

"میں اسے تحفہ دے دینی ضرورت نہیں؟"

فطینک کی اس سے سنے کا ایک سکاڑھے کی طرف دیکھنے پر سنے کہا، "ایہ تباہ انعام ہے۔"
 کس نے اس سے سکاڑھے کی بجائے سر پر احتجاجی ہی کہ عامم کی طرف دیکھنے لگے۔
 عامم گھوڑے سے گزرا آئے جہاں وہ اس سے نہیں پر پڑا، سکاڑھا اس کے پیشہ کو پیش کرتے ہوئے کہا، "مجھے
 یہ عزت انعام ہے۔"

لانکے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور اس کا شانہ پاکر عامم کے ہاتھ سے سکتے لیا، عامم دوبارہ گھوڑے
 پر سوار ہو گیا۔ فتویٰ اور آگے جا کر عامم اور فطینک کی اس کی طرف دیکھ کر لڑا، وہ کسان خوب غرور تھا کہ یہ کوئی
 نہیں تھا، آپ کو اس کی دل آزاری نہیں لگنی چاہیے تھی؟

صحت نے نہایت اظہار کرنے کی بجائے سچ بولا، "اگرچہ میں نے کہہ دیا ہے تو وہ میں بھاری بھلا۔
 میں نے یہ بات آنکھ میں نہیں کر سکتا کہ کوئی کس شام کی دل آزاری ہو سکتی ہے، آپ کو اس کی خوشخبری حاصل کرنے
 کے لئے گھوڑے سے خوشی کی ضرورت تھی؟"

اس غرور خاں کے کمر و دست تباہ کرنے کے لئے کہ مجھے صرف وہ شرم کے دہریہ عالم کا خوف ہے، لیکن میں نہیں
 گنہگار ہوں، اس کی بڑی ہوں اور کوئی بڑی ہے، جی صحبت بھی میری تھا وہیں ایک شامی کس کا اور ہر خیال نہیں لگتی۔
 عامم نے مغرب کی حالت میں اس کی طرف دیکھا لیکن اس غرور و عجب کی طرف سے اس سے اس کا
 بھی ایک نئے پگھلاؤ تھا، اپنے بیٹے سے روبرو تھا، "مجھے یقین ہے کہ وہ عورت کسی امیر دار، دل آزاری سے
 تعلق رکھتی ہے لیکن دعائیں تو جی میں نہیں ہو سکتی۔" وہ گھوڑوں کا کوئی آدمی نہیں مانے گا کہ ایک آدمی نے مجھ سے
 شک و دقت کی بات کی ہے، لیکن تم یہ دیکھ پکے ہو کہ میرے ساتھ کسی تہہ و تاب سے نہیں آتا تھا، اس نے
 ہوا کی اسے کہہ دیا، میں تمہارے غرض نہیں کروں گا، اس خوف آدمی چھٹی نہیں ہو سکتا، مجھے یقین ہے کہ وہ وطن

”منیں“ جس نے اعلیٰ سے جواب دیا، ہم سرگ سے غاصی دور ہیں۔ اور اس سواری میں آگ کے قیادت
 اور تابست محل ہوگا۔ آپ ادا کے قریب تباہ ہیں۔“

وہ انکار کے قریب بیٹھائیں اور ضلع نے اپنے اٹھ چھایاتے ہوئے کہا: میرا جسم میں ہوا ہے اور
 میں ابھی یہ سمجھ رہی ہوں کہ اس دیباہ میں ایک جگہ کوئی فائدہ دکھائی دے گا۔ اور جب ہم اس کے دو گانے
 پر دستک دیں گے تو کوئی نیک ولی یا سب باہر نکل کر ہمارے قدم گسے گا۔ اور میں یہ غرور مٹانے کا کہہ رہے
 تھے اندر ایک کتہہ دیکھ رہے ہیں آگ میں ہی ہے۔ اس وقت گے گے کہ: کیا کسی پرچی کا جوش نہ تھی؟

حاجم نے فرمیں سے ایک اونچی چادر نکال کر زمین پر پھیلاتے ہوئے کہا: آپ یہاں بیٹھ جائیں۔ میں کچھ اور
 ایندھن جمع کروں۔“

جب حاجم اپنی تھوڑے ایک جھڑی کا شعلہ آقا ضلع داخل اور کھڑی ہوئی تھائیں اٹھا اٹھا کر ادا کے
 قریب دھیر کرنے لگی۔

حاجم نے کہا: آپ تحیف کر رہیں۔ یہ جہازیاں کانٹوں سے بھری ہوئی ہیں۔“
 ضلع نے جواب دیا: اس سفر کے بعد مجھے یہ کانٹے تحیف نہیں دے سکتے۔“

تقریباً دو صدہ ادا کے گرد بیٹھنے پر کچھ ہوا کی تباہی دکھائی دے رہی تھی۔ لہذا شعلہ کھڑکی کھٹکی بے جا دہائی کے
 باعث حاجم پر نیک کا ظہر ہوا تھا۔ لیکن ضلع نے اس کی بات کے لئے ایک دوسرے میں بات بسر کرنے کا یہ پہلا
 موقع تھا۔ اور دیندیا حکایت کی بجائے خوف سسور کر رہی تھیں۔ سہل پانی انھوں کے اشاروں سے اپنی بیٹی
 کو بھاڑی تھی کہ ہر ایک خطرات سے بچنے کے لئے دوسرے خطرات مول لے چکے ہیں۔ یہ فوجیان ہر حال میں ایک ایسی
 بے گار گمشدہ تھی جس سے خوف اٹھانے کی کوشش کی تو کہ اس پر دے میں کیا کر سکیں گے۔ لیکن جب
 ”حاجم کی طوط دیکھیں تو انہیں ایسا احساس ہوا کہ ان کے دل کا بوجھ ہلکا ہو رہا ہے۔“

چاہے ضلع کی بات کے لئے کہیں آپ کا نام پوچھ سکتی ہوں۔“
 ”ہر اکہم حاجم ہے۔“ اس نے جواب دیا۔

”وہ قدر سے وقت کے بعد وہی تیرہ جہازیں خوش قسمتی میں آپ سرانے میں موجود تھیں اور میں دشمن پہنچنے

ضلع نے کہا: آپ کیسے معلوم ہوگا کہ وہ صرف چار ہیں؟“

حاجم نے جواب دیا: میرے لئے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سننے کے بعد ان کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل
 نہیں۔ میں ایک حرب ہوں۔ لیکن آپ دیکھیں کہتے، وہ اس طرف نہیں آئیں گے۔ اگر کچھ بھی ہستی کے گلوں
 نے ان کی رہنمائی کی ہے تو وہ اگلی سمتی میں داخل ہونے سے پہلے کسی جگہ نہیں دیکھیں گے۔“

حاجم کے یہ الفاظ ضلع اور اس کی ماں کی تسلی کے لئے کافی نہ تھے۔ وہ دم بزم ہو کر اس کی طرف دیکھ
 رہی تھیں۔ متوتری پر ہر گھوڑہار کی ٹاپوں کی آواز قریب سنائی دینے لگی اور حاجم نے ضلع سے غائب ہو کر کبھی
 خیال غلط نہ تھا کہ وہ صرف چار ہیں؟

ضلع کی بات کے لئے کہا: اب ہمارے لئے سرگ کا خطرہ ہوگا۔“

حاجم نے جواب دیا: اب میں سرگ پر جانے کی ضرورت نہیں۔ آئیے؟

وہ کہہ کچھ بیڑاں سمجھ کر چل پڑیں۔ لیکن ایک گھنٹہ سرگ کے لئے بعد ضلع کی بات کے کہا: آپ

کس طرف جاسے ہیں؟

”دشمن کی طرف؟“ اس نے اعلیٰ سے جواب دیا۔

”آپ کہتے ہیں کہ آپ اس صحرائے دامن نہیں چل جائیں گے۔“

”آپ گھبراہٹ میں نہیں ہیں۔ سناؤں سے اپنا راستہ دیکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اب ہم زیادہ دیر سفر نہیں کریں گے
 میں تاہم کہنے کے لئے کوئی مندرجہ ہوگا دیکھ رہا ہوں۔ آج کی رات آپ کو آسمان کی چھت کے نیچے پہنچانے کا۔“
 وہ پریشان اور اضطراب کی حالت میں کچھ دیر اور حاجم کے پیچھے چلی گئیں۔ باوجود حاجم نے دیرت سے کچھ
 بلند ٹیلوں کے درمیان دیکھتے ہوئے کہا: میرے خیال میں یہ گھر غروں ہے۔“

وہ گھوڑوں سے اتر پڑے۔ حاجم نے گھوڑوں کو جھانڈوں سے باندھ دیا۔ پھر اس نے اندر دھڑکے

سویں گلیوں اور گاس کے نکلے کچھ کچھ اور اپنی فرمیں سے چھٹن کھانک آگ باندھنے میں مصروف ہو گئی۔

ضلع نے اس کی بات غامضی سے ایک طرف دیکھ کر اس کی کارگرداری دیکھ رہی تھیں۔ جب آگ لگنے

لگی تو ضلع کی بات کے لئے کہا: یہاں آگ جلا تا خطرہ ہوگا تو نہ ہوگا۔“

جاس پیٹھ ہرے قنار اس کا پیرو اس کے عالی نسب ہونے کی کہیں سے دیا تھا۔ اس کی تلوار کے رستے میں بیڑی
 قیمت جو ہزرت چنگ بہت تھے۔ دوسرے باپ سے آجی کر رہا تھا اور دلاوریائی جو اس کے نوکر معلوم
 ہوتے تھے۔ ادب سے اس کے پیچھے کھڑے تھے۔ میں کچھ روز تذبذب کی حالت میں بند قدم قورقو کی بی بی کا
 میرے باپ نے میری طرف دیکھ کر اشارہ کیا اور میں جھنجکی ہوئی آگے بڑھی۔ کچھ عرصہ چکا تھا کہ ایران کا شہنشاہ بھی
 سبے یکل جب میں نے اسے جھک کر سلام کیا تو میرے والد اور فرس کے دوسرے افسران بھی منہ ہی منہ جھک کر
 یہ فوجاں ایران کا شہنشاہ نہ تھا بلکہ اس کا ایک داماد ماسقی تھا۔ جس نے رات کے وقت میرے والد کو
 پرہیز کی ناکمل اطلاع دی تھی :

یو سیسا اس طاقت کا ایک ایک تفصیل بیان کرنا چاہتی تھی لیکن شہنشاہ نے اسے روک کر کہنے کہا تھا
 آپ ہر ایک کے سامنے یہ وقت لے بیٹھی ہیں، بھلان کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟ انہیں آرام کرنے دینا
 یو سیسا نے غصے کی حالت میں اپنی بیٹی کی طرف دیکھا اور ہر ماحم کی طرف متوجہ ہو کر کہی : آپ اس
 دوسرے واقعات منکر پریشانی نہیں کر دیں۔ اگرچہ اس نام میں قنار اور اس سے میری دلچسپی کی پہلی وجہ تھی
 کردہ انتہائی بے تعلقی سے ہماری زبان میں گھٹو کر سکتا تھا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس کی ماں ان پروردگار کا
 میں سے ایک جتنی بھی خوشیوں کی خدمات کے لئے اس میں ایرانی اور شہنشاہ نام کے شہزادوں سے بچ کر اپنے
 سامنے لے گئے تھے ۔

خسرو پروردگار اس کے سامعین نے مجھ سے کہے تھے میں صرف ایک روز قیام کیا اور اگلے دن چٹکان
 دور ایک شہر کے حکام کے پاس چلے گئے اور قسطنطنیہ سے قیصر کا پیام آئے تھے۔ ملک انہیں وہیں چھوڑ دیا
 جو جس میں ایک مرتبہ بیرو شکار کے بعد اسے ہمارے پاس لایا اور میں دن اس ننگے میں مہمان دربار اس کے
 دور ان قیام میں وہیں یہ محسوس کرنے لگی کہ ایران میں سے بری عزت بتدویر کم ہو رہی ہے۔ وہ انتہائی پرستش
 کیں اس قیام میں یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ صبا بھریں سے عزت نہیں کرتا۔ میرے والد کی ایرانی کو اپنا دوست
 کہنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن میں ایران کے شہنشاہ کا خاص آدمی تھا اس لئے وہ اس کی خاطر حرمت کرنے
 پر مجبور تھے۔ پھر انہیں یہ بھی خیال تھا کہ شہنشاہ میریں ایران سے دو سالہ واقعات استوار کرنے کا یہ اندیشہ

بند نہیں کر رہی تھے اور خسرو پروردگار یا کچھ اور تخت و تاج حاصل کرنے کے لئے ہر حال حدودی جانے لگی ہیں
 بدد میں اس بات کا یقین تھا کہ اس کو کشتن کرنا کفار پر جو دوسروں کی مدد سے اپنی سلطنت پر دوبارہ قبضہ کرنے
 میں کامیاب ہوگی تو ایران اور روم کی جنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی اور اس کے برعکس اگر ایران میں ہر مہر کے
 قدم لگتے تو وہ روم کی حمایت حاصل کرنے کے لئے روم پر چڑھائی کر دے گا۔ میں نے قیام کے آخری دن
 میں شام کے قریب گھوڑے پر سوار ہو کر کہے کہ وہاں آجی تھی کہ وہ قلعے سے کچھ دور شہنشاہ بڑا دکھائی دیا۔ اس نے میری
 طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں باہل بڑا سوار ہو گئی۔ اس نے گھوڑے کی باگ پکڑنے سے ہونے لگا۔ میری
 ہچکچاہٹ میں سے وہ اندر بھاڑا اور پھر شاید مدت تک آپ کو دیکھ سکوں۔ چند دن تک قیصر کو کل پیچھے چلائے
 انہوں نے ہماری مدد کی تو ہم دہائی پر محکوم رہیں گے :

میں غمگین ہو کر کہنے لگے : میں ایران آپ سے آجی کر رہا تھا کہ ایک ملک نہیں :

اس نے کہا : آپ کو مجھ سے عزت آتا ہے :

میں نے جواب دیا : نہیں۔ مگر آپ ایران کے بادشاہ ہوتے تو میں مجھے آپ سے عزت نہ دیتا :

اس نے کہا : اگر میں ایران کا بادشاہ ہوتا تو آج آج انکار کیا کرتا۔ تم میں میں ڈال دیتا :

میں کچھ ور کے لئے کے عالم میں اس کی طرف دو گتی تھی۔ پھر میں نے ابھانک اس کے ہاتھ سے باگ چھین
 دیا اور گھوڑے کا باگ۔ سید کو یہ سختی دیکھ کر میرے اپنے کرے میں داخل ہوئی اور قیصر اور مہر کے ہاتھ اور ناگیں
 خود ہی چلیں۔ میں نے آہستہ میں اپنا سپرہ دیکھا تو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میری ناگیں کا سدا غل سمٹ کر میرے
 سے چل گیا ہے۔ رات کے وقت جب والد نے مجھے درخشاں پر لایا تو میں مرگے دو کا وہاں کر کے اپنے بڑے
 بڑے ہی سبب سے اس کے وہاں اور کچھ دور جدوجہد۔ دم کے ٹکڑے پر ہونے کی مدد کے لئے وہاں کی عزت
 بہت میرے والد کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑا۔ میرا آہستہ قلعے میں رہنا مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے اند کے ایک
 شہر کو بھجوا دیا۔ گویا وہ جس کے شہر کا حکم میں تھا۔ تھیں میرے والد کا تمام مقام ڈھونڈ لیں۔ یہ
 تھی کی صورت اس منصب کا اہل تھا لیکن وہ قسطنطنیہ کے ایک باخترانہ ذہن سے متعلق تھا تھا
 ۔ گورنر نے اس کی سفارش کی تھی۔ ان دنوں ہی انڈو ٹیکس پر شکم کا حکم ہے۔ اور رجعت ان کی

دشمنی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جب میرے والد کی فرزندگی کے دنوں میں وہ میرے پاس شادی کا پیغام لے کر آیا تھا تو اس نے اس کے منہ پر چپت دیکر دی تھی۔

بہرام کا شکست دینے اور خود پر کا تخت پر بٹھانے کے بعد جب میرے والد وہیں آئے تو میں بھی شہر سے قلعے میں آگئی، رات کے وقت میں ان کے ساتھ ٹھکانا گھاری میں آکر وہ مجھے دھاتی کے حالات بتا رہے تھے، اہلک میں نے میں کے متعلق پوچھا اور وہ میری طرف سے دیکھنے لگے۔ پھر انہوں نے کہا: بیٹی میں چند دن تک یہاں آؤ گا ہے۔ تو یہاں کہیں آؤ گا ہے؟ پھر میں پریشان ہو کر سوال کیا

وہ بولے تمہیں معلوم نہیں ہے؟

میرا دل دھڑکنے لگا، آخری لحظات کے بعد مجھ میں کے اتفاق کا انکار کیا کرتے تھے میری میں یہ ایسی صورتی کرتی تھی کہ وہ دوبارہ مجھے پریشان نہیں کرے گا، لیکن اب وہ میرا ٹھکانا وہاں میں خوشی سے زیادہ خوف کھاتی کہ یہی حقیقی تاج میں نے کہا تھا جان کیا بات ہے آپ پریشان کیا ہیں؟

انہوں نے کہا: بیٹی میں نے تم سے شادی کو پیام دیا ہے اور ہماری فوج کے سپہ سالار نے اس کی ہزاروں کی ہے۔ وہ یہ کہتا تھا کہ خود پروردگار نے ذاتی طور پر مجھے دلائل کی ہے کہ اس میں سزا پانا شروع ہو گیا کروں۔ ہماری فوج کے دوسرے افسر بھی مجھے یہ کہتے تھے کہ شادی بڑا دن اور دم کے لحاظ سے نئے باب اچھا شگون ثابت ہوگی؟

میں اضطراب کی حالت میں کھڑی ہو گئی لیکن میرے والد نے مجھے ہرگز اپنے قریب نہ بٹھایا اور کہا: بیٹی میرے لئے ان سب کا عقائد بڑا بہت مشکل ہوگا، اگر یہ معاملہ ہشتاد و سو برس کے پاس پہنچا تو مجھے یقین ہے کہ وہ بھی پروردگار کی حمایت کریں گے۔ میں بڑاں کے ہشتاد و سو برس کے ہیں، لیکن اگر تہدی میری ہو تو یہیں اُس سے شادی کرنے پر رگڑی مجھ پر نہیں کر سکتے، میں وہاں یہ کہہ آیا ہوں کہ اگر میری بیٹی منہ نہ ہوتی تو میں مخالفت نہیں کروں گا اب تو تمہیں شادی سے بچنا پڑتا ہے تو یہیں میں کے سامنے انکار کرنا پڑے گا۔ میں اس سے یہ وعدہ کر آیا ہوں کہ اُسے ہر ماہ دستم سے ٹھکانا کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اور اس نے یہ بات لی کہ اگر تم انکار کرو تو وہیں دوبارہ پریشان نہیں کرے گا۔ وہ شاید اسی پہنچے یہاں پہنچے جانے اور تمہیں انکار کرنے سے پہلے چھوڑ دے

سوچ لینا چاہیے کہ تم اپنے فیصلے پر کب تک قائم رہو گی؟

مجھے انداز میرے والد نے مجھ سے پوچھا: بیوی لے کر نکلیں گے تو تنہا کیا خیال ہے۔ اُس نے بھی آج نہا ہے دشمنی کے خواست کی ہے۔ میں نے لی اٹھا لی ہے حال دیا ہے لیکن پرانیال ہے کہ اگر وہ تمہیں پسند آجائے تو ہمارے لئے میں کو جواب دینا آسان ہو جائے گا؟

میں نے شخص کی حالت میں انہیں یہ بتا دیا کہ اللہ بخش نے مجھے آپ کی فرمائش میں مدد کرنے کا کشش کی تھی اور میں نے اسے مناسب جواب دے دی ہے۔ اب آپ کے سامنے نہ کہہ دینے کی ضرورت نہیں کہنی چاہیے، میں اسے انتہائی قابلِ عزت انسان سمجھتی ہوں۔ اور یہی جانی ہوں کہ اگر وہ اٹھائے کہ گورگا رشتہ دار نہ ہوتا تو آپ اُسے اپنا گورکھا بھی پسند نہ کرتے۔

میری اٹھائی کا تجربہ کر کے والد نے اُسے دن اندھن لکھ کر اس کی خدمت سے علیحدہ کر کے اٹھائے اور نگاہ پھرنے کے بعد میں بھی آگیا، حنائی کے دلی سیرنگ ایک خاص اچھی اور چند ایرانی اُردا اُس کے ساتھ تھے۔

جب میں نے ان سب کی ہوا گڑی مجھ سے شادی کی درخواست کی تو میری زبان ٹھک ہو گئی اور میں جواب دینے کی بجائے انکار کر کے کہنے لگی کہ ہرگز نہیں آؤں گی۔ اُس نے میری ہچکچاہٹ کو جواب میں اپنے اُصغر میں منہ چھپا کر سسکیاں لے دی تھیں تو کہہ کر اُٹھا: اسیا تم مجھ سے اس لئے زندگی ہو کر میں تنہا ہوتی ہوں، لیکن میں نہشت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہارے خدایا معاملات میں مداخلت نہیں کروں گا۔ تمہیں معلوم نہیں کہ خود پروردگار نے تمہیں ایک ایسی ناک سے شادی کرنا ہے۔ میری قسمت کا فیصلہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے، میں تمہیں مجھ نہیں کر سکتا لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے تمہیں اتنا ضرور دیکھ لینا چاہیے کہ میں کب سے میرے عزیز نہیں رہ سکوں گا۔

میرا اب پریشانگی کی حالت میں اُس کے پیچھے دوڑنے میں کھڑا تھا۔ اُس نے اُن کے ذہن کو میں کے کندھے پر ہاتھ دیکھ کر ہنسنے کہا: اب آپ کو زیادہ کیونے کی ضرورت نہیں۔ میری بیٹی قسمت کا فیصلہ کر چکی ہے۔ تیسرے دن ہماری شادی ہو گئی۔

عامم نے قہ سے میری ہر کہہ چھا، آپ کا شہر زندہ ہے؟

دعا پر کار و شوق افسانہ گاہدوس کے بعد ہم کھٹے حافی چلے جائیں گے۔ شام کی ایک سرحد پر چل کر کے ملا دینے
 ہیں اپنی حفاظت میں دشمن پہنچانے کا ذمہ لے لیا اور ہم نے ایرانی سپاہی واپس کر دینے کا نام میرے شر پر
 کے دروازہ پر دوکر ہمارے ساتھ ہے۔ دشمن پہنچ کر میں چند پینے میں کے متعلق کرنی اطلاع دینی میرے
 دھندے دشمن کے حکم کی واسطے سے اس کا پتلا لگنے کی کوشش کرنی تو میں یہ اطلاع ملی کہ دوس نے
 انہیں میری کا حوطہ اور مجھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ آپ مجھ کو کتنے میں گڑس خبر سے ہماری کیا حالت ہوئی ہوگی۔
 میرے حوالہ سے قسطنطنیہ میں اپنے دوستوں کو بتا دیا۔ انھوں نے گورڈ سے اخلاص کے لئے انتہائی
 دیکر دھیندے کے آپ کو روکا رکھنے کے لئے ان کی ساری کوششیں بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ میرے حب ایران نے
 چھائی کر دی تو میں ایسا محسوس ہونے لگا کہ آپ کے لئے وہ اس کی توبہ سے رہا ہوئے گا اور ان امکان الٹی نہیں
 واسطہ دھانی ہزار آدمی سہارا قیں۔ دشمن کے ایک داسب نے میں مشورہ دیا کہ اگر ہم یہ شرط ہمیں تو
 دان ہماری دھانی ضرور قبول ہوں گی۔ والدہ جو چاہے کسی وجہ سے سفر کے قابل نہ تھے۔ لیکن دشمن سے ذلالت
 ایک طاقتور و ظلم جابر طاقتور ہم اپنے دو ایرانی لوگوں کے ساتھ اس قافلے میں شامل ہو گئے۔ اہل خانہ نے
 میں یہ شرط کی تو اس کے ایک سالہ بیٹے کے نام حفاظتی خط دے دیا تھا۔ یہ شخص اہل خانہ کے ایک دوست
 دیا تھا اس نے میں اپنے پاس میں لے کر شمشیر کی دیکھ میں سے امریکا کی آپ ہمارے لئے ایک بیڑ
 ان کا بندہ دست کر دیں۔ اس نے میں کہ ان کے ایک مکان سے دیا تھا ہم یہ شرط قبول کر لی کہ ہم کم از کم دو
 دن اس کے پاس ضرور مقیم رہیں گے۔ ہم نے بیٹے سے نیا یہ اس کی ایک دل بوی کے اعتراف پر یہ شرط منظور
 ملے۔ اس نے ان کے اہل خانہ کے لئے کے ہمارے لئے کے مکان میں چلے گئے۔ یہ شرط میں ہماری ضروریات مختلف
 کامیاب ہو کر میں میں جا کر دھانی کرنے تک محدود تھیں۔ اور ہم نے یہ جھگڑا تھا کہ جب تک میں میں کے
 کوئی کامیاب افوازا نہیں سنیں گے کہ ہم واپس نہیں جائیں گے۔ میں نے کھٹے دل سے تمام گرجوں اور خانقاہوں کی
 خدمت میں گئے۔ ہر دست کی میرے پاس کی دھانی میں نے خانقاہوں سے کی مشہور معروف دھانیوں کی
 نہیں مل سکی کہ میں بعض انتہائی شہرت کے بیٹوں کے عوض میں نے اپنے قیمتی زیورات تک لے دینے
 میں مل سکی ہیں۔ ہمارے لئے ایک کوچہ گاہ کس کام کی ہیں۔

یہ سب سے زیادہ جواب دیا۔ اُن ایسے اس وقت مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس حال میں ہے۔

”وہ کہاں ہے؟ ہمارے لئے وہ رہا۔ وہ مر گیا۔“

”اُسے قسطنطنیہ میں قید کر لیا گیا تھا۔ میں آپ کو یہی داستان سناتی ہوں۔ شادی کے بعد میں اپنے شوکر
 ساتھ دھانی مل گئی تھی۔ دروازہ بند کر کے میرے ایک سہا خواہم پر یہ دہشتناک مریس کا پناہ بہت طاقتور
 میں یہ محسوس کرتی تھی کہ ایران اور روم کے درمیان جنگ کے امکانات پیش کے لئے ختم ہو چکے ہیں۔ وہ دھانی کا
 پادری کسی دھوکہ دہ کے بغیر تاریخ کو کتنے تکی چند سال بعد میں یہ محسوس کرنے لگی کہ کسی چیز ایران میں حلیت
 کے پرچار سے نالافت ہیں۔ اور شاہ ایران اپنی قہاری اور داری کے بعد یہ محسوس کرتے ہیں کہ قیصر نے اپنی افواج
 کے بدلے اس سے امریکا کے ملنے میں بہت بڑی قیمت وصول کی ہے۔ میرا شوکر یہ دیکھنے کے انتہائی قابل قاتلو
 کو میں میں سے تھا اور میرے لئے یہ محسوس کہ دشمنی ایران ایک وسیع پیمانے پر پہنچ چکا ہوں میں یہ محسوس
 ہے۔ ہم دہشتناک مریس کے ساتھ ضرور پوز دیکھنے کے تعلقات ایسے تھے کہ میں کسی دلی جنگ کا غصہ نہ تھا۔ دیکھ
 ایک دن اہل خانہ نے بڑائی کہ قسطنطنیہ میں ملکات ہو گئی ہے۔ اور دوس نے دہشتناک مریس کو قتل کر کے مسلمان پر
 قبضہ کر لیا ہے۔ ایران کے امرا اسے یہی الفاظ کہنے پر پوز کرنا شروع کر دیا کہ اب روم سے صاحب پکارتے کا وقت آگیا ہے
 پر پوز تو میں برسوں سے کسی موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے میں کے قتل کی اطلاع سننے ہی یہ اعلان کیا
 کہ ہم دوس نے اس سے میں کے قتل کا انتقام میں لے لیا۔ میرا شوکر ہر جنگ کے طاقتور تھا، اور اس نے مجھ سے دہشتناک
 کہا کہ میں روم کے طاقتور کو قتل قدم اٹھانے سے پہلے اپنی طرح حالات کی جان میں کو میں جانے لگا۔ دہشتناک
 مجھے اہانتہ تو میں قسطنطنیہ جانے کو تیار ہوں، اگر دہان میری قتل نہ ہو تو روم پر ہمارے قتل میں کو بے گناہ

ہوں گے۔ پر پوز ہر جنگ پر تیار تھا تاہم اس نے میرے فائدہ کی ہر طاقتور دہشتناک۔

میرے والد چاہے میں ملازمت سے سبک دے کر دشمن پہنچ گئے تھے۔ اور میں نے میں کا قاتل
 سے نہیں دیکھا تھا۔ تسلیہ کر لی اپنے ناکام گھر واپس گئے۔ اس نے میں میں ان کے ساتھ رہا۔
 چند روزوں تک میں نے ایک ساتھ سو فرمایا۔ میرا ہمارے راستے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ اور میں نے میں
 اپنے دو دوکانداروں میں چند سٹاپا ہوں کے ساتھ دشمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے کہا کہ میں قسطنطنیہ سے

سے باہر نکلتے کی اجازت نہ تھی۔ سپاہی جو ہمارے گھر پر پہنچا دیتے تھے، میں باہر سے ضرورت کی شہ فرما کر دیتے تھے۔ میں شہرین پر چکا تھا کہ اگر نہ ہمارے غلام کوئی خوراک سازش کرے گا، لیکن میں اس بات کا حال متا کر پیڑس نے دو بارہ ہماری فرنگ لٹی۔ میں نے سپاہیوں کی وسالمت سے بچنے کے لیے آپ کو اس صورت حال سے خبردار کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اس مسئلے میں ہماری مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ ہر ایک مذہب کے بپش اور چن پادری ہمارے پاس آئے اور ہم سے طرح طرح کے رسالت کرنے لگے۔ میں سب کو سلوم فکر میں مغلطافاں اور اگر میں کسی غیاضی کے ساتھ تدارک نہ دے سکتی تھی۔ لیکن ان کی باتوں سے ظاہر ہوا تھا کہ وہ ہمارے مذہب پر ہلک نہیں کرتے بلکہ ہمیں ایران کا جاسوس بھی سمجھتے تھے۔

میں غصے سے بے قرار ہو کر خدا سلوم کیا کہ میری مگر بپش نے مجھ کیسے کیا تو میں کا الزام ٹانڈا کر دیا۔ ہر جب میں مدتے ہوئے تھے کہ پادری کو اگر چہ تو انہوں نے غصے سے نرم کر لیا۔ لیکن کبھی تہا سے اس جہ سے چشم پوش نہیں کر سکتا کہ ہم ایران کے جاسوسوں کو اپنے ساتھ لے کر دوشم آئی ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان پر کوئی شبہ ہو۔ لیکن وہ جس دھوکا نہیں دے سکیں گے۔ ان کے شہ سے بھی باتیں اٹھانے کے لئے ہمارے پاس مؤثر ذرائع موجود ہیں۔ لیکن تمہیں اپنے آپ کو بے گنا ثابت کرنے اور مذہب سے اپنی جی محبت کا ثبوت دینے کے لئے ایک لڑائی دینی پڑے گی۔ ہم تمہیں مراد دیتے نہیں تھے۔ بلکہ تہدی بھائی کے لئے آئے ہیں۔ تم اگر اپنی جی کو اپنے سینے کی اجازت دے دو تو تہا سے غلام ڈکروں کے بیانات سننے کے بعد بھی کوئی تہادی صدمہ دیت پر شک نہیں کرے گا۔

میں نے کہا: میں قسم کرتا ہوں کہ میرے ڈکریاں ہیں اور وہ ایران کے جاسوس نہیں۔
 پادری نے کہا: ہو سکتا ہے یہ دھت ہو لیکن ان کو کو صحتی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم مذہب سے محبت کا عملی ثبوت دو اور تہدی طرف سے بہتری ثبوت بھی ہو سکتا ہے کہ تم غلطی کرنا سے روکنے کو دیکھنے کو آواز اٹھانا۔ ہمارے آپ انڈیٹنیری لکھی جاتی ہے۔ اسے مجھے جینے کی کوشش نہ کیجئے؟

جب بپش اور دوسرے مذہب مجھے بھانے کے بعد میری برکتے تو انہوں نے غلطی کو جواب دیت کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ڈکریاں کوئی بھ سے چوت گئی۔ اور وہ مجھے یہ بھی دے کر کہنے لگے کہ تم

میں نے کہا: میں کوئی برائی انہوں کی پیش قدمی نے تہد سے غلام پر دھکم کے عام کویت مشتعل کر دیا ہے۔
 اب کاربنوں نے تہد سے مکان پر دھماکہ کیا۔ آؤ ہم کچھ نہیں کر سکیں گے اور حکومت بھی شاید تہادی مخالفت کا دہر چیل کی جرات نہ کرے؟

مجھے یہ تمام آجیں ناقابل یقین سلوم کہتی تھیں۔ رسالت کے وقت اپنا ہنگ پیڑس ہمارے پاس بٹا اور میں نے اصرار دی کہ وہ اپنی کسی پڑے خطے کا سامنا کرے یہی۔ ہمارے ایک ڈکرو غلام انڈیٹنیری دے کر موت کے لٹ آتا، دیکھایا جے لیکن اس نے ہمارے غلام کوئی بیان نہیں دیا۔ اس بار دوسرے ڈکرو غلطی میں مل کر دیا گیا ہے اور اس سے ہمارے غلام بیان لینے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ سب کچھ اینڈوئیکس کے ایسا ہو رہا ہے۔ اگر وہ دوشم میں میرے آپ کے اثر دوشم سے مخالفت نہ ہوا تو اگر ان کی جانے مجھے سے اقبال پر دم لکھنے کی کوشش کی جاتی، اندوہ نہیں کا خیال ہے کہ اگر ڈکرو ہمارے غلام کو گری دے دے تو اسے کیسے سے ہمارے تھے دتہری سڑکی سازش کرانے میں کوئی وقت نہیں رہا ہے۔ اور میرا آپ بھی کچھ نہ کر سکتے گا۔

میں نے پچیس کی بائیس سن کر کہا: مجھے یقین ہے کہ ہمارا دسرا ڈکروں اپنی جان پر کھیل جانے لگیں گے۔ ہمارے غلام زبان نہیں کھولے گا۔

پیڑس نے ہمارے آپ سے اس کے لڑکی نہیں چڑھا لیا۔ اسے چاک کرنے کے بعد کسی وقت کا سامنا کرنے میں اصرار رکھتی ہے کہ آپ کے دونوں ڈکروں نے جرم کا اقبال کر لیا تھا۔ ان کی فاشی پر اس کی سرگرمی دست یون اور تہ نہیں کر سکیں گی۔ دیکھتے ہی اب اینڈوئیکس کو آپ کے غلام کسی قدر کسی قدر بے ضرورت نہیں۔ اگر لڑائی اٹھیں تو میں اس کا اصل پر کھینچ دوں گا۔ ہمیں ایک ختم سازش کے تحت آپ کے غلام مشتعل کیا گیا ہے۔ یہ جیسا کہ سب نے آؤ میں نے میں گے۔ اینڈوئیکس نے آپ کی مخالفت میرے ذمے کی ہے۔ لیکن اسے یقین ہے کہ آپ کے اس دھوکا آپ پر مل کر کریں گے تو میرے سپاہی ان کے غلام کو نہیں اٹھا سکیں گے۔ اور اس نے ہمتا نا غلطی کی بجائیا تھا کہ ملامت ظاہر سے باہر ہمیں فوراً کر ایک ایرانی کی بیوی کی زبان بچانے کے لئے کھینچا اور ہمارے آپ کو مل نہیں لینا چاہیے۔ اور میں نے صلفاً اس سے یہ کہہ دیا تھا کہ میں کسی مرتد میں بھی اینڈوئیکس اور انہوں نے غلام تہادی اٹھانے کی اجازت نہیں دیوں گا۔ مجھے اندیشہ ہے اگر اسے یہ علم ہو گیا کہ میں آپ سے

دست کی جان پر تو آپ ایک کام کے لئے اس سے خاص مدد حاصل کر سکیں گے۔ بٹشپ نے پہلے تو بہا کر
ہری اور اس دست دگر کی کر لیجئے ایک نیا لکڑی کی بری کی موت دھاریات سے کوئی دیکھیں نہیں۔ مسکین میں سے
نہیں نہیں پکارو گا کہ اس کے تعلق کے بعد قسطنطنیہ میں ایک نیا انقلاب پیدا ہے۔ اور ہری کے ہر اقتدار نے پہل
مردم ہریوں میں صل کے ملکات دشمن ہو گئے ہیں۔ وہاں بہت جلد جیٹینی مسلم ہوئی ہے کہ میں جیسے وہاں سے قریبا
حیات بلند ہو گا کہ یا جانے گا۔ وہ پرویز کا خاص گوی ہے اور اس کی ہری کے ساتھ کوئی زیادتی اس کے لئے تقابلی
برداشت ہو گی۔ اور نیا قیصر بھی شاید اسے اچھا نہیں کہے گا۔

ہری جیٹینی بٹشپ کے دس بی بیٹے اور وہ آپ کے پاس آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن مجھے سلام نہ بخدا
وہ فیصلہ کرنا بہت مشکل کر دیا۔ ہر حال یہ مزید یہ ہے کہ آپ کیسے سے نکال جائے۔ میں خدا کیس
ہے جی کا حق ہے کہ اس نے ہر فرخ کو ہمارا جیگر کا قہار وہ اپنے سر پرستی کی موت پر منت پریشان ہے۔
میں نے اسے بھی جی بات سمجھائی کہ اگر ہریوں کو اس میں شائبہ نہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی اور کار کھائے
نہیں ہے کہ آپ ایک وہ قسطنطنیہ سے مصداقت کی تجویز نے کہ پرویز کے پاس پہنچیں جی بکا ہر۔ ان ملکات میں آپ
ہر حق کئے ہیں کہ میں کے سر کی دشمنی ہوئی لیتا آپ کے لئے کسی قدر خوفناک بات ہو گا۔ میں نے پریشان ہو کر کہا
کہ میرے کیا کیا لہجے میں نے اسے نہ سمجھا کہ میں سین کی ہری دشمنی کو خاتمہ ہو جی کہ وقت کا انتظار کرنا چاہیے
ہاں اب آپ کی طرف سے اس کا دل صاف کرنے کی کوشش کریں گے کہ ان سے یہ صحت لین مشکل ہو گا
اور وہ آپ کے خلاف نہیں کریں گی۔

لی بٹشپ دوبارہ آپ کے پاس آئے کہ آپ کو اب آفتاب شمس اے ہریوں میں معروف دیکھیں اور اس
کے ہمراہ کے ساتھ خاتواہ علی علی جائیں۔ وہ خاتواہ و جہاں آپ کو خبر لانے کا انتظار کیا جائے گا۔ شہر کے ہر
جسے جب آپ خاتواہ سے کہہ دو جو اس کی آپ کے ہاتھوں پر چاہا کہ لاہور کے ہاتھوں میں سے وہ نئی
کپ کو گھوڑوں پر سوار کر کے چند ایک مرا کے کے ہاتھوں سے پہنچا دیں گے۔ اس مرا کے کا نامک میرا دوست ہے۔
خاتواہ آپ کی عزت کے لئے ضروری دیباہت بھیج دی جائیں گی۔ اپنی آئی بٹشپ اور ہریوں کو اپنے گھوڑوں پر
لاکھوں دیکھیں اور اسے پر چھوڑ دیں گے۔ اس کے بعد جب وہ واپس آئیں گے تو میرا کام یہ ہو گا کہ آپ کو خفا

دیکھیں۔ اور وہ اس مکان کی حفاظت کے لئے اپنے سپرے اور سحر کا مناسب جگہ جو خطرے کے قریب ملے
بند کر لیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں گزشتہ ہفتوں آپ کے پاس نہیں آیا۔
میں نے کہا لیکن میں اپنے آپ کو ان ملکات سے غور نہیں کر سکی۔ آپ کے سپاہی بھی وہاں ہمارا
بہنہ لائے گئے تھے تیار نہ ہوئے۔

پیٹرس نے جواب دیا اس میں ایک مصلحت تھی۔ اینڈرو ٹیکس کی باتوں سے مجھے معلوم ہوتا تھا کہ آپ
کے والد کے متعلق جی رہے ہیں۔ ہر کہ وہ پیدہ ہمارے ان کے طرفدار ہیں۔ اور اس کا اصل تعلق ہماری
ڈر تھا کہ آپ کے والد ان ملکات کی اطلاع سے ہی دشمنی پہنچ جائیں گے اور یہاں اگر ان میں جی دشمنی نہ ہو تو
پڑے گا کہ آپ کو دشمنی ہے اس لئے میں نے خفا دیکھ کر ٹیکس کے دہن میں یہ بات ڈال دی تھی کہ اگر آپ کے والد
ملکات کو اپنا بل لے کر آپ کو پکارتے گئے تو درحسب شروع کریں گے خدا کی گھر وہ اور فرج کے لئے
دلی عہدہ اور اس کے دوست ہیں اس لئے جب تک حمزہ دوس کی بیٹی کے خلاف ہمارے لئے کوئی ناقابل تردید
ثبوت نہیں آتا۔ میں یہ بات کو خیال رکھتا ہوں کہ میں سے کوئی فرماں کے والد کو نہ پہنچے۔ اور یہ آپ کی گزشتہ
جسے کہ میری باتوں نے اس پر فحش اور اسے یہیے متعلق ہیں اس بات کا تیسری ہو گیا کہ میں آپ کو پکارتے کی لڑائی
نہیں کروں گا۔ میں نے چند دنوں میں ان سے کہا کہ آپ کو یہاں سے نکالنے کا انتظام کرنا کہ میں نے خفا
کے ایک بٹشپ کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ آپ کو لکھیا کہ میں نے لے۔

میں نے کہا بٹشپ آج صبح چند ماہوں کے ساتھ ہمارے پاس آیا تھا اور اس نے میری بیٹی کو رہا کیا
انتہا کر کے اور دیا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا اور وہ مجھے دیکھیں دے کر چلے گئے۔

پیٹرس نے جواب دیا مجھے معلوم ہے۔ لی بٹشپ نے دل کا جو دوری رہے کہ اس وقت مجھے آپ کے
پاس آنا پڑا۔ اب میری باتیں خورے لیجئے میں نے بٹشپ کی بات سمجھائی کہ آپ کی ایک دولت مند اور بااثر
ہریوں کی بی بی ہیں۔ اس وقت یہ ایک مشکل ہے کہ اگر اس کی نہیں کہاں پہنچ کر ہمیں لیکن اگر آپ میں کی ہری
کو پناہ دے سکیں تو ممکن ہے کہ وہ آپ کا شکر کرے اور اگر نہ کرنا تو شرم کوئی خود میں نے اسے وہ آپ کے خلاف
کے کہتے ہمارے اگر ان اور خاتواہ ہریوں کی زیادتی نہ ہوئے دے۔ اگر وہ کوئی خطا پیش نہ آئے تو میں ایک

چنانچہ اس نے قلعہ کی دیواریں کاٹ کر وہ اندر میں جو عاصم نے چھپ کر رکھا تھا اس کا کوئی پتہ نہ ملا۔ لیکن جب عاصم
بات سے پریشان ہو کر اپنی کھلی کالنگ کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھا۔

ابناک عاصم کا گھبراہٹ سے کہنے کا لہجہ تھا کہ میں پتہ نہ لے سکتا ہوں کہ اس کے خفیوں سے کون کونسی آواز سنائی دے گی۔
چودہویں گھنٹہ سے ہی دوسری کا انتظار کر رہے تھے۔ غصہ زخم زد ہو کر دوسرے دیکھنے لگی۔ اُسے بغیر ہاتھ کیلے
کے نشیب پر کوئی حرکت نہ دکھائی دی۔ وہ ایک تالیف کے تھے جس کا خفیہ لوگوں میں پتہ ہو کر گیا۔ چوہانسی گھنٹہ
شعبہ بیاد رہنے لگا۔ دوسریں پر بیٹھے تھے عاصم کی طرف کیلے گئی۔ درخت سے کچھ پتے اُڑنے سے عاصم
باز ہو کر بڑا۔ عاصم نے گہرا کراہتیں گھول دیں۔ دوسری آواز سے بڑا زور تھا کہ گھول کر گیا۔

"بھڑکے! بھڑکے! غصہ نہ کیلے کی طرف اشارہ کرتے ہو نہ کیا۔"

عاصم نے ٹھیک کی طرف دیکھتے ہوئے اعلان کیا کہ "مجھے آپ کے پاس نہ کرنا تھا۔ جس کا آپ کے خفیہ
پتہ لگے ہیں۔"

غصہ نے بدلے سے کاندار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کو میرے نظر میں آتے۔
دیکھتے وہ مانتے کہ اسے جس میں جہاز کی کے ہاتھ پر تپ۔

عاصم نے غصہ کے آواز سے کاندار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "میری کونسی طرف اشارہ کی طرف اشارہ کیا
اور کہا۔ دیکھتے وہ جہاز لگے جس میں آپ اعلان سے سوا ہوتے؟

وہ دوسرا ہو کر بولی۔ "آپ کے خیال میں وہ میرے نظر میں ہے۔ اسے ہلکے گھوڑے ان کے ذمے تھے
تو اسے تھے؟"

عاصم نے جواب دیا۔ "ان میں وہ میرے ہی تھے لیکن صورت دھتے۔"

غصہ نے کہا کہ "مجھے یقین ہے کہ ان کے کئی اور ساتھی ان میں سے کچھ کچھ ہوتے ہیں۔ انہوں نے صرف
آگ کی جڑ سے ہر کوئی نہیں کیا لیکن میں نے تمام گولیاں چلا دی ہیں۔"

عاصم نے جتنی ہو کر چہرہ "آپ ساری دست جاتی ہیں یا نہیں؟"

"میں نہیں جانتی کہ میں نے کونسی گولی چلا دی ہے۔ میں نے کئی گولی چلا دی ہے۔ میں نے کئی گولی چلا دی ہے۔"

عاصم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اسی بات گزری ہے۔ میں قلعہ کی دیواریں سے کچھ کڑا
چیتے۔ دوں۔ آپ کہیں ہے کہ میرے سب زیادہ تعداد میں ہیں کہ میرے سب نہیں کریں گے؟"

عاصم نے اٹھ کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "آپ اعلان کیجئے اگر اس مسئلے کے تمام جہتیں کھلیں تو میں
میں آپ کی مخالفت کر سکتا ہوں۔"

غصہ نے معنی میں ہو کر اس کے قریب بیٹھ گئی اور قلعہ کے بعد بولی۔ "آپ کسی چیزوں سے متعلق
"میرے جس نے سب دیا۔ ایک میرا میرا ہے۔ وہ واسطہ نہیں ہے۔ میں صرف ان خفیوں کو نوک کر رہا
ہوں جو وہ ایک دوسرے کا سامنے کیلے گئے تھے۔ چہنچہنچتے ہیں۔"

"آپ نے کبھی خفیوں سے جنگ کی ہے؟"

"ہاں! لیکن اب میں خفیوں کی باتیں محسوس نہیں کرتا۔"

غصہ نے کہہ کر اسے کہہ دیا کہ جب آپ حرج سے تھوڑے عرصے میں عاصم سے پورا تھا کہ اٹھ کر گیس کے
قریب میں جہازوں کو دیکھیں کہ آؤں۔ ہمارے گروہ کو ڈال دیا ہے۔ میں سمجھتی تھی کہ اگر پتہ نہیں آئی تو ایک
بہرہ ہو کر اس پر آپ کیا کریں گے؟"

عاصم نے جواب دیا کہ "آپ نے سب سچا کر اس کو جہازوں؟"

"میں نے۔ اس نے عاصم کے لیے پانچویں گھنٹے ہوئے کہا۔ میں صرف یہ سمجھتی تھی کہ ایک عرصے میں
حالیکہ ہم سے وہ کامیاب واسطہ تھا تاہم ہم کیلے ہو سکتا ہے کہ وہ بدلی خفیوں کی جان غصہ میں ڈال دے۔"

عاصم نے غصہ سے کہا کہ "کی ایک جہاز میں سلام تھا کہ میری بدلی گیس کے کام آ سکتی ہے۔"

غصہ نے کہا کہ "مجھے یہ انداز ہے کہ بدلی طرح آپ کسی کمی صیبت سے گزر چکے ہیں۔"

عاصم نے غصہ کی طرف دیکھا تاہم اسے اس محسوس ہونے لگا کہ ان کے درمیان انہیں کی دیر اور کثرت
تکلیف۔ چہرہ ایک آگے ایک گھبراہٹ میں محسوس ہونے لگا۔ اس نے کہا کہ "میرا خیال ہے اگر ہم صرف اعلان سے
بچے چکے ہوں تو اسے کہہ دیتے تو پورا ہوتا۔ ہلکے گھوڑے ہر گھنٹہ میں دو ہیں کسی ایسی جگہ سے کہ میں چاہتا ہوں
انہیں پھیلانے کے۔ آپ اپنی والدہ کا گھر ہیں۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہم جس قدر دیر و شرم سے گزر رہے ہیں۔"

چلنے سے پہلے ہاتھ دھو کر، طریقہ سے بیٹھ جائیں، میں بہت جلد ہوں، اس کی کوشش کروں گا، کچھ نہیں
 چکر میں آپ کو کچھ چکر مارا ہوں لیکن آپ کو ساتھ سے ہٹا کر دیکھ کر ایک ہے، اگر میں کسی وجہ سے نڈاؤں کو آپ
 پر دیر سے انتظار کرنے کے بعد کسی ایسی جگہ کی کوشش کریں، اگر میں نڈہ ہٹاؤں تو وہاں پہنچ جائوں گا، کچھ پانا
 اور یہیں اس سے چھٹہ سے ہٹا دیں کہ آپ کا گھوڑا جواب دے گا ہے، اگر دیر گزرتا بھی بہت فائدہ سے تو
 آپ اس میں دیر ہو سکتی ہیں، میں نے سب کو آپ کو دیکھا ہے، ہوش پانی ہے اور کچھ نہیں ہے کہ آپ کو ایک
 بنیاد سے کامیابی نہیں ہے آپ کو کچھ ایسا لگتا ہے جی جی جانتے ہو اور ٹیکس سے میں سزا پاتی ہوں، میں نے جانتا
 میں ایک بری دھاتی ٹنگ تھوڑے سے تیار ہو جائیں، اگر میں سے تانہ دم گھڑے میں لگنے تو ہم دھیر سے پہلے
 نہیں کریں گے ۱۱

وہ سب اس کی دل گھڑوں سے، اگر وہی دھام دھم کرنا چاہے کہ وہ دھام دھام کرنا چاہے، اس کے دل میں کوئی
 نالہ نہ ہو، اس نے ٹھیک کر لی، لیکن اس کی سیدھی سادگی سے، میں نے سب کو آپ کے ٹھیک ٹھاکہ آپ کے ٹھیک ٹھاکہ میں میں تیار کرنا چاہتا
 لڑکیوں میں، میں متاثر ہوں لیکن اس کی سب کو آپ کے پاس چھڑا دے، ہمارا ہوں، ہم سب اگر ہمارے طرف سے ہوں، ہر
 جانی دہی تھی تو ہمیں یہی ہوتی ہے کہ مرنے سے پہلے کہ انہاں کے ایک شرمکے پرنا ساتھ جیتے ہوں ۱۱
 یہ سب کو کہہ جاتی ہیں لیکن دھام دھم کرنا چاہیے ہر چھڑا دے، لیکن ان کے گھوڑوں سے دوش ہو گیا۔



اس کے لئے ایک قدیم روایت کے کچھ احاطے میں تقریباً تین سو برسوں سے پہلے میں تھے جی میں سے
 بڑے ایک طرف چنانچہ چینی کے نام کے تھے اور ان کے لئے ایک سنگ سے جڑا تھے، ایک طرف ایک چکر
 کے نیچے سات گھڑوں سے بندے ہوتے تھے اور دوسری طرف ہزاروں جیسے چکر لگا دیے تھے، دھام دھم سے تو
 احاطے میں داخل ہوا، ایک ایک دھم دھم کرنا کہ میں گھڑے اور ایک مسافر کے حکایت کی جانب
 ہم سے چکر سے بلکہ وہی ہے خود روئے کا ایک ہیں گھانا نہیں دیتا، یہ ہر دہی ہے آپ کے کھانے ۱۱
 سزا دے ایک ایک اپنی جلدی تو دہا چلا آگے بڑھ کر پھر ایک مسافر میں یہودی نہیں، یہی ہیں ہوں میں نہیں

حضور آفتاب کے ایک ساعت بس ایک مسافر تھے، میں دھام دھم کرنا کے ساتھ سزا دے تھے، لڑکی
 ہائیں ہاتھ یعنی چھٹی پہاڑیوں میں ایک ایک طرف مسلسل تھا، دھام دھم کرنا، صوبہ اور حکومت کے لڑکے
 گردن انکار چکر دھام دھم کرنا، میں اس کو ساتھ دینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ سب چاند کے نیچے تھے
 اور اس کے گھڑوں کے گداز پر ایک سست ہوتی جا رہی تھی، دھام دھم کرنا پہلی کے دھام دھم کرنا چاہیے
 کوئے کا اشارہ کیا اور گھڑوں سے ان کو روکا تھا پہاڑی پر چڑھ گیا چڑھنے کے بعد دوسری طرف جانا چاہے کہ
 وہ سزا دے اپنے گھڑوں سے پہلے، سزا دے کر دھام دھم کرنا سے زیادہ دھم دھم نہیں، تھوڑی دیر اور چلنے کے بعد ہر ایک
 جیتے چھٹا جائیں گے ۱۱

یہ سب کو کہہ کر گھڑا جواب دے چلا ہے، کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم خودی دیر میں ایک جائیں ۱۱
 "نہیں" دھام دھم کرنا میں نے لڑکی گھڑوں کی حرکت کا دھم دھم کرنا چاہیے ۱۱
 وہ کہہ کر دھام دھم سے چلنے لگے، اگر پھر سب کو چاہیے، میں ہم میں کے قریب نہیں آئے؟
 دھام دھم کرنا دھام دھم کرنا، میں نے اس کے عمل کیے ہیں، لیکن آپ کو چھٹہ دم چھڑا دے گا؟
 یہ سب کو چاہیے، میں نے اس میں دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا ۱۱
 دھام دھم کرنا دھام دھم کرنا، میں نے اس میں دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا ۱۱

میں نے اس میں دھم دھم کرنا، میں نے اس میں دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا ۱۱
 فطینہ دہی ۱۱ لیکن آپ کو کہتے ہیں کہ ہم میں سے آگے عمل آئے ہیں؟
 "میں میں دھم دھم کرنا، میں نے اس میں دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا ۱۱
 سے آگے ہوں، تاکہ اگر وہ ہلاک ہو کر دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا ۱۱
 خودی دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا، میں نے اس میں دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا دھم دھم کرنا ۱۱

بھاروں کو کڑھ دھاتے یہاں سے اگر سے ہیں اور وہ ہائی ٹکڑے تک چڑھ گئے ہیں اگر یہ مخدومی پر عمل کرے
فری نہیں ہوگی وہاں سے سکتا ہوں یہاں یہی بات نہیں سنتے؟

حاجم نے خود چاندنی والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم مخدومی پر مرکب نہیں کرتے تم چاہتے ہو کہ مشرق
اور بار بند کر کے چراگ جانا ہے؟

لوگ جو حاجم کے حفاظت سے زیادہ اُس کے دوستی باس سے مرعوب تھے اور وہ مرعوب تھے۔

سرا نے کہ ملک نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا: جب ایرانی باسوں کا کوئی بیانیہ؟

”گوں سے ایرانی باسوں؟ حاجم نے اپنی بدگواہی پر تھم پانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

سرا نے کہ ملک نے خود سے حاجم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: عاصمت کیجئے یہی کچھ تھا کہ آپ ان لوگوں کے
ساتھی ہیں جو مجھ سے بددی ہستی کے ایک ایک لکڑی کا شئی لے رہے ہیں؟

حاجم نے اپنے ہونٹوں پر زبان چیرتے ہوئے پوچھا: یہی تو شئی لینے والے ہیں؟ میرا نے کہ ملک نے جب

وہ؟ جناب اور یہ دشمن سے آئے ہیں اور کچھ ہیں کہ وہ کہیں جو وہاں ایرانی کی باسوں کی وہی عین فرار ہو کر ہیں
آئی ہیں۔ ان کو یہ بھی کہنا ہے کہ کوئی دینی افسر کے ساتھ مسر کر رہا ہے؟

حاجم نے پوچھا: میں یہاں ہوں کہ اس قسمی کے لوگوں سے ایران کے باسوں کو چاہا۔ دین کے عزت کیجئے کہ
جناب ابھی کے لوگ دم کے خدار نہیں ہو سکے یہاں انہیں ہمدی باقی پر لقیں نہیں آتا۔ لیکن
میری سرا نے میں آئے تھے اور سرا نے کی کا شئی لینے کے بد لوگوں کے گھروں میں گس گئے ہیں؟

”وہ کتنے آدمی ہیں؟“

”پانچ ہیں جناب اور انہیں نے یہ وہی دی ہے کہ اگر یہاں سے وہ باسوں کو یہیں ہار دے تو یہی ہو سکتا ہے
کو آگ لگا دی جائے گی؟“

”آپ کیس سے آئے ہیں؟“

”میں دشمن سے آ رہا ہوں کسی تاثیر کے بغیر روٹو نہیں چاہتا ہوں۔ میرے گھوڑے نے یہاں سے کہ
وہ دم نہ دیا ہے اور میں یہاں پہنچا ہوں۔ اب مجھے ایک ہزار دم گھوڑے کی ضرورت ہے۔“

”جناب! میرے پاس صرف دو گھوڑے تھے اور وہ بد شکر کے پاس ہوں نے اپنے لئے رکائے ہیں وہ کہتے
ہیں کہ میں ہزار دم گھوڑوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ان کے ضرور سامانہ کریں تو مجھے آپ کو اپنا بہترین گھوڑا دینے
میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ وہ دیکھنے پر اپنی گھوڑا لٹاؤ ضرورت ہے؟“

حاجم نے جواب دیا: ”مگر وہ ایرانی باسوں کو یہاں کہہ رہے ہیں کہ ان کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالنی
چاہیے۔ تم میرے لئے اگر ایک ارٹ کا بندوبست کرو تو میں اسے بھی قیمت بھوں گا۔ میں بد شکر کے حاکم
کے پاس ایک نہایت مخدومی پیغام سے کہہ رہا ہوں اگر ان کے کسی میں سے مجھے گھوڑا مل گیا تو میں تمہارا ارٹ مل
پہنوں گا۔ اس خدمت کے لئے نہیں مقول انعام دیا جائے گا؟“

سرا نے کہ ملک نے کہا: جناب! نوٹ ان سامانوں کے تھے اور بد شکر کے پاس ہوں نے یہ بھی نہیں
لے ہیں۔ آپ کو ان سے بات کرنی چاہیے۔ وہ مخدومی وہیں رہیں یا نہیں گے۔ اور اگر آپ جانا نہیں تو میں آپ سے
دشمن کے مشق کے پوچھوں۔ کیا یہ درست ہے کہ دشمن پر ایرانیوں نے غارتگری کی ہے؟

ملک بڑے غصے سے کہہ کر کہا: ”ہاں، عاصمت! اندک نے، ہمیں کچھ بتایا ہے کہ وہی فری دشمن
کی حفاظت کر رہے گی؟“

”مشرق کی حفاظت بہر قیمت ہوگی۔ تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ ایرانی شکر کو دشمن سے کوسوں دور
لکھنے کی کوشش کی جائے گی؟“

ملک نے کہا: ”ایک دن میں نے آگے بڑھ کر کہا: ”جناب! دشمن پر غلام ہو چکا ہے۔ میں یہاں سے آ رہا ہوں۔ آپ یہیں کب
ملک میں تشریف لے رہے گے؟“

پرائیڈ لوگ اب حاجم کے گرد جمع ہو رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا: ”مگر یہ مسلم نہیں کہ وہاں کی سرکاری
بیوروکریٹ بنائے ہوئے ہے۔“

ملک نے کہا: ”ایک دن میں نے آگے بڑھ کر کہا: ”جناب! میں مسلم ہے۔ لیکن لوگوں سے یہی ملاقات چھپانے کا تجربہ
ملتا ہے کہ وہ غلام خواہ ہیں پر بھی یقین کر لیتے ہیں؟“

حاجم نے کہا: ”کے کھانہ کا مادہ کہ ان کا کچھ پانچ مسلح سپاہی وہاں آچکے۔ ان حاجم اپنے دل میں ہانڈا

اور کہیں قمر کو کہنے لگیں خوش قسمتی سے یہ بچوں نہیں تھے۔ تو اس سے ایک نے جو اپنے پاس سے کوئی خرم
 پر کا کاٹھا لے کر آئے تھے، اسے جو کہ کھانا کھا کر چلا آیا۔ آپ کہاں سے آئے ہیں؟
 میں خوش قسمتی سے آ رہا ہوں۔
 پہلی بچہ تھے؟
 ابھی پیدا ہوئے۔

آپ نے اسے میں ایک دہی ضرور دو دی ہوگی ہیں؟

رات کے وقت میں نے اسے ملوانے لگی تھوڑے دیر میں۔ لیکن میں نے نہیں کہہ سکا کہ یہ لڑکا
 اور دہی افسر کے متعلق آپ کو پتہ چلے گا وہ ان کے ساتھ تھیں۔
 میں کہہ دوں کہ متعلق آپ کو پتہ چلے گا وہ ان کے ساتھ تھیں۔

عامہ نے کہا کہ رات کے وقت مجھے دشمن کی طرف جانے والا کوئی سا نہیں ملا۔ وہ صبح کے بعد میری
 نے کسی گوت کو اس طرف جانے نہیں دیکھا۔ میرے گھوڑے نے پہلے پہر راستے میں دم توڑ دیا تھا۔ میں پہلے
 پہلے پہنچا ہوں۔ مجھے دشمن کے سپہ سالار نے فروری حیات دے کر پر دشمن صیاحے اور مجھے ایک تھوڑا
 گھوڑا مل گیا۔

شاہی افسر نے مشکوک ٹھہروں سے عامہ کی طرف دیکھا اور پوچھا آپ دشمن سے تباہ ہو کر رہے ہیں؟
 ہاں۔

وہاں میں آپ نے کسی جگہ قیام نہیں کیا؟

نہیں۔

شاہی افسر نے عامہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ یہ عجیب بات ہے کہ میں سے چاروں
 کے کانچے پر ہندی ہو چکی ہے۔ ہاں تو میں گھوڑے پر درخت موجود رہتے ہیں لیکن آپ دھن سے عدیئے کی
 بجائے وہاں بیٹھ گئے ہیں۔

عامہ کی حالت اس شخص کی سی تھی جس کی گردن میں جھانک پڑا اڑا دیا گیا۔ تاہم اس نے اپنے

مطالعہ پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ شاید اس صوم میں کوئی کچل کے جانوروں کو دھن چلا گیا ہے۔
 ایک صفی نے آگے بڑھ کر کہا۔ جناب! جب گشتِ شہر ہمارا خاندان سے گزرا تھا تو چکی کے سپاہی وہیں تھے۔
 شاہی ضرور اس کے ساتھی کو اب طلب ٹھہروں سے عامہ کی طرف دیکھنے لگے لیکن اس نے انتہائی
 پشیمانی کے ساتھ سرسوں کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ چکی کے سپاہی مجھے آدھی رات گزرنے کے بعد ہی پرورد
 رہتے تھے۔ مگر اس وقت مجھے صوم پر گزرا تھا۔ آگے چل کر جب دے جانے کا تو میں ڈھنڈا اڑاؤں سے
 کی گونہ چھین لیا۔ اس وقت میں نے یہ بھی نہیں سہا تھا کہ، چکی کے تمام گھڑے اپنے ساتھ ملے ہیں۔
 شاہی افسر نے ظاہر میں کہہ دیا لیکن عامہ کو دل کی آہ سے بڑا فکر اس کے جہات اڑاؤں میں ہونے
 مردانے کے ملک نے چاہا۔ جناب! کمانے کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

شاہی افسر نے جواب میں کہا۔ تمہارا تیار ہو چکا ہے تو آؤ۔

وہ بولا۔ جناب! آپ کے لئے کمانا تیار ہو چکا ہے۔ لیکن آپ اندہ نشیبت سے چلیں۔ یہ لوگ آپ
 کو پریشان کریں گے۔

شاہی نے عامہ سے کہا۔ میرے خیال میں آپ نے بھی کمانا نہیں کیا ہوگا۔ پہلے کمانے کے بعد ہم
 کے سوا کوئی نہ رہتا ہوگا۔

جب وہ کہنے کے بعد اس کے قریب پہنچے تو شاہی نے اپنے ایک آدمی کو گنگ بھا کر کوئی بہت
 کمانا اور وہ اس چکی کی طرف جھاگ لیا، جس میں گھوڑے بندے ہوئے تھے۔ چربی عامہ نے کہنے کے بعد
 داخلی بہتے وقت ڈاکر کو کھڑا کر دیا۔ ایک گھوڑے پر سوار ہو کر مرکز کمانے کا رستا۔

عامہ کو تھوڑی دیر قبل یہ یقین تھا کہ اگر وہ لوگ دھن چلے جائیں تو ضلع اور اس کی ماں مزید نشانات
 کمانے کے پڑاؤ سے سزا دی کہ سکیں گی۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ یہ شکل جانے کے لئے تیار تھا۔ اُس نے اس بات
 کو اپنی ہمدردی کو ان اس کے ساتھ کی سوکھ بگاڑ دیا۔ لیکن اُس نے یہ بات پریشان کر دی تھی کہ ان میں سے
 ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر کوئی جھانکا ہے۔ اور اگر اسے چکی کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تو اسے
 بھیجا ہے۔ یہی در نہیں لگے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چکی کے سپاہی اس کے ساتھ آجائیں اور وہ ضلع اور اس کی

ان کو تار کرنے کے لئے اس سے کھٹکے گا تو شکر اچھے نہیں ہیں، میری ہیئت میں زیادہ وہ پیرچہ نہیں وہ کھٹکی کر میں وہ نہیں ہوں۔ سب کچھ کرنا یاد پڑتا ہے وہاں میں کی کر سکتا ہوں؟

ایک ٹوکرے کھانا کراہیہ میں نہ لکھو، ماحم کی جو کہ میں نے مکتی ہا، وہ ان لوگوں کا ملحق کرنے کے لئے کھانا کھانا ڈالنا تھا۔

شاہی افسر نے کہا: ہم دشمن کے خلعن ہیست پریشان ہیں، وہاں سے دستا خیریں آ رہی ہیں، چندوں قبل ہم نے یہ مقررہ ہادی فوج شہر کے باہر نکل کر دشمن کا تدارک کر سکی، لیکن آج یہ افراد کہہ رہے ہیں یا میں نے شہر کو ہارنا ہے۔ سب کو جرح حالات کو علم ہو گا۔

حاکم نے جواب دیا: آپ کو مرید اٹھانا سنا ہے کہ دشمن میں پرانی لشکر جو تارک تباہی کا سامنا کر رہا تھا، شاہی افسر نے حاکم کے چہرے پر غصہ کیا، وہ کہتا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کس سے میں یہ نہیں کی کہ میں ہیں، میں غلطی ہی ہے کہ ایک، وہی افسر میں ان کے ساتھ ہے، لیکن خدا مسلم ہو گا، کہیں غالب ہو گئے ہیں، میری زبان ہے کہ ہم انہیں پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اور وہ کسی سستی میں جیسے ہوتے ہیں، ہم میں نے اپنے ایک آدمی کو گائے بھیجا ہے اگر وہ آگے نکل گئے ہیں تو کوئی کتے سے پاس کسی سستی سے ان کا سرواغل جانے گا۔

حاکم نے پوچھا: آپ کب سے ان حاکموں کا پیچھا کر رہے ہیں؟
"میں سہ پہر سے ہم نے ایک کراہیہ میں کھینچ کر دشمن کو قلعہ انہیں اور قلعہ کے دھتے پر تلاش کر رہی ہے، لیکن شہر کے مرکز کو قبضہ نہ کر دے، میں مکان سے کہ دشمن بیٹھنے کو مستحق کریں گی، چنانچہ مجھے اس راستے پر ان کا پتہ لگانے کی اجازت کی گئی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم ہائے کسی سستی میں چپ کرنا، کہ انتظار کریں گے، لیکن وہ دشمن سے بیڑا نہیں ہیں، دشمن نے آئے داسے سپاہی لئے اور انہیں نے بتایا کہ جسے ان حاکموں کو ایک وہی افسر کے ساتھ لے رہا ہے، دیکھا ہے۔ میں دوسری پیچھے چھوڑا، ہاں اللہ جہنم میں ہے کہ انہوں نے اس وقت تک شہر کے آس پاس تمام بیتان چھان دی ہوئی ہیں، جب ہمارا سامنے آئی کھٹکی کے لئے کو پتا حاکم کے آجائے تو ہم بھی واپس ہو جائیں گے، آپ کو جہنم ہے کہ کوئی خالی ہو چکا ہے؟

حاکم نے جواب دیا: ہم کو بتا ہے کہ وہاں اور مارتی ہر وہی وہاں گھومتے وہاں ہیں تھے؟

ایک باہر گھومنے کی کاپ تھی، وہی وہ چننا ہے، ایک سریت سارنے میں میں جرح ہونے والے تھا، میرے قریب کھینچ کر پڑی کرتے سے گھومتے کے بائیں کھینچیں اور نیچے کو کر جھکا ہوا سارنے کی حرکت فرمادی، وہی تھا ہے نہیں ہرنے اچھی کوئی طرف، وہاں کا کھانا وہاں پر آکر سے داخل ہو کر سب اختیار کرتے تھے، کاجانب، انھیں پرکریا میں شکر دشمن میں داخل ہو گیا ہے۔

ایک نیچے کے لئے شاہی افسر کے لئے کوئی بات نہ مل کر میں چورس نے ان کو پتا چھانٹا، مکتی ہادی پرانے ہو کر ہیں، کچھ آگئے؟

وہ بولا: جانب، فوج ایک دستہ مجھے مانتے ہیں، مجھے وہ میرے پیچھے آ رہا ہے، ایک ایسی ہی گھومتی ہے کہ جتنا تھا، اس نے مجھے بتایا کہ وہاں دشمن میں داخل ہو چکے ہیں، میرا گھومتا کادہ دم تھا، اس نے میں ان سے آگے نکل لیا، وہ زیادہ وہ نہیں ہیں؟

شاہی افسر نے غضب تک ہو کر کہا: تو کوئی کس کیس نہیں گئے؟
"جانب، فوج کے لئے کوئی ایست نہیں، کھٹکی کو پرانی دشمن میں داخل ہو چکے ہیں، اور وہاں قلعہ حاکم پر رہا ہے؟

ان کی آن میں یہ وحشت اظہر فرم کے ایک سرے سے اور سرے سے کھینچ کر مکتی ہادی پرانے والے کھینچ کر بائیں قلعہ کے لئے ایک کھینچ کر مکتی ہادی پرانے کے اندر اور باہر میں ہوتے تھے، ہر ایک اور سے گھومتے کاپ اور قلعوں کی گولہ بٹ مٹائی دینے کی اور باہر سے کوئی فائدہ نہیں چھایا، فوج نہری جہا فوج آ رہی ہے، اور وہ مرکز کی طرف مائل گئے۔

شاہی افسر کو اس کے سامنے کوسے سے کھٹکی اور حاکم ان کے پیچھے چل رہا تھا، شاہی افسر نے موت ایک ہڈی کو اس کی طرف دیکھا، اور یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ وہی ان کے ساتھ آ رہا ہے، ہوا کہ مرکز کے کنارے میں ہوتے دسے جو سے جالہ۔ حاکم نے اور اور دیکھا، مکتی ہادی پر چکا تھا، لوگوں کی نگاہیں شام کے آستے پر لگی ہوئی تھیں۔ حاکم چند من بعد مرکز کی طرف، اٹھانے کے بعد بھی مرکز کی طرف مڑا، گھومتوں کی تعداد کے پیچھے چپ کر لیا، ہوا یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ اب ہتے مرکز کی طرف سے کوئی نہیں دیکھ سکتا، اس نے خاتون گھومتے کہ

تو اٹھا کر آئے لگام دی، اس کے بعد وہ لگھوڑوں کے توڑے تھے سے اور ان میں بچا اچھا تھا وہ ایک توڑے میں ڈال کر رہی سے ہاتھ دیا چم بھڑی سے دستا لگھوڑوں لگھوڑے کے کھال گزرتی تھی کہ خود میں سے گزرتا ہوا سراسر ایک کچی طرف پہنچا اور اس پر سر ہرایا۔

یہ لوگ ابھی تک اس کے کانوں اور جھونپڑوں سے نکل نکل کر مرگ کاڑھ گزرتے تھے لیکن کسی نے اس کی طرف توجہ نہ دی، ایک عورت نے اسے ہاتھ کا اشارہ سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ سمجھنے میں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے لگھوڑے کی رفتار تیز کر دی۔

اس عرصے میں شاہی افسر کے ساتھ ایک دل چسپ افسر چہنچا چکا تھا، سپاہیوں کو دستہ جو رہتوں اور سڑا چوتھی قسما سرائے کے قریب پہنچا تو ان کی رفتار سے اس معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہاں نہیں رہیں گے، شاہی افسر ایک اپنے دونوں ہاتھ بند کر کے مرگ کھینچ کر میں کھڑا ہو گیا، اگلی قدر ایک کوی بیل بیل نے اپنی پوری طاقت سے بیلیں کھینچ کر لگھوڑوں کو روکا تو شاہی افسر نے قریب اگر وہ سہاوا کیا۔

”جناب! میں آپ سے دشمن کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں؟“

”کیا پوچھنا چاہتے ہو؟“ وہی نے شخص سے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”جناب! میں نے ابھی ایک خوش خبری سنی ہے۔“

”اور یہ خوش خبری سننے کے بعد میری تمام استعدادیں نکال کر ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتے ہو؟“

”جناب! میں یہاں پہل چل کے سپاہیوں کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں، وہ دشمن گئے ہیں یا راستے سے آپ کے ساتھ ٹوٹ آئے ہیں؟“

وہی افسر کی ذہن پر داشت جواب دے چکی تھی اس نے کوہ کیہ میر شاہی کے ایک کوزہ سیر کر کے تیسرا ہوا ہی اپنے روتے لگھوڑوں کی باگیں پھیل چھڑیں، اس کی آنکھیں تھوڑے تھوڑے کھینچ کر کوئی ڈیڑھ سو سو گائے نکل گئے، اور شاہی پریشان حال شاہی افسر کے گرد جمع ہوئے گئے۔ شاہی افسر نے چاندی طرف دیکھا اور ہندو آواز میں کہا ”وہ کہاں ہے؟ وہ دہریہ کہاں گیا؟“

اس کے کلب سامنے نے جواب دیا ”جناب! وہ یہیں ہے، ہمارے ساتھ آ رہا تھا۔“

شاہی افسروں کو ادھکے سے کراہنے راستے سے ہٹا ہوا سراسر ایک طرف بھاگا اور پھر میں میں لگھوڑوں نے کے بعد چلنے لگے تھے تاخیر کر دئے گئے تھے، وہی لگھوڑوں قیدی کیس کرتا ہوا گا۔

سراسر کے ملک تھے ہر جگہ کھجور کی طرف دیکھا اپنے اچھے برے ہاتھ راستے پر ہونے کہا ”جناب! غضب ہو گیا، میرا دل گھوڑے کی ہے۔“

شاہی افسر نے ہر جگہ ایک لگھوڑے کو راستہ کھینچتے ہوئے کہا ”وہ زیادہ دیر نہیں پاسکتا، اس کے سامنے کوئی اس پاس ہی پہنچے ہوئے ہیں، مجھے یقین ہے کہ وہ ان طرفوں کا سامنے ہے، تم بھڑی سے لگھوڑوں پر چڑھو اور لگے آئی نہ کہ۔“ جناب! میں گھوڑے سے ایک سوار میں اس طرف ہارنا تھا۔

دوسرے نے کہا ”جناب! میں نے ہی آئے دیکھا ہے لیکن وہ ایک دہریہ افسر تھا۔“

”یہ تو دہریہ نہیں تھا، شاہی نے لگھوڑے ہار چل کر بیٹھے ہوئے تھا۔“



یہ سب کچھ افسر کی حالت میں اپنی چوٹی کی طرف دیکھا اور کہا ”تجربہ سے بہت، یہ تو کبھی ہے، اب ہو گیا کریں،“

”اسی مجھے ڈر ہے کہ وہ گزرتا ہو چکا ہے۔“

اس نے میں ہلکی سی چیخ کر کہا ”مجھے یہ پتا ہے تو میں اختلاف نہیں کرتا چاہیے۔“

”اسی آپ جانتی ہیں کہ اس کے غیر ہم سفر نہیں کر سکتے۔“

یہ سب کچھ کہہ کر وہیں چلے جاکر ہمارے ساتھ جاکر نہیں کرے گا۔“

خفیہ نے جب دیکھا کہ اس کی ایک نئی کواہی سے فراغت ہو گیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا گھوڑا ہمارے پاس چھوڑ گیا ہے۔“

یہ سب کچھ کہہ کر وہیں اس کی نیت پر شبہ نہیں کرتی، کچھ عرصے میں یہ ڈر ہے کہ اگر کوئی کرنے دوس نے فکے مکانی از قیاس سے کہ ہمارا چار معلوم کھنے کی کوشش کی تو ممکن ہے کہ وہ عتقاد سے آخر ہم نے اس

پچھ کر ہے میں کوئی آپ کا مقابلہ کر لے گی جرات نہیں کرتے گا۔

فطینہ کی ماں اس کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی۔ لیکن اس نے توبہ یہ ہو کر عامر کی طرف دوڑ گیا اور کہا۔ آپ کے ہاتھ پاؤں آدھیں کاٹا دیں گا۔

تم میری عمر دو کرو۔ میرا خوش تیروں سے بھرا ہوا ہے۔ میں عورت سے پناہ بنا ہوں کہ وہ فطینہ کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ دیکھو وقت ضائع نہ کرو۔ مجھے اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ قدرت تمہیں ہی بھیڑے گی سے پناہ پاؤں چھو دو تہا درانی یکا نہیں کر سکتے مگر یہ بات نہ ہوتی تو یہ تمام دشمنیات اس طرح پیش نہ آتے۔ آپ کا ایک ستارہ دم گھونسل کی صورت بنتی تھی وہیں سے آیا ہوں۔ میرا گھوڑا ہمارا کھانا اس کے لئے مجھے لگا کر آج لایا گیا ہے۔ اگر آپ کو اتنے میں کوئی مزید پیش کش تو میری غرض میں نہیں ہے ہوسے چند تھکے آپ کے کام آسکیں گے۔ اب دینیہ فطینہ اپنے افسر پر بھی ہونے کی ساتھ چل رہی ہے۔ عامر نے اپنی لکھن اور دشمنی چھوڑ دی کی کہیں دیکھو یہ اور چند تم آگے نہ چڑھ کر بیٹھے کے دوسری طرف دیکھو گے۔

پانچ سو اٹھ تھکے کے نیچے پہنچ کر کے اور گھوڑوں سے گود کر ایک نصف اونسے میں ہر چر چھنے گئے۔ شاہی افسر نے بلند آواز میں کہا۔ آپ بچ کر نہیں جاسکتے۔ جس میں ہے کہ ایران کی ماسوس عورتیں تہا سے ساتھ ہیں۔ اگر تم انہیں ہلا دے گاے کہ وہ تو میں تہا ہی جان جائے گا ذرا مروت ہوں؟ عامر نے جواب دیا تو میں تیرے دو میں کی جلی اندر دوسری پر ایمانوں کے ماسوس ہونے کا الزام لگاتے بنائے شرم آتی پاجینے۔

شاہی افسر نے کہا۔ بتھیلہ میں کی بیٹی کا شوہر ایک ایرانی ہے لیکن اگر وہ ایرانیوں کی ماسوس نہ ہو تو بھی ہم کوئی فاصلہ نہیں دے سکتے۔ ہر عورت ہر شہر کے تم کے کمر کی قیل کرتی ہے۔

تم اپنے گھر کی لڑکیوں میں کرتے نہیں معلوم ہے کہ ایرانی دشمنی چند کر کے چکے ہیں اور انہیں یہ مسلم پچھنے ہیں دیر نہیں لگے گی؟

شاہی چلا؟۔ تم ایک خادہ اور تہا ہی ملاوت ہے؟

ایس وقت میری بہ نسبت تم موت سے زیادہ قریب ہو۔

عامر نے یہ کہہ کر چاک ایک ایک جلدی پتھر نیچے لٹکا دیا۔ اور پچھے ہٹ کر ان پتھروں کی آڑ میں بیٹھا۔ یہیں اس کا کرکٹ ہو گا۔ لیکن پڑی تھی۔

نیچے سے آواز آئی۔ تمبارے چہرہ سے تبوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اگر تم چاہتے ہو کہ جہاں گھوڑوں کا باجوت طریقے سے پڑ کر پناہ لیں تو یہیں کوئی اور چھپ سکتے آواز دہڑ دہڑا۔ ہم اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جہاں اس نے فطینہ کی لڑکیوں کے ساتھ کیا ہے؟

عامر نے اٹھ کر دوسری طرف دوڑ گیا۔ فطینہ اور اس کی بیٹی گھوڑوں پر سوار ہو کر کوئی تیر سو گز دور جا چکی تھیں جہاں ہمارے دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ پیٹ کے بل دیکھتے ہوئے اوپر آ رہے تھے۔ عامر نے اپنے بیدار ہو کر پتھر چڑھا کر نیچے چھپ کر دیکھا۔ پھر کرکٹ ہو گا۔ لیکن اٹھا کر پتھروں کی آواز لیتا ہوا بائیں طرف ایک چٹان کی انہیں چپ کر بیٹھ گیا۔ اب وہ اوپر آئے والے تمام آدمیوں کو اپنی طرف دیکھ سکتا تھا۔ یہ لوگ سیدھے اوپر چڑھ کر آئے۔ انہیں بائیں چاک کاٹ کر اوپر آئے کی کرکٹ کر رہے تھے۔ بائیں طرف سے دو آدمی چٹان کے باطل قریب آ چکے تھے۔ اہانک عامر کی ماں سے ایک تیر لٹکا اور ایک سپاہی زخمی ہو کر لڑھکتا ہوا آئی کر نیچے چلا گیا۔ دوسرے نے جاگ کر ایک پتھر کی آواز دینے کی کوشش کی لیکن عامر کا دوسرا تر اس کی پسلی میں لگا اور دو چھ لڑاکا طرف گڑھا۔ باقی تین آدمی جو بائیں ہاتھ پتھروں کے نیچے چھپ کر ایک دوسرے کو ہدایات دے رہے تھے اہانک عورتوں کی گئے۔ عامر نیچے کی جاتی سے فٹا پچھے ہٹ کر مٹا ہوا آواز دہا۔ ان پتھروں کے پیچھے جا بیٹھا۔ انہیں نے چند تھانے پر پتھر چڑھا رکھے تھے۔ اچانک اسے آدھیں ہاتھ کوئی آہٹ محسوس ہوئی۔ اس نے آہستہ سے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک کڑی رینگنا ہوا چرچی کے ٹپہ نیچے چکا تھا۔ عامر اور اس کے درمیان صرف دس فٹ کا فاصلہ تھا۔ عامر نے جلدی سے سر نیچا کر کے یہی کوڑا خوں اور پھر چاک پتھروں کی آواز لٹکا کر ایک چھپکے میں اس کے سر پر پڑنا۔ یہ چھپکے کا افسر تھا اور پشیز اس کے دو پہنی لکھن سیدی کر سکتا عامر کی خوں ٹوک اس کی لڑکھڑائی تھی۔ عامر نے اس کی آواز کے بغیر اس کے قریب بیٹھنے ہونے کیا۔ تم میرے تیر کی آدھیں سے لیکن میں نے بلا دیا۔ ایک لڑکی کی ماں نے مناسب نہیں سمجھا۔ اپنے ساتھیوں کو حکم دیکر وہ پتھرا پھینک دیں۔ وہ بچے تہا ہی لڑکیوں سے اس چھپنے سے مرگوا ہوا جاتی پناہ ہے گا۔

شاہی افسر لے گیا۔ تم مجھے لائق کر کے ہنگام نہیں کرو گے۔ مخدومی رہیں میرے کئی اور ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔
"لیکن تم کیسے اس کی گواہی نہیں دیکھ سکتے؟ اپنے ساتھیوں کو گواہ دو؟"

شاہی افسر نے ساتھیوں کو گواہی دینے لگا۔ وہ آدمی چند قدم پیچھے تھیں کی طرف سے سرکل کر دیکھنے لگے۔
"ماہم نے بلند آواز میں کہا۔ اگر تم اپنے ساتھی کی جان بچانا چاہتے ہو تو جلد یہ جیکب کو آگے آؤ۔"

وہ مذہب کی حالت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ ماہم نے اپنی فراخ روادیا اور شاہی
افسر چلایا۔ تم سبھی نہیں آگیا کہہ رہے ہو۔ جلدی کرو۔"

وہ اپنے جتیلے چہلپہ کرانے لگے۔ اور ماہم نے ایمان کا سانس پھینک دیا۔ ان کو کہا۔ میں تم سے یہ
دور کرتا ہوں کہ اگر تم نے یہ سہ کر کے قریب آؤ۔ یہاں مخدومی ہیں۔ جیکب تباہ دوساتھیوں کی طاقت کا حضور ہے
لیکن جیکب کو اس کے سپاہیوں کے افسروں پر مارا جاتا ہے۔ چاہتے ہو؟

شاہی افسر نے کہا۔ "اب آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مخدومی اور میرا بچاؤ کر سکو۔ دیکھو اس طرف میرے دو گھوڑے بندھے ہوئے ہیں۔
تم اپنے ایک آدمی کو گھم کر وہ ان کے دھماکہ کر گیاں لے آئے۔ لیکن یاد رکھو اگر اس نے جاکھنے کی کوشش
کی تو میں تم دونوں کو قتل کر دوں گا۔"

شاہی افسر کے اشارے سے ایک سپاہی پیچھے ہو گیا۔ اور ماہم نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔ تم اپنے
ساتھی کے قریب بیٹ جاؤ۔ اس نے کسی وقت کے بڑے حکم کی تعمیل کی

مخدومی اور بعد ازاں تیسرا ساتھی سے لے کر آگیا۔ ماہم نے ایک تیراچ میں سے کاٹ کر وہ صندوق تیکر
کر لے کر شاہی افسر سے کہا۔ "اب تم ان کو اعلیٰ سے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دو۔"

شاہی افسر نے کہا۔ "اب تم کو گواہوں کی قسم تھا کہ یہاں نہیں کریں گے۔"

"میں تباہ سے وعدے سے زیادہ اپنی امتیاز پر جبر کرنا چاہتا ہوں۔ جلدی کرو اور یاد رکھو اگر
تباہ ماہم سے ساتھی سے مجھ کو خطرہ پیش آتا ہے سب سے پہلے تم سے پیشگی کی کوشش کروں گا۔"

افسر نے دل پر تیرہ کر کے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور ماہم نے کہا۔ اب تباہی؟ یا

جہاں یہیں پہنچے کہ عورت نہیں میں صرف تباہ سے ہاتھ بندھنے چاہتا ہوں؟

ماہم نے دوسرے سے اس کے ہاتھ بندھنے اور اگلے میں چند ڈالنے کے بعد اعلیٰ سے پیچھے
پڑے۔ ہوتے سپاہیوں کا ساز گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں اور اسٹونٹی سے کس دیتے ہر گاہ بڑھ کر تھروں کی آواز سے
پتلی گان اور کش افشاہ اور بکڑے سے سپاہیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ "دیکھو میں تباہ سے ساتھی کو اپنے ہاتھ
پر باندھا ہوں۔ اگر مجھے یہ سلام ہو گا تو کسی چیز پر ہر گاہ۔ اب تو مجھے اس کی طرف دیکھنی ہے۔ یہاں نہیں لگے گی۔
میں یہیں رہیں تاکہ اگر کسی خائن کو تم کا کش کر دے جو وہ کہیں بھی رہیں اگر وہ چند دن تک دشت میں رہیں تو
اس کی لاش مشرقی دودھ سے پرانگ رہی ہوگی۔ میں جوں جوں تم قریب آؤ گے اس کی طرف اشارہ کرتا رہے گا۔
مجھے یقین ہے کہ تم میری کوششوں سے اسل کرنے کے لئے اپنے ایک شاہی جوان کی زندگی خطرہ میں نہیں
دلو گے۔ جتنی جتنی تمہیں بہت جلد کا کش کریں گے۔ اس کے بعد تباہ سے ملے۔ یہ بہتر ہو گا کہ تم اپنے گھروں
کی لکڑی کر۔ ایرانی دشت میں داخل ہو چکے ہیں اور اگر تم نے رشتہ نہیں بنے ہیں۔ تاہم اسے کام لیا تو شاید یہ قسم سے
پچھے رہا ہو چکا نہیں۔"

ماہم اپنے قیدی کے گھٹا کر مارا بچاؤ کر دیا۔ اس کا ذہن اپنے کٹس نشیب کی طرف تھا۔ یہاں یہ لوگ
اپنے گھوڑے چھڑاتے تھے۔ مخدومی اور بعد ازاں سپاہیوں سے ان کو ان جہاں کے قریب پہنچے۔ یہاں ان کے گھوڑے
بندھے ہوئے تھے۔ ماہم نے قیدی گھوڑوں کی گانیں اندر کر لیں ایک طاقت بک دیا۔ اس کی بعد ایک گھوڑے
پر اپنے قیدی کو رکھا اور دوسرے چاروں سواریوں کی اس طرف سے۔ انہوں نے وہ پہاڑوں کی راہ کے ساتھ ساتھ کچھ دور
چلے گئے۔ بعد ازاں ایک آسان راستے سے دوسری طرف چلا گئے۔

مخدومی اور بعد ازاں دوسرے دشت کے راستے کے قریب پہنچے تو ماہم نے اپنے قیدی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ میں
تمہیں کسی مناسب جگہ چھوڑ دوں گا۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ تباہ سے دشت کا دوسرا سرحدی رہیں سے بندھا ہوا ہے۔
اگر تم دشت میں کسی کو اپنا دھار کر خرچ کرنا چاہو تو مجھے تباہی نہیں مستقل ملے۔ اگر نہ کہنے کے لئے صرف اپنے
گھوڑے کو تر لگائے کہ عورت پیش آئے گی۔ اگر میں دشت میں کسی سے بات کروں تو قریبی قیدی رہیں گے۔
مجھے یقین ہے کہ اب تک یہاں سے خوف سے دشت کی تمام کیمیاں خالی ہو چکی ہوں گی۔ تاہم اگر کسی نے تباہی

حالت تو جو کہ وقت بڑی چستی ایسی میں ہے کہ میں کسی خطرے کا سامنا کر سکتا ہوں۔ میرا ہر سہارا میری ہمت ہے۔

قیدی نے سر اٹھا کر کہا: "جناب! میں باپ، بیٹے اور دو حق اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں سیدھا اپنے گھر جانا لاؤں۔ اب مجھے اپنے بڑی بچوں سے زیادہ کسی بات کی فکر نہیں۔ بڑی بات شگست کے بعد وہی بڑی شغل میں نہیں مضمحل رہے گا۔ مجھ پر دم بچنے؟"

عالم نے کہا: "میں نہیں زیادہ اور نہیں سے جاؤں گا، لیکن میرے لئے یہ ملین کرنا ضروری ہے کہ تمہارے ساتھی میرا پیچھا نہیں کر رہے؟"

"جناب! اب اگر ان کا مدد کے لئے بروٹھ کی پوری فوج آجائے تو میں دو دشمن کا رخ نہیں کریں گے۔ تو دشمن کی شکست کی خبر ملنے ہی واپس جانا ہوتا ہے۔ جس نے بڑی شغل سے نہیں باپ، بیٹے اپنے چاند کو کاٹا ہے۔ سر سے ساتھیوں کے متعلق ہر کچھ کی خبریں آپ کو کافی کر رہے ہیں۔ وہ سب سے دشمن سے کچھ سکتا ہے کہ وہ اپنی وفادار۔ اسے بروٹھ کا رخ کر رہے ہیں کہ۔ چہرہ آپ میں جانتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہر قسم کی دشمنی وہ کیوں کر وہ جاگ رہا ہے۔ اب اس میں کوئی غلط نہیں؟"

"تمہیں کچھ معلوم ہے کہ وہ اگلے جاگ رہا ہے؟"

"جناب! آج کچھ کے لئے کسی ضمانت کی ضرورت نہیں۔ مجھے صرف ایک غلطی کرنی پڑے گی کہ میں نے آپ کو سنانے میں دیکھتے ہیں، لیکن وہ لوگ انہیں کیا دے؟ آپ سے چند باتیں کرنے کے بعد مجھے یہ حقین پر کیا حکم آپ دے دیں تو میں میرا خیال، انکار آپ شامیوں میں گئے۔ یہاں فضائی قبیلے کے کئی سربازیوں میں کابینہ کے چند کتبے ہیں۔ لیکن آپ کی سبب باتوں سے میرا یہ بھی ضروری ہو گیا۔"

عالم نے پوچھا: "اب کیا ہے۔ سے خیال میں میں کون ہوں؟"

قیدی نے کہا: "اگر میں نے نہیں تو آپ کا صاحب ہیں۔ کہ اگر آپ کی زبان سے یہی ظاہر ہو جائے؟"

عالم نے کہا: "چھ، اب بروٹھ کا ہونا میں گھوڑے کی رفتار اختیار کرتا ہوں؟"

چہرے کے وقت فیضان اور اس کی ماں نے ایک چھٹی سی ہستی کے قریب نہی کا پانی بھر لیا، "فیضان! نے پکڑو، آگے بڑھنا۔ آج اب ہم بہت دور آگئے ہیں میرے بھائی میں ہیں اس نہی کے کاندھے سے خودی چڑھنا۔" لڑکا ہنسنے لگا۔ "ہستی کے اندر داخل ہونا ایک نہیں وہاں لوگ ہیں پوچھنا کریں گے؟"

ماں نے کہا: "میں جی آپ سے زیادہ خشک گی ہیں اور اب اگر کوئی غلطی ہو تو میں آگے نہیں جا سکتی؟"

فیضان نے کہا: "اے! ہمارے میں ہیں گئے! اے! میں ہیں، لیکن کسی نے ہماری عورت دیکھنے کی ضرورت بھی ہمیں نہیں کی۔ مسکراتے ہوئے بڑی ہے۔ ہمدردی میں ہی شاید غلط معلوم ہوتی ہے؟"

وہ گھوڑوں سے ہمراہ اور شہر کی باہر کچھ ایک اور بات میں بڑی نہی کے بلند کاندھے سے سر بڑھ رہی تھی۔ پچھلے ہوتے ہی سے خودی دور نہیں بچے تھے کہ اس کا ساتھ رکھ لیا، انہوں نے نیچے ہاتھ لگا کر پانی پلایا۔ پھر پانی پیاس بجائی اور اس کے بعد ہمدردی سے گھوڑے باندھ دیئے، فیضان نے اتار کا توڑا کھول کر عالم کے گھوڑے کے سر پر چڑھا دیا، اپنی ماں کے پاس بڑی سڑک پر بڑھ گئی؟

ہستی نے ایک چڑھا دیا، اپنے سر میں کچھ پانی پلانے کے لئے لارا تھا، انہیں کچھ کاٹنے سے دیکھ کر شگلا

اور چرند بھڑک رہا تھا، کی حالت میں آگے بڑھ کر وہ آپ دشمن سے تفریق لائی ہیں؟

فیضان نے کہا: "پانی میں دیکھو! یہاں سے کچھ لارے لارے ہوئے ہیں؟"

"آپ کے ساتھی کون ہیں؟"

"دو بچے، دو گئے ہیں، ابھی پہنچ جائیں گے؟"

چراغ نے کہا: "ہمدردی میں جاتی ہو رہی ہے۔ صرف چند لوگ وہ گئے ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو

میرے گھر میں آدھم کر سکتی ہیں؟"

یہ سب نے کہا: "میں شہر کے گھر میں زیادہ دیر نہیں مضمحل رہے؟"

چراغ نے کہا: "اگر آپ پہنچنا نہیں تو میں آپ کے لئے گھر سے دور دلا سکتا ہوں؟"

یہ سب سے کیا بہت اچھا لگتا ہے۔ میں نے اپنے کو تم پر کسی کے دل کو فتح کر کے یہاں سے آؤ۔ پھر
پڑھنا ہی ہے۔

آپ کو ذکر میں کسی کو یہاں نہیں آئے وہ کہہ رہا ہے کہ یہ کہہ دی۔ خدا سے سب کی طوٹ جائے گا
یہ سب سے کیا بہت اچھا لگتا ہے اب مجھے کوئی خور و عرس نہیں پڑتا۔ لیکن میں اس کے متعلق بہت پڑھیں
ضلع کے پانی میں اس کی طوٹ دیکھا اور اس کی خوبصورت آنکھوں میں قفس چمکتے تھے۔ میرا اس نے ہلکا
پڑا ہوا ہوا کہہ دیا۔ اے وہ حضور آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عزا دیکھنے گا۔ جب وہ ہمارے لئے گھوڑا لے گا
و آپ اس کی نیت پر شک کرتے ہیں؟

یہ سب سے خرم ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اس پر شک کیا تھا۔ جب ہم اس سے ٹھہرا
و ہے۔ مجھے دیر سے دل میں دوبارہ یہ خیال رہا تھا کہ میں اس سے ملنا چاہوں۔ اس سے کہیں کر میں تب سے
اصول کا بدلہ نہیں دے سکتی؟

ضلع نے کہا: "مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ ایک خوب تھا۔
"بیٹی! دنیا کا کوئی خط دشمنوں سے ملنا نہیں ہو سکتا۔
مجھے تو اس کا نام بھی یاد نہیں رہا۔ لیکن یہ بہت سے دوبارہ زندہ نہیں رہا۔ یہی ہو چکا ہو۔ یہ
میں لیکن ہے کہ وہ.....؟"

ضلع کا دانا چمکتا تھا۔ وہ مسکایا۔ لیکن اسی لمحے ہی: "جہ سے وعدہ کر کہ تم کسی دن وہاں نہیں گے۔
میں: ہم ہر سال ان دنوں کا طواف کر کریں گے۔ جہاں ہمارے لئے اس نے اپنا دوا کرنا ہے۔ ہم وہاں ایک
گرجا تعمیر کر رہے ہیں گے۔ جب آپ آنا ہمارے سے کہیں کو تو وہ خوشی سے اس کی یادگار تعمیر کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے
میں آنا ہمارے کو بھی بڑا دکھ رہا ہے۔ اچھی ساری دوست وہاں زندہ کریں؟

یہ سب سے کیا بہت اچھا لگتا ہے۔ میں نے اپنے کو تم پر کسی کے دل کو فتح کر کے یہاں سے آؤ۔ پھر
پڑھنا ہی ہے۔

چہ گروہ! آؤ سیدھا آج کے مل جائے گا۔ میں اپنی ہر جگہ اس کا دست دیکھتی ہوں۔
میں نے ہر جگہ پر کہا کہ ضلع نے اپنی ہر جگہ پر کہا کہ ضلع نے اپنا دوا کرنا ہے۔ لیکن یہ کوئی ہمارا

پیر کا نام ہے۔

میں: آپ کو ذکر میں کسی کو یہاں نہیں آئے وہ کہہ رہا ہے کہ یہ کہہ دی۔ خدا سے سب کی طوٹ جائے گا
ضلع کے پانی میں اس کی طوٹ دیکھا اور اس کی خوبصورت آنکھوں میں قفس چمکتے تھے۔ میرا اس نے ہلکا
پڑا ہوا ہوا کہہ دیا۔ اے وہ حضور آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عزا دیکھنے گا۔ جب وہ ہمارے لئے گھوڑا لے گا
و آپ اس کی نیت پر شک کرتے ہیں؟

یہ سب سے خرم ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اس پر شک کیا تھا۔ جب ہم اس سے ٹھہرا
و ہے۔ مجھے دیر سے دل میں دوبارہ یہ خیال رہا تھا کہ میں اس سے ملنا چاہوں۔ اس سے کہیں کر میں تب سے
اصول کا بدلہ نہیں دے سکتی؟

ضلع نے کہا: "مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ ایک خوب تھا۔
"بیٹی! دنیا کا کوئی خط دشمنوں سے ملنا نہیں ہو سکتا۔
مجھے تو اس کا نام بھی یاد نہیں رہا۔ لیکن یہ بہت سے دوبارہ زندہ نہیں رہا۔ یہی ہو چکا ہو۔ یہ
میں لیکن ہے کہ وہ.....؟"

خیزنے دینے مانتے لیجے کر گئے اور پرمحکم کی طرف دیکھ کر اپنا یک سوال کیا۔

”آپ کا نام کیا ہے؟“

”میرا نام عاصم ہے۔ عاصم نے قدمے میرا نر کر جواب دیا۔

”آپ ان سے ملے تھے؟“

”ہاں۔“

”اگر آپ نہ آتے تو میں یہی معلوم نہ ہوتا کہ ہمارے حسن کا نام کیا تھا۔ آپ ان سب کو قتل کر گئے ہیں؟“

”میں ان سب سے صرف دو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ وہ کہ ہندو کرانٹس نیچے پر چھوڑ آیا ہوں اور ایک کرچا کر

ساتھ لے آیا تھا۔“

”دو کہاں ہے؟“

”میں انہی سے یہاں سے دو میل دور چھوڑ دیا ہے۔ اب اس سے کوئی طرہ نہ تھا۔ اب اگر میں آپ تک

ساتھ نہ جاؤں تو میں آپ کو قتل ہی کر سکتا ہوں۔“

خیزنے نے اپنا تک بندھ کر پوچھا۔ ”آپ ہمارے ساتھ نہیں جانا چاہتے ہیں؟“

عاصم نے جواب دیا۔ ”میرا خیال ہے کہ آپ کو میری ضرورت نہیں ہے۔“

”آپ کا خیال غلط ہے۔ آئیے اسی آگ کا انظار کر رہی ہیں۔ خیزنے نے کہہ کر سڑائی بھرتی کی طرف ہل دیا

اور عاصم چنے گھونٹے کی باگ قلمے اس کے پیچھے چلایا۔

باب ۱۶

میرا نر کی طرح کے ہر انسان کے کھدی گزر کا عمل شہنشاہ میرا نر کی قیام گاہوں کا تھا۔ ایک دن پورے محل کی ایک

گتھ کر کے میں دعویٰ افروز تھا۔ اس کے چند مصائب سند سے لیجے، ”میں انہیں“ اور قتلادی میں کر کے تھے انہیں

کی تہذیب کی مختلف محاذوں سے آئے والے اعلیٰ بادی بادی کر کے میں داخل ہوتے، اپنی عروقات اور کشتاد

شہنشاہ سے دیات لینے کے بعد دعوت پر جاتے۔ آج سب سے پہلے ماضی و چنے والے اعلیٰ نے دشمن کے

حاصر سے کی ضرورتی تھی، اس نے پورے کے نزدیک دوسرے محاذوں سے آئے والے انہیں کی کوئی اہمیت نہ تھی

چنانچہ وہ کسی کو قصصی دیات اندکی کرانگے دیویش پر نہ کر سکا کہ اسے کر نصرت کر دیا تھا۔ سب سے آخری ترتیب

نے میں کہ ہم بچا اور شہنشاہ کے مصائب میرا نر پر کر دیا۔ کسی طرف دیکھنے گئے۔ ہندو نے محل کے دائرہ

کی طرف دیکھا کہ ہمارا خیال ہے کہ آج جن لوگوں کو غلامت کی امانت دی گئی تھی، ان کی خبرست میں میں کاس

خیز تھا، اہم میں میں کر جانتے ہیں وہ خیزنے میں تھا؟

داروہ نے اب سے سر برکتے ہوئے کہا۔ ”مالیہا، وہ وی میں اور حضور کے غلام نے انہیں انکار کرنے

کا شروع دیا تھا۔ میں وہ اسی وقت حضور کی قدم اس کے تھے حاضر ہوئے پر صبر تھے۔ وہ کوئی اہم خبر

لے کر آئے ہیں۔“

ایک قوی میل آدمی جس کی چال میں عایت و درج کی طور اتحادی تھی کر کے میں داخل ہوا۔ وہ جب تک ایک

فرسٹ کرنا بڑا آگے بڑھا اور مسد کے قریب پہنچ کر سر ہر دہرایا۔

چند گھنٹے کر کے کے اندر خاموشی طاری رہی، باؤ فریڈ نے کہا تم دو میوں کی قیدی میں تھے؟

"جی، عالجیاد،" اس نے اُٹھ کر لب سے سر جھکا کر کہنے شروع کیا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ تم نے انقلاب کی سچی کرپا سنا ہے تب ہی کرنے کی ضرورت میں محسوس نہیں کی؟

"عالجیاد، یہ فلام کی کسی تحریک کے بغیر قدامت پسوں کو حاضر ہونا پاتا تھا۔

"تم جہاں مانے میں آرام کروا دیا دولت و نعمت کے وقت قہری مرگازت نہیں گئے۔

میں کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا، اس نے اپنے پیچھے کے سامنے خود دوست کی طرف دیکھا اور کہا کہ دکھایا،

میں ایک بنیاد، اہم خبر کے گراہا ہوں۔

پرویز نے سوال کیا: کیا دشمن فتح ہو چکا ہے؟

"عالجیاد، میں قسطنطنیہ کے قیدی مانے سے جھوٹ کر سیدھا یہاں پہنچا ہوں، اس لئے مجھے دشمن کے

حالات کا علم نہیں ہو سکتا۔

"تو پھر ہمارے لئے تباہی کوئی اہم خبر نہیں ہو سکتی، بہر حال ہم فرض میں گرفتار ہیں، گھنے ہو جی تہا

وہاں جہاں نہ تھا تیرا تیرا ان کی تلواروں کی بہ نسبت اپنی زبان کو زیادہ مرثیہ جتھے تھے، اب تمہیں یہ ایمان

ہو گیا ہو گا کہ وہی صرف تلوار کی زبان سمجھتے ہیں؟

میں نے کہا: عالجیاد، میں ایک خوشخبری لے کر آیا ہوں۔

"قسطنطنیہ سے ہم صرف ایک خبر سن کر خوش ہو سکتے ہیں اور وہ یہ کہ دو میوں نے ہماری فوج کے لئے شہر

کے دو دانے گول دیئے ہیں۔

"عالجیاد قسطنطنیہ میں انقلاب آ چکا ہے۔" واکس بائیں کے بائیں تھپ ہر چکا ہے اور دو میوں نے

افرنی ٹھیک کے گور کے بیٹے ہرقل کو تخت پر بٹھا دیا ہے، واکس کہہ جو سامنے ہنستا ہر میوں کے حق کے تلواری

تھے گرفتار کرنے گئے ہیں، ہرقل نے حکومت پر قبضہ کر کے بی بی میروانی کو حکم دیا کہ وہاں تک انقلاب سے

قبل مجھے قسطنطنیہ کے قیدی مانے سے مزید خبریں ہی منتقل کر دیا گیا تھا اور ہرقل کی یہ خواہش تھی کہ میں انقلاب کے

شع کرنے سے پہلے اس سے ملاقات کروں۔ مگر پھر مجھے دوبارہ قسطنطنیہ جانا پڑا، اب حضور کا یہ پیغام ہم ہرقل

نہر سے اس کا دوستی کا پیغام نے کہ ضرور کی قدر می کے لئے حاضر ہونا ہے۔

پرویز نے ایمان سے جواب دیا: قسطنطنیہ کے انقلاب کی خبر اب بہت پرانی ہو چکی ہے، جس صورت

میں اب کا محسوس ہے کہ جنگ میں تاریخ کے باعث ہم قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کا بہترین موقع کو چکے ہیں، اب

حور کے لئے ہیں زیادہ تیاری کی ضرورت ہے۔

میں نے کہا: لیکن ہمارا دشمن اب اس کا پکا ہے اور دو می کا نیا مکمل انسانی کے بغیر ہمارے جائز مطالبات

ماننے کو تیار ہے۔

پرویز نے کہا: اگر یہ بات ہے تو ہمارا اپنا مطالبہ یہ ہے کہ ہمارے لشکر کے لئے قسطنطنیہ کے دروازے

گول دیئے جائیں۔

میں نے کہا: "عالجیاد، قسطنطنیہ دو می کا دارالامنت ہے اور اس کی حفاظت کے لئے لاکھوں انسان

جان بازی لگا دی گئے۔

پرویز نے سچ ہو کر کہا: "تم کہہ رہے ہو کہ ہم قسطنطنیہ فتح نہیں کر سکیں گے؟

"نہیں عالجیاد، اس صورت پر کہنا چاہتا ہوں کہ جن حالات نے حضور کو روم سے جنگ کرنے پر مجبور کیا

حضور بدل چکے ہیں اور ہرقل اس کی غلطیوں کی تلافی کرنے پر آمادہ ہے۔

پرویز نے کہا: "سین، اہل ہمارے ایک بیاد اور دو میوں کا یہ اہل بادشاہت کرنے کی کوشش نہیں کرنی

پا بیٹے کو کسی بی بی نے آئے دو میوں کا حضور نہادیا ہے، تم ہمارے لہجی کی بیعت سے قسطنطنیہ گئے تھے اور

انہوں نے تمہیں قیدی مانے میں ڈال دیا تھا، لیکن اب تم اس فوج کو راستہ دکھاؤ گے جو تمہارے لئے غصہ کر کے

مقل کا دواہ گول ملتی ہے، یہ تمہیں قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کرنے والی فوج کے ہرول کی کان سنہنا چاہتے

ہیں لیکن تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم شکستہ ہو رہے ہو۔ اس لئے تمہیں آرام کرنے کی اجازت دیتے ہیں، اس کے

بعد تمہیں ضروری ہدایات ملی جائیں گی۔" مہمان خانہ کا وہ فراس بات کا خیال رکھے گا کہ یہاں تمہارے قیام

کے احکامات قہری قریح سے زیادہ خوشگوار ہوں، اور اگر وہ قہری قریح کے سامان مہیا نہ کر سکے تو تم شہر کے

کسی مکمل کا دواہ دہنپے لئے بند نہیں پاز گئے۔

سین غلبہ کیا۔ عایدہ ابھی اپنی شکست کا احساس نہیں، ایک غلام کے لئے اپنے اٹاکے کمر کی آہیں
سب سے بڑا نام ہے لیکن میری بوری اور بیٹی دشمن ہیں وہی اور جب معلوم نہیں کرو کہ میں مغل نہیں۔
اگر اعلازت پر عروس حاضر جنگ کا رخ کرے تو پہلے ہی کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

پہلے غصہ سے نرم ہو کر کہا یہ بات میں معلوم نہ تھی، بہادر خیال خاکمر انہیں ساتھ لے گئے قرب
قرب و مشق پہنچ کر بہادر اخطار کرے۔ بہت جلد وہاں پہنچ گئے، جس یقین سے کہ دشمن تبدیلہ حال پہنچے
سے پہلے فرار ہو چکا اور اگر انہیں ایشیائے کوچک کے مضافہ پر بھیجے کہ وہاں ہم ہمدردی سونپ کر دیں
میں نے اصل مندی سے سر جھکا کر کہنے لگا بہادر! آپ اس غلام کا احاطہ کاغذ پائیں گے۔

پہلے نہ کہا، اگر کسی درجہ سے دشمن کا محاورہ طریق ہمارے تو قیاس پر سادگی مدد کرنا چاہیے لیکن
یاد رکھو کہ تم آئندہ وہاں سے شہ سے غرضوں کی حمایت میں ایک فتنہ ساز بھی چند نہیں کریں گے شہنشاہ
یہ کہہ کر اخطار آہستہ آہستہ قدم اٹھانے کا احتساب کرے کہ وہاں ہمارے بیٹے عارضی سے ایک صحر
کی طرف دیکھتے ہیں اور ہر آگے بڑھ کر وہاں کی سرحد پر پہنچنے لگے۔

ایک دوسری بیڑا نے اس کے کان میں کہا کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں اگر آپ کی بیکر کوئی عروس کی طرح کی رہی
کرنا تو شاید اس کی کمال آتا، وہی جاتی۔

میں نے کوئی جواب نہ دیا، اور خوش ہونے کی بجائے یہ عروس کرنا خاکمر کے مبارکباد دینے والی غصہ
کا خلق بننا شروع ہوئی۔

ایک صامت جد میں میں سولہ کے بھروسہ دشمن کا رخ کرنا، وہاں لوگوں میں سے عطا بہرہ جی
حالات میں بھی سگوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن آج بھی کاچہرہ اڑا ہوا تھا، اپنی بوری اور کمر کی بیٹی سے زیادہ
’پرہیز کے خزانہ کے شوق پریشانی تھی، اٹھائیں داخل ہونے سے قبل وہی ہوتا تھا شہنشاہ، اے دیکھتے
ہی خوشی سے اچھل پڑے گا۔ اور شہنشاہ کی طرف سے صلح کے بیانیہ کو آمینا اور شام کی قربت سے زیادہ
اہمیت دی جائے گی۔ پر یہ اس کے لئے صرف ایک شہنشاہ کا رخ تھا، لیکن کما حقہ اس کی اور جانی کا دوست
بھی ضابطہ عمل کے ماحولوں نے اس کا راستہ دکھ کر ہے کہ ہنسنے کی کوشش کی تھی کہ جہاں پتا آج

آپ سے شکایت نہیں کر سکیں گے اس کاچہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ اگر وہ فروخت داغمت نہ کرتا تو وہ
معاذرت کے ایک گستاخ کے لئے خیر فرما دینے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ ہر چہ ہم شاہی نقیب ملاقات کرنے
ہاں کے نام کاچہرہ اخطار اس کا فخر خندہ جہن کی سرنگین کے ایک حقدار و معمولی فخر خفایت حلاوت سے شکایت
ونے تھے، ہادی ہادی دہا میں عارضی سے وہاں پر نکل رہے تھے اور وہاں ہی کی حالت میں باہر شہل باد شاہی
وہی ہوتا تھا شہنشاہ و دلفروغ شہنشاہ کو اس کی آمد کی اطلاع دی ہو۔ کبھی آئے یہ خیال پریشان کرنے لگا تھا
دہا میں اس کے مقبول اور عاصدوں کا بچہ بھائی ہو چکا ہے ہر چہ سب سے عروس نقیب نے اسے آواز
دی تو اس کے سانس لگے جاتے رہے، لیکن اس ملاقات کے بعد اسے ایسا احساس ہوتا تھا کہ دنیا بدل چکی ہے
انکار کا کاغذ اس شخص سے خفایت تھا، جیسے وہ بچپن سے جانتا تھا اور جس کے لئے اس نے بار بار اپنی جان کی
بازی لگائی تھی شہنشاہ کی مرموری سے زیادہ اسے اس بات کی شکایت تھی کہ وہاں میں جہن ایسے لوگوں نے
بھی اس کی سب سے کامیاب دیکھا تھا، جنہیں اس کے ساتھ انگوٹھا کر کے کی جرات نہ ہوتی تھی۔

انفارم کے مدافروں نے کہہ دیا میں خاصی در تک اپنے دل پر ایک کتابی برداشت جو عروس کی کتاب
لیکن اہلک اس کے دل میں ایک ایک خیال آیا اور اسے مستقبل کے اپنی پڑائیں کی ایک نئی روشنی دکھائی دینے
لگی۔ اور سوچ رہا تھا۔ کیا شہنشاہ نے مجھے تسلی کی طرف میں تھی کرنے والی فرج کے برادر کی کان
چوٹی نہیں کی میرے نقیب اور عاصد اب کسی سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں اپنے آٹا کی انگوٹھوں سے ہر گاہ ہر
شہنشاہ کو یہ غلطی ہو گئی تھی کہ میں دوسروں کی طرف دلی گردا ہوں اسباب شاید مجھے بتائی سے عزت آتا ہے
لیکن اب یہ ثابت کر دیکھا میرے اختیار میں نہیں کہ ان کی بہت کھڑکے کھیل مجھ سے بہتر نہیں جانتا
میں ایک سپاہی ہوں اور ایک سپاہی کا حکم مجھ سے کی نہیں چھین سکتا۔

اب اس کے ذہن میں تسلی کی جگہ کے شوق فتنے تیار ہو رہے تھے لیکن پھر اچھے اپنی بوری لہر
چنی کانیاں کیا اور اسے ایک کبھی ہی عروس پر نہ لگی۔ وہ اپنے دل سے پھر اڑا تھا کہ ان عاصدوں کی
جگہ عارضی ہے۔ کیا وہ کسی موت کے بعد پائے حالات بدل نہیں گئے کیا دوسروں کے خلاف کوششیں
وقت مجھے خیال پریشان نہیں کرے گا کہ میں اپنی بوری کے ساتھ جہادی گردا ہوں۔ جب میں اسے یہ بات نہ

کچھ تسلط پر چڑھائی کرنے والی طرح کی رہنمائی سونپی گئی ہے۔ وہ دیکھا خیال کرے گی۔ میں نے خبر
اُٹھے جیسے وہ ان مٹی کا اب دوم اور ایمان کی روشنی ختم ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھیوں میں سے
قتل کی خبر سننے کے بعد اس نے اسے ہی قتل دی حتیٰ کہ اس دوم اور ایمان کے تعلقات غراب نہیں ہو سکتے
لیکن اس میں کیا کر سکتا ہوں؟

میں نے پاس اس سوال کو کوئی جواب نہ دیا، پروردگار سے ملاقات کے بعد اسے یہ یقین ہو چکا تھا کہ
جنگ کو روکنا اب اُس کے جس کی بات نہیں دی۔ اور اپنے دشمن اُس کا آخری فیصلہ ہی تھا کہ میں
صرف ایک سپاہی ہوں۔



باقی راستے کسی پریشانی کا سامنا نہ کر سکا۔ اس کے ساتھیوں نے ایک رات دمشق سے دھکی
کے فاصلے پر ایک چوٹی کی بستی میں قبا رکھا۔ راستہ کی دوسری بستیوں کی طرح اس بستی میں بھی صرف تارکمان
اور جدا جدا رہتے تھے۔ غرض حال لوگ اپنے گھراں پر دُور دراز ہو چکے تھے۔ ایک ہڈے گمان نے اپنے جہیز پر
سے باہر نکل کر اس مسافروں کا غیر متقدم کیا اور جب حاکم نے اُس سے رستہ کے متعلق پوچھا تو اُس نے کہا جانا
میں کوئی رستہ نہیں لیکن گاؤں کے سب سے بڑے رئیس کا مکان خالی پڑا ہے۔ ایک بڑے ڈاکے رکھوں
کوئی نہیں، اگر آپ اس مکان میں ٹھہرنا پسند کریں تو اسے کوئی دھڑکنے لگا۔

حاکم نے کہا: ہم دمشق پہنچنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے گھوڑے خراب ہیں اور ان خواتین کو بھی قدام
کی ضرورت ہے۔ آج رات ہم تہمدارے مکان میں اور یہ فیصلہ کرنا اعتبار کام ہے کہ یہیں کہاں ٹھہرنا چاہیے۔

گمان نے جواب دیا: جناب! اگر آپ کے تمام کسان یا نہ بڑا تو آپ کو اپنے جہیز پر سے مشربانے
پر ضرور کامیابی میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے لئے بستی کے رئیس کا مکان زیادہ موزوں ہوگا۔ غرض بات یہی
سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ دمشق کو کس جادے سے ہیں؟ آپ وہاں کے حالات سے بے خبر نہیں ہو سکتے۔

حاکم نے جواب دیا: ہم وہاں کے حالات سے بے خبر نہیں ہیں لیکن ہمارے لئے وہاں پہنچنا ضروری ہے۔

اس وقت ہمارے سب سے بڑا مسئلہ اس کے گھرنے کے لئے کوئی پناہ تلاش کرنا ہے۔

”تینے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ گمان نے یہ کہہ کر حاکم کے گھوڑے کی باگ چلی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک کھنڈہ جلی کے دروازے کے سامنے گھوڑوں سے اُترے۔ گمان نے مکان کے
خارجہ کو آواز دی۔ ایک دوڑا آئی۔ دروازہ کھلی کر باہر نکلا اور جب اس کو حاکم اور اس کے ساتھیوں کی
حالت دیکھنے لگا۔

گمان نے کہا: یہی میں مرانے تلاش کر رہے تھے اور میں انہیں یہاں نے آیا ہوں؟
لوگ نے حاکم کی طرف دیکھا اور کہا: میرا ملک یہاں نہیں ہے کیس اگر آپ یہاں ٹھہرنا پسند کریں تو
مجھے بہت خوشی ہوگی۔ یہ سدا مکان خالی پڑا ہے۔ آئیے۔

حاکم نے کہا: تمہیں یہاں گھوڑوں کے لئے چارے کا بندوبست کرنا پڑے گا یہ بہت جگہ ہے۔
لوگ نے کہا: جناب! آپ فکر نہ کریں؟

دو چار دھڑکی کے اندر داخل ہوئے اور لوگ نے گمان سے کہا: تمہارا گھوڑا اسے اصل میں لے جاؤ۔
میں اس کے لئے کھانا تیار کر رہا ہوں۔

حاکم نے کہا: ہمارے گھوڑے کے لئے تو اس کی صفوں کی ضرورت نہیں۔ ان حالات میں ہمارے لئے
کوئی دھڑکی بھی ایک نعمت ہوگی؟

لوگ نے جواب دیا: جناب! میرے قاتل نے یہاں سے دروازہ ہرقتہ وقت پر کھول دیا تھا کہ جاؤ یہی میری
کھلم نہیں مانی چاہیں۔ اس لئے میں ہر روز ایک جگہ کاٹ کر پڑھوں کہ یہیں آج میں ہے۔ جہیز
کی حفاظت کا نام رکھتے گھر میں پڑا ہے۔

حاکم نے کہا: لیکن تمہیں سب سے پہلے ہمارے گھوڑوں کے لئے چارے کا بندوبست کرنا چاہیے وہ
بہت جگہ ہے۔

لوگ نے کہا: جناب! اگر آپ یہاں گھوڑے لے کر آتے تو مجھے ہمارے گھس کے ذخیرے میں کمی نہ آتی۔

حاکم نے یہ سنا اور غصے کی طرف متوجہ ہو کر کہا: آپ اندر نشتر لے جائیے میں گھوڑے بندھا کر آؤں گا۔

مقتدی رہے اور یہی حال فلسطین ایک کشادہ کمرے میں بھی سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ حاکم نہیں ملاحظہ فرما
داخل ہوا اور اس نے ایک کرسی پر بیٹھ کر اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا: مجھے امید نہ تھی کہ اس قسم کی جتنی باتیں
اکرام وہ ہو کر مل جائیں گی۔ یہ لڑکائی نیک آدمی مسلم ہوتا ہے؟

یہودیہ نے کہا: آپ کہتے ہیں کہ یہاں بھی کوئی غلطو نہیں؟

حاکم نے اطمینان سے جواب دیا: مجھے یقین ہے کہ اگر آپ یہ اعلان کر دیں کہ آپ ایرانی ہیں تو
بھی آپ کو کوئی غلطو نہیں۔ اس قسم کی صرف وہ لڑکوں وہ گئے ہیں جو اپنے عقیدے میں یا ایرانیوں کی طرف
میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے۔ وہ آدمی جو یہیں یہاں کے لڑکے کا یہ کہہ رہا تھا کہ ہم بیڑوں کا گڑھ ہیں، وہ
بیڑوں کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں دیکھتا کہ ان کو ان کا گرفت دہریوں کے ساتھ آجے یا ایرانیوں کے
یہودیہ نے کہا: آپ اس بات کا تو ذرا غور فرمیں، اگر کوئی پہلا دیکھ کر اسے یہ یقین ہے مسلم نہیں کہ دشمن
کرم کی حالت کا سامنا کریں گے؟

حاکم نے جواب دیا: دشمن میں ایرانی لشکر کو کوئی جہدہ دار آپ کے شہر کے نام سے لڑنا نہ ہوگا۔ مجھے
یقین ہے کہ وہاں آپ کے والد کی حیثیت حاکم دہریوں سے مختلف ہوگی۔ پھر یہی ممکن ہے کہ شہر کے بعض
کے شہر کو اگر دیکھا جائے اور وہ دشمن پہنچے ہوں؟

فلسطین بولی: اگر میرے ابا جان تیرے سے برا ہو چکے ہوتے تو وہ دشمن میں پہلا انتظار کرنے کی بجائے فرار
کے کر رہے ہوتے؟

یہودیہ نے حاکم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیشا! تمہارے والدین زندہ ہیں؟

”نہیں“ اس نے جواب دیا۔

وہ قدرے توقف کے بعد بولی: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں آپس ایک مدت سے جانتی ہوں کہ
تمہیں بیٹا کہتے ہوئے مجھے ایک طرح کی خوشی اور تسکین محسوس ہوتی ہے۔ لیکن ابھی تک مجھے یہ پوچھنے کا موقع نہیں
کہ تم کی حالت میں اپنے گھر سے کتنے دور ہے۔ تمہاری صورت ان انسانوں سے مختلف ہے کہ کسی کے ساتھ بڑائی یا
نزدائی کر سکتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ تم کبھی اس دور ایک ماں کی سب سے بڑی خواہش یہ جانتی ہے کہ وہ اپنے

بچے کے دنگہ دو میں شریک ہو کر ان کے باغ و بستان میں سرگشت منہا چاہتی ہوں۔ اگر میں تمہاری کوئی حد نہ
زنی تو کم از کم تمہیں قتل جہنم سے سکون ملے۔

حاکم نے جواب دیا: میں آپ کا شکر ادا کروں لیکن میری سرگشت میں کہ آپ کو ایک نہی کو فت کے
سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ممکن ہے آپ میں مجھے ایک دیر انداز دیکھ لیں؟
”نہیں، جتنا اہم ستارہ؟“

یہودیہ کے اعزاز پر حاکم نے مانتی کے وہ واقعات بیان کر دیئے، جی کے باعث اس کے ہاتھ شرب
کی تہی خشک ہو چکی تھی۔

فلسطین کی عمر وہی کا اس کرتے ہوئے اس نے میرے اپنی محبت کی داستان کی تفصیلات میں
جاننے کی کوشش نہ کی لیکن اپنی گفتگو کے دوران میں جب بھی وہ فلسطین کی طرف دیکھتے تو اسے ایسا محسوس ہوتا
تھا کہ اس کی ذہن ٹھاہیں، اس کے احساس کی گہرائیوں میں جھانک رہی ہیں۔

جب وہ وحشی کے گھر کو آنکری منتظر بیان کرنے کے بعد حاضر ہو گیا تو فلسطین کی آنکھوں سے آنسو چھلک
رہے تھے اور وہ اپنی ماں سے یہ کہہ رہی تھی: ”ای! ابھی اب بھی میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی
کہ جب یہ اپنے وطن سے دور ہو جائے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی
کہ جب یہ اپنے وطن سے دور ہو جائے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی

یائے راستے کی کسی بھی یا شہر میں چھوڑ آئے ہوں گے۔ مجھے یہ بات بھی بیوقوفانہ محسوس نہیں ہوتی تھی کہ اس
کے دشمن نے بھی کیا ہوگا اور وہ میرا چھین کر رہیں گے۔ ای! اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میں ہرگز
یہ دیکھنا نہ چاہتی کہ وہ انہیں قتل کر دے۔ میں اپنے ابا جان سے انتظار کرتی کہ وہ ان کی مدد کریں۔ میں کسی کے پاس جا کر
یہ لڑائی کوئی کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی کہ وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی

یہ لڑائی کوئی کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی کہ وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی
کہ جب یہ اپنے وطن سے دور ہو جائے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی
کہ جب یہ اپنے وطن سے دور ہو جائے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی

یہودیہ نے میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی کہ وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی
کہ جب یہ اپنے وطن سے دور ہو جائے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی
کہ جب یہ اپنے وطن سے دور ہو جائے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور میرا کتہہ کتے ہیں آتا۔ میں سوچا ہی تھی

مقرضی در بعد از رکعتانے کر آیا اور وہ در سفر خان پر بیٹھ گئے۔ عاصم کھانے سے قادر کا ہوتے ہی دربار
کمرے میں چلا گیا اور یسینا اور فطینہ اُسی کمرے میں لوگئیں۔

پچھلے پیر سبباً نے فطینہ کو سبزو ڈاگر گہری خیمہ سے بیاد کیا اور کہا: "بیٹی! اب صبح ہو رہی ہے وہ سوز کی
تیار کر دو۔" فطینہ نے انھیں بتے ہوئے کہا: "ای ماں! ابھی مسجیدات ہوتی ہے، انہیں نہ کہا تو کچھ
پیر گھوڑے تیار کر کے ہیں بگاڑیں گے۔"

"بیٹی! میں نے ساتھ کے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آہستہ مٹی مٹی میرا خیال ہے کہ وہ اصلوں کی طرف نکلتا
"اچھا! اٹھتی ہوں۔" فطینہ نے اٹھائی لے کر کوٹ دیتے ہوئے کہا۔

ماں نے پوچھا: "بیٹی! تمہاری طبیعت تو شیک ہے نا؟"
"ہاں، اقی ماں! میں بالکل شیک ہوں لیکن میری بھانجے کو بھی نہیں جانتا۔"

صحن میں پاؤں کی آہستہ سان دی ہو کر پھر اُسی نے آہستہ سے دروازہ کھٹکتا ہے ہونے کہا۔ فطینہ!۔
یہ عاصم کی آواز مٹی فطینہ نے بلدی سے اُٹھ کر دروازہ کھولا تو وہ ایک دوی کی جگہ سے ایک حب کے

پاس میں اُس کے سامنے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: "اس سے آگے میں دوی لباس میں مڑ کر باغیچہ بھتا ہوں۔
وہ ڈر کر بچے دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ اُس نے یہ خیال کیا تھا کہ دوی فری کا کوئی حب دستریاں پہنچا گیا ہے۔ میں نے ڈری

مٹل سے اُٹھ کر مٹی دی ہے۔ گھوڑے تیار ہیں۔ آپ بلدی سے تیار ہو کر اصل میں کام میں ہوں وہاں آپ کا
انتظار کرتا ہوں۔"



پندریل اور سفر کرنے کے بعد انہیں دستک کے صحن منظر دکھائی دے رہے تھے۔ فطینہ اب اس دوی کی
سے فاصلہ نظر آتی تھی۔ عاصم نے انتظار میں رہی کہ حالت میں دیکھا تھا، انھوں نے مصائب کے بدلہ جھٹ پنے
تھے اور اس کا سنیہ اور صدمہ چہرہ، ایک ایک کھتے ہوئے پھول کی طرح شگفتہ تھا۔ یہاں تک سیلاب بھی غور اور چٹیل
دکان، بیجی مٹی، اب اسے پہنچا کر نہ دکان کی طرف سے کوئی فائدہ تھا لیکن دشمن کے متعلق طرح طرح کے

جانتے نہ پریشان کر رہے تھے اور وہ گرجا نہ گھوڑے پر بیٹھ کر بیٹھی تھی۔

فطینہ نے اپنا گھوڑا اُس کے قریب کرتے ہوئے کہا: "ای ماں! اب آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

ہم مقرضی ہیں جس کو کھجے جانے کے لئے وہاں ایرانی لشکر کی موجودگی میں کسی کوئی ضرر نہ ہوگا۔"

ایسینا نے جواب دیا: "بیٹی! میں تمہارے نانا کے متعلق سوچ رہی ہوں۔ خدا سلو، وہ کس حال میں ہوگا
تاج شکر کی شہر میں داخل ہوتا ہے تو کسی پر غم نہیں کرتا۔"

فطینہ نے سنیہ پر کر کہا: "ای ماں! مجھے یقین ہے کہ اگر وہاں کے سپاہی ہمارے لشکر کی حفاظت کر رہے
ہوں گے وہ میرے باپ سے واقف نہیں ہو سکتے۔"

"بیٹی! مجھے دوسرے کراں حالات میں تمہارے نانا کی یاد تازہ ہیں گوارا نہیں کریں گے کہ میں کا ضرر
ہوں گوارا نہیں دے دو مشق کے باشندوں پر مقام کئے گا نہیں، یہاں پہانے کی فکر نہیں ہوگی۔ سادوں پر تمہارے

باپ کے متعلق میں پریشان ہوں۔ فطینہ کے دلگ شام میں، دیشوں کے مخالف کی، استائیں سننے کے بعد انہیں
کسی نیک ملک کا مسکن نہیں سمجھیں گے۔ مگر انہوں نے اُن کو کوئی اور مٹی ملنے کی بھی جگہ کے دوران میں اُن کا قید

سے سادہ ناکل نہیں۔"

فطینہ کے چہرے پر ادا سی کے بدل چلا گئے۔ دیکھو اور وہ مٹی سے سر جھکا کر اپنی ماں کے ساتھ چلتی
رہی اور پھر گھوڑے کو اڑا کر عاصم سے جاتی۔

عاصم نے پوچھا: "بیٹی! تم جہ فطینہ!۔"

فطینہ تو دسے وقتوں کے بعد رہی۔ "ای ماں میرے نانا کے متعلق بہت پریشان ہیں، ان میں بھی یہ
سچی رہی ہوں کہ جب تاج شکر کے سپاہی کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو وہ جان اور دوا سے تیز نہیں کیا کرتے۔"

عاصم نے کہا: "تمہیں اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے باپ کا نام تمہارے
نانا کے لئے ایک دھماکا کام دے گا۔"

"آپ میرے نانا کو نہیں جانتے وہ اپنی جان کے خوف سے دوسرے دشمن کی پناہ مانگا اور نہیں کرے گا۔
اور میرے نانا کو یہ کہنے کے لئے سوجھ بوجھ ہیں کہ میں پرانے شہنشاہ کا دوست ہوں اور یہ بڑا خوش بخت۔"

خیزنے کے لیے چڑھے سے ایک اہل لڑائی کی خوشیاں دھست پر کھلی جس عرصہ ایک بار پھر اپنی طرف سے باز
 دکنی دے رہی تھی۔

حاجم نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا: "خلیفہ! ہمارا سفر ختم ہوئے والا ہے۔ اس وقت میری سب سے بڑی
 خواہش یہ ہے کہ سب تم اپنے گھر کے اندر پاؤں دیکھو تو میں دروازے کے باہر کھڑے ہو کر قہار سے قہقہے مٹاؤں
 ہر قہار سے یہ مصروف قہقہے بیشک کہنے میں لگاؤں گی۔" دشمن کے کوسوں دور وہ کچھ دیر سوچ
 کئے یہ تکلیف بہت بڑا انعام ہو گی کہ تم اپنے گھر میں خوش ہو کاشی! آج سب اہل جان بھی دلی بچے کچے ہیں لڑنے
 دشمن کو اور اس کی جگہ سے یہ اطمینان ہو کر قہار ہی تمام زمینیں ختم ہو چکی ہیں۔

خلیفہ نے نیکابا: اگر میرے اہل جان ہو جڑے اور اچھے زمین سے کہ آپ کو دشمن سے کوسوں نڈ بھاڑ
 کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ آپ انہیں اسان لڑاؤ میں نہ پائیں گے۔

حاجم نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا: خلیفہ! جب لڑی ہو جائی تو قہار سے کہنے میں کچھ مشکل
 ہو گا کہ دشمن میں میرے کہنے کوئی جگہ نہ تھی۔

خلیفہ نے کہا: ہمارا گھر دماغ میں ہے اور میں اہل جان سے کہوں گی کہ وہ آپ کو فوج میں کوئی بڑا جہد
 دے کہ وہاں پہنچ جائیں۔

"میں! میرے کہنے دشمن اور جان میں کوئی فرق نہ ہو گا۔"

"آپ کہاں رہیں گے؟"

"مجھے معلوم نہیں۔ جب میں اپنے ملک سے نکلتا تو میرا خیال تھا کہ مجھے فرس و شام کے کسی اور تار کے
 تان کو کسی مل جائے گی۔ میں کسی کی جھڑپ چاہنے کے لئے بھی تیار تھا۔ لیکن اب میں یہ صبر کرتا ہوں کہ زندگی کی
 تنگیاں میں ان ہی میرا بچا کر رہی ہیں۔ کوئی ایسی جگہ تو کوئی کہ جہاں ایک انسان دوسرے انسان کے خون
 کا پیمانہ بنا ہو۔"

خلیفہ نے مسکرا کر کہا: "اگر آپ میری جگہ کر تو خیر وہ کہنے میں تو میں نا جان سے کہوں گی کہ وہ شام کی تمام
 جھڑپوں کو کسی آپ کے کھانے کر رہی۔ وہ آپ کو کوئی بہتر جگہ دے گا۔ وہی وہاں لکھنے کے شیلے فوجی کچے کچے کھا رہی

ہے۔ یہ بڑا ہو کر دلی نہ پہنچے ہوں اور خدا نخواستہ میرے تباہ ہو گئی مصیبت آگئی ہو اور جب ہم گھر میں پہنچے
 ہر تو آپ کو قہقہوں کی بجائے ہلکی بخنسی سنائی دیں تو آپ میں اپنے حال پر ہر جگہ جگاہ جائیں گے؟"

حاجم نے جواب دیا: "میں معلوم ہے کہ میں ایسے حالات میں تباہ اور اساتذہ مجھڑ مسکوں گا۔"

خلیفہ نے آبدیدہ ہو کر کہا: "آپ بہت دھم دلی ہیں۔ لیکن وہاں آپ ہماری کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور
 یہ بھی ہو گا کہ ان کو دلی کہ آپ ہمارے کہنے کوئی اور خود مولیٰ ہیں۔۔۔ جب آپ اس پہاڑی پر تباہ گئے
 یہ ہر باقی آدمی آپ پر ٹھکرانے والے تھے تو میں اپنے آپ کو سلامت کر رہی تھی اور جب تک آپ واپس نہ
 نہ تھے۔ میں ہر سانس میں آپ کی سلامتی کی دعاؤں کر رہی تھی۔ اب اگر دشمن کے حالات سارا مار نہ جوتے ہیں
 آپ سے درخواست کہ ان کی کہ آپ اپنی جان بچانے کی ٹھکر لیں۔ لیکن میں یہ بھی نہ کہہ سکتی کہ ایک حرب
 جس سے ہمارا کوئی دشمن نہ تھا، ہر پرتا سہرا بانیوں تھا۔"

حاجم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا: "میں چند دن پہلے اپنے عرب ہونے پر ازرا مکت تھا لیکن اب میرا
 کوئی وطن نہیں۔"

خلیفہ کچھ دیر حاجم کے ساتھ چلتی رہی۔ پھر اس نے مرکز چند قدم دور اپنی ماں کی طرف دیکھا اور
 اٹھا کہ کہ اس کا انتظار کر لے۔

کچھ دیر بعد روگ اپنے راستے کے دور دور سرسبز باغات میں سے گزرتے ہوئے دشمن کی ایک صفائی
 مٹی میں داخل ہوئے جہاں جگہ جگہ انسانوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس پاس کے درخت گہروں سے پٹے
 چھسے تھے اور صحن لاشیں جمیں انہوں نے قابلِ توجہ سما مشاعرہ چڑوں کے ڈھانچے دکھائی دینی تھیں۔
 جب مکان کے دروازے کے باہر دو لاشوں پر چڑھ گئے اور گھر دھوا آندائی کر رہے تھے۔ حاجم نے مرکز اپنے
 معین کی طرف دیکھا اور کہا: "اب آپ کو فوجی بہت سے کام ہیں چلے گا۔"

خلیفہ چپقلی: "مذاکے کہنے! میں اس سے ٹھیک کی کوشش کیجئے۔ یہاں تھقی سے میرا دم گٹھ مارا ہے۔"
 حاجم نے اپنے گھوڑے کی رفتار تیز کر دی۔ لیکن جتنی کے دوسری طرف کے حالات بھی اس سے
 تشویش نہ تھے بلکہ یہاں مرکز کے پاس لاشوں کی تعداد زیادہ تھی اور ہر لاش ایک نئی داستان بیان کر رہی

ہمارے لئے قہار ہے ہر سوال کا جواب دینا ضروری نہیں اب بہتر یہی ہے کہ تم ہمارا دستہ چھوڑ دو
 "مصلحت کیلئے اب آپ کی مخالفت میری ضروری ہے آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟"

ہندوستان کے قریب ہے؟

بلکہ ہندوستان ہی میں وہاں تک آپ کے ساتھ جاؤں گا؟

یہ سب سے اختلاف نہ عام اور ضعیف کی طرف دیکھا اور اپنے گھوڑے کو بڑھادی میرانی اسرار میں
 پہنچا وہاں کے ساتھ جاکر چلے گئے تو ان کی پاس قدم کے فاصلے پر ہوا نہ سے گزرتے ہی انہیں چنا دینے
 اور ان کے دینے کے لباس ایا ان کی کہناں سے تھے۔ یہ لوگ تین تین چلتا ان عورتوں کے بال پر کڑکھینچتے
 ایک ایک کے اندھے گئے اور ضعیف اور اس کی ہن پر کو رو اپنے گھوڑے سے لوگ کر ان کی جگہ رو دیکھی تھیں
 "آؤ خیر یہ سب سنا دینا اس شخص سے غائب ہو کر چو پتا تیر لوگ کہاں سے آئے ہیں؟"

اُس نے جواب دیا: "یہ مجھ، چند اور میں کے قبائل سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمارے طبع ہیں؟"

"تم ان مظلوم عورتوں کی مدد نہیں کر سکتے؟"

ایسا ہی افسر نے جواب دیا: "جواب یہاں سے ہر سال کی طرف سے انہیں یہی یاد آ رہی ہے اس لئے چاہئے کہ وہاں
 نہ ہو کہ یہ لوگ ہم نہیں جانتے تھے اس میں کوئی بات بھانسنے کے لئے مجھے ان کے سروا کو تلاش کرنا پڑے گا لیکن آپ
 "یہ ہر سال ان کا سب نہیں، چلے آتے؟"

یہ سب سنا کر کہہ کر اپنے گھوڑے کو بڑھادی اور عام اور ضعیف اس کے پیچھے چلے گئے۔ ہتھوڑی اور ان کے ہاتھ
 ایک ٹکڑی کے سامنے دے کر گھوڑوں سے اتر پڑے۔ "عام سے نہیں گھوڑوں کی پائیں پر نہیں اور ضعیف اور
 نکلی ان کے ہاتھ پر کر کے ان کے ہاتھ پر ہوا نہ سے ہر دو رنگ دینے لگیں، جب چڑھنے کوئی جواب دیا تو یہ سب افسر
 "نہیں میں لوگوں کو تو نہیں دینے لگی۔"

ایک ایک اندھے سے زخمی کی کڑکڑاہٹ سنائی دی اور یہ سب اور ضعیف ہمدانی کو دھکیں کر اغراض داخل
 تھک دھک دھک مٹنے والا اپنے لباس سے عریض مظلوم پر اتار دیا۔ اُس نے اپنی زبان میں کہہ بھاننے کی کوشش کی
 "نہیں اُس کی طرف حرم ہوتے ہیں یہاں میں جانتی ہوں اُس کے عمل کو۔"

حق: "وہ قدم قدم پر غواشی مناخو کہتے ہوئے شہر کے مشرقی دروازے کے قریب پہنچے۔ باہر ستر چاروں
 دستہ گشت کر رہے تھے۔ اور دروازے کے سامنے ایک دو دستہ پرانی فیلنگس تھیں جن میں سپاہیں
 ایک گروہ نے کچھ فاصلے سے عام انداس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور شہر چاہتے ہوئے جگہ جگہ کی
 گرد تھیں ہو گئے۔"

ایک آدمی نے اس سے ہوا دے کا افسر مظلوم پر اتار دیا۔ عام سے غائب ہو کر گذریں کی بات تم نے یہ فرج نہ
 کہاں سے حاصل کیا ہے؟

عام سے سر ہٹے ہوئے عربی زبان میں جواب دیا: "میں قہار کی زبان نہیں سمجھتا؟
 میرا نے افسر نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: "میں پہلی بار ایک عرب کی قید میں مددی گھوڑوں کو
 قید میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن کیا قہار سے خیال میں یہ دو گھوڑے ایک آدمی کی مزدور سے منیا دے نہیں؟
 اُس کے سامنے جو کہ دندوں کی طرح ضعیف اور ضعیف کی طرف دیکھنے لگے۔"

یہ سب سنا کر اُس نے اپنے الے پہلی پر کر کہا: "یہ گھوڑا تم کہاں سے لایا ہے؟ یہ جی میں کی جی میں اور میری بی بی چڑھ
 ایسا ہی افسر یہ سب سنا کر اُس نے اپنے الے پہلی پر کر کہا: "یہ گھوڑا تم کہاں سے لایا ہے؟ یہ جی میں کی جی میں اور میری بی بی چڑھ
 طرف دیکھنے لگا پھر اُس نے اپنے ضعیف کی کوشش کرتے ہوئے کہا: "میں کون سے ہے؟"

یہ سب سنا کر جواب دیا: "میں یہ سوال یہاں کے شہنشاہ سے کر سکتے ہیں اور اگر یہاں حاکم کو کوئی باشندہ ہے تو
 وہ یہاں سے تاراج نہیں کر سکتا؟"

ایک سپاہی نے اُس کے سر کے کان میں کہہ کر کہا: "اُس کے ہیرے کا رنگ نندو چڑگا۔"

اُس نے تجا نہ لیا۔ "میرے عزیز خاتون! مجھ سے مجھ کی ہوتی ہیں آپ سے سانی چاہتا ہوں۔ اور آپ کے
 کسی اور کو کے ساتھ بھی گشت میں نہیں کر سکتا۔ اگر میں عرب نے آپ کے ساتھ کوئی بد عمل کی ہے تو میں اس کی
 گمان اور دوں گا؟"

یہ سب سنا کر جواب دیا: "اُس عرب نے ہمارے جان و حرمت بچانی ہے؟"

ایسا ہی افسر نے کہا: "مصلحت کیلئے اس میں کوہم جانتے ہیں وہ تو شاید ضعیف میں ہیں آپ کہاں سے آئے ہیں؟"

فطینہ نہ جواب دیا۔ میرا ہے اسی طرح نہیں سچاں کی لیکن میرا خیال ہے کہ وہ دھوکا ہی نہیں دے رہا ہے۔ اُسے پہلے کہہ رہا تھا کہ وہ دیکھا تھا۔

یہ سید نے اُنکے بڑے کرشمے کی کرسٹ کا دوازہ کھٹکتے ہوئے کہا: "دوازہ گھوڑے ہیں اب کوئی غصہ نہیں
میں تہا دی سفالت کا ذمہ سہی ہیں۔ میں دس سید ہیں۔"

ایک عورت دو اذہ کو مل کر بیاہ کر لی، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہر سرے سے وحشت بریں لہجہ میں یہ بڑا زنجیر لٹا ہوا سفید رنگ کا لباس پہنا کر کہا: ”وہ پختہ نہیں ہے جتنا کہ بے حس و حرکت کھڑی ہے۔“

پھر اس نے اپنا ایک آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی قوار اُستانی اور گھر میں سے کسی پر محو کرنے کی کوشش کی ایک عاصم نے جاگ کر اس کا ماتہ پکڑ لیا۔ وہ پلان ”مجھے چھو دو۔ خدا کے لئے! مجھے انتقام لینے دو تم نہیں جانتے۔“

لگتا ظالم ہے، اس نے میرے شوہر کو قتل کیا ہے۔ میں میں کی ہے.....؟“ تم یہ عورت کی آواز دسکیں

میں کہہ رہا ہوں اس کی آنکھوں میں آنسو چھپنے لگے۔

ماحم نے اُس کے ہاتھ سے تھوڑا پھینک دیا اور پھر وہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی۔

ایمان افرنے پر مبیایے سوال کیا ہے آپ کی بہن جہ:

اُس نے جواب دیا: ”یہ ہمارے ایک پڑوسی کی بیوی ہے۔“

فطینہ نے کہا: ”یہاں تو اس مسئلے سے کام لو، اور خدا کے لئے جیسے تمہاں کے متعلق جانو؟“

”تمہارے نانا جان یہاں نہیں ہیں، بہانہ بنے اپنی سسکیاں منہ پر لٹکائی کر کشمکش کرتے ہوئے کہا۔

”وہ کہاں ہیں؟“

”ابنیں زندہ بجا دی گئیں، دُشمن والوں کو ایک بے گناہ آدمی کی جان لینے کی سزا ملی ہے۔ میرے مخلص غلام ہیں پچا پنے کی کوششیں کی جتنی کہ جیسے ہوتا۔ اور کسی ایسی برائی نے میری آنکھوں کے سامنے آپ کے ہونے کا رنگ دکھا گھونٹ دیا۔“

یہ سب لے کر چلا۔ میرے باپ کو زندہ جانے لگا تو کہنے لگے:

”انہیں مدعی سپاہی پکڑ کر لے گئے تھے۔ والد ہمارا بشپ اور شہر کے سینکڑوں آدمیوں کا جلوس اُن کی طرف

جہاں ان پر ایوانوں کے جاسوس ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔

پریشانے خودتی ہوتی تھاناز میں کہا۔ تمہیں یقین ہے کہ میرے باپ کو زندہ ملا دیا گیا۔

ہاں! جب تک چٹا گولہ لٹائی گئی تھی تو میرا شوہر ہر لمحے کے گنی آدمی وہاں موجود تھے۔

”اور اگلے کے لوگوں نے اُن کی کوئی حد نہ کی؟“

ان کے سینکڑوں ہمدرد وہ جتنے لیکن کیسا ان کے حالات کے فحشہ کے بعد کسی کو ان کے غلاب دم لئے
ت نہ تھی۔ اور شہر کے اوس کی اکثریت بھی ان کے غلاب مشعل پر کھڑی تھی؟

یو سی اے اور سفینہ قیروہ میں کیمونسٹ کی قیادت میں چاروں بھائیوں نے اپنی اپنی سرحدوں سے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کی حالت میں کراچی، اسلام آباد، کابل اور پشاور کے شہریوں کو گولیوں میں سے مارنے لگے تھے۔ پاکستانی کرکٹ میں داخل ہوا اور اس نے اپنے بھائیوں کو گولیوں کے شعلوں میں لے کر لے لیا۔ اور وہیں سے دھڑکے ہوئے تھے۔

”انہیں پڑاؤ میں لے جاؤ، شراب کا نشہ کھڑے کے بعد اُن کا دل کا ٹیک بڑھ جائے گا۔ لیکن پہلے اُن کے کمرے میں سے نکال دو کہ ان کے چار کمرے میں کوئی پیرا دینے کے لئے میاں بھڑو نہ ہو۔“

مہادی نے مرگرا اپنے ساتھیوں کو آواز دی کہ آج جانتے ہوئے کرے میں داخل ہوئے۔ ایوانی انفر
 کو لوپ عروہ کو سمجھوتہ لگا۔ اور اس نے ہرش میں ناگرا تھیں گولی دیں۔ ایرانی امریکہ اشارہ سے پیپر ل
 کے باندھ چکا کرے اٹھایا اور دوازسے کل طرف کھینچے گئے۔ جس نے جو اسی کی حالت میں ہندو دم
 اور جبر و طاقت اپنے کو ان کی گرفت سے بچانے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن جاہل آدمیوں کے ہتھ ہے
 ناگ کوئی شئی خوردہ اسے نہ ہوتی کرے سے باہر لے گئے۔

ایمانی انصاف نے دیکھا ہے۔ مخالف ہرگز کہتا ہے۔ عجب محنت منتقم مخرج پر ہے جس میں ایک یہ نفس دو دہ دہا پ
 ۱۰۰
 ۱۱۰
 ۱۲۰
 ۱۳۰
 ۱۴۰
 ۱۵۰
 ۱۶۰
 ۱۷۰
 ۱۸۰
 ۱۹۰
 ۲۰۰
 ۲۱۰
 ۲۲۰
 ۲۳۰
 ۲۴۰
 ۲۵۰
 ۲۶۰
 ۲۷۰
 ۲۸۰
 ۲۹۰
 ۳۰۰
 ۳۱۰
 ۳۲۰
 ۳۳۰
 ۳۴۰
 ۳۵۰
 ۳۶۰
 ۳۷۰
 ۳۸۰
 ۳۹۰
 ۴۰۰
 ۴۱۰
 ۴۲۰
 ۴۳۰
 ۴۴۰
 ۴۵۰
 ۴۶۰
 ۴۷۰
 ۴۸۰
 ۴۹۰
 ۵۰۰
 ۵۱۰
 ۵۲۰
 ۵۳۰
 ۵۴۰
 ۵۵۰
 ۵۶۰
 ۵۷۰
 ۵۸۰
 ۵۹۰
 ۶۰۰
 ۶۱۰
 ۶۲۰
 ۶۳۰
 ۶۴۰
 ۶۵۰
 ۶۶۰
 ۶۷۰
 ۶۸۰
 ۶۹۰
 ۷۰۰
 ۷۱۰
 ۷۲۰
 ۷۳۰
 ۷۴۰
 ۷۵۰
 ۷۶۰
 ۷۷۰
 ۷۸۰
 ۷۹۰
 ۸۰۰
 ۸۱۰
 ۸۲۰
 ۸۳۰
 ۸۴۰
 ۸۵۰
 ۸۶۰
 ۸۷۰
 ۸۸۰
 ۸۹۰
 ۹۰۰
 ۹۱۰
 ۹۲۰
 ۹۳۰
 ۹۴۰
 ۹۵۰
 ۹۶۰
 ۹۷۰
 ۹۸۰
 ۹۹۰
 ۱۰۰۰